

احکام حیض و نفاس مع

حج و عمرہ میں خواتین کے مسائل مخصوصہ

تالیف

حضرت مفتی احمد ممتاز صاحب زید مجدہ

تلمیذ رشید

رحمہ اللہ تعالیٰ

مفتی رشید احمد صاحب
حضرت اقدس مولانا

خلیفہ مجاز

عارف باللہ

صاحب

شاہ حکیم محمد اختر مرتضیٰ
حضرت اقدس

- ★ عمرہ کے احرام کے بعد طواف عمرہ سے پہلے حیض شروع ہو گیا اور ختم حیض سے پہلے حج کے احرام باندھنے کا وقت آ گیا تو یہ عورت کیا کرے گی؟
- ★ طواف عمرہ کے بعد حیض شروع ہوا تو سعی حالت حیض میں کرے یا نہ کرے؟
- ★ حیض کی وجہ سے طواف قدم ساقط ہے یا نہیں؟
- ★ لیکور یا کی بیماری کی صورت میں طواف وغیرہ اعمال کس طرح ادا کرے گی؟
- ★ حیض بند کرنے کی ادویات کا حکم اور اس کی مکمل تفصیل کیا ہے؟
- ★ حالت حیض میں طواف زیارت اور اس کی تفصیل کیا ہے؟

ان سب سوالوں کا جواب زیر نظر رسالہ میں ملاحظہ ہوں

جامعہ خلفائے راشدین

مدنی کالونی، گرکیس ماری پور، ہاکس بی روڈ، کراچی

فون: 0333-2226051 / 021-8440963 / 021-2352200 / 021-8440963 / 021-2352200



فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	تقدیم	۷
۲	سبق نمبر (۱) الفاظ مصطلحہ کی تعریفات	۱۲
۳	تمرین سبق نمبر (۱)	۱۵
۴	سبق نمبر (۲) اقسام طہر فاسد	۱۶
۵	تمرین سبق نمبر (۲)	۱۷
۶	سبق نمبر (۳) تمہید برائے تسہیل فہم احکام	۱۹
۷	تمرین سبق نمبر (۳)	۲۲
۸	سبق (۴) ایام عادت سے قبل خون آنے کی صورت مختلفہ میں نماز کا حکم	۲۴
۹	تمرین سبق نمبر (۴)	۲۵
۱۰	سبق نمبر (۵) نفاس سے متصل استحاضہ کا حکم	۲۷
۱۱	سیلان رحم	۲۷
۱۲	سیلان رحم کے متفرق مسائل	۲۷
۱۳	تمرین سبق نمبر (۵)	۲۹
۱۴	سبق نمبر (۶) احکام مبتدأہ حائضہ	۳۰
۱۵	تمرین سبق نمبر (۶)	۳۰
۱۶	سبق (۷) انقطاع حیض و نفاس میں مبتدأہ پر نماز، روزہ اور و طء کے احکام	۳۲
۱۷	تمرین سبق نمبر (۷)	۳۴
۱۸	سبق نمبر (۸) احکام معتادہ حائضہ	۳۶
۱۹	تمرین سبق نمبر (۸)	۳۸
۲۰	سبق نمبر (۹) معتادۃ النفاس کے احکام	۴۲
۲۱	تمرین سبق نمبر (۹)	۴۲
۲۲	سبق (۱۰) معتادہ کے انقطاع حیض و نفاس پر نماز، روزہ اور و طء کے احکام	۴۳

۲۳	تمرین سبق نمبر (۱۰)	۴۶
۲۴	سبق نمبر (۱۱) مستحاضہ کی اقسام و احکام	۴۷
۲۵	تمرین سبق نمبر (۱۱)	۴۹
۲۶	سبق نمبر (۱۲) مستحاضہ معتادہ کے احکام	۵۱
۲۷	تمرین سبق نمبر (۱۲)	۵۱
۲۸	سبق نمبر (۱۳) مستحاضہ ضالہ کے احکام	۵۲
۲۹	تمرین سبق نمبر (۱۳)	۵۹
۳۰	سبق نمبر (۱۴) ضالۃ العادة فی النفاس کے احکام	۶۰
۳۱	تمرین سبق نمبر (۱۴)	۶۰
۳۲	سبق نمبر (۱۵) ضالہ بالمكان فقط فی جمیع الشہر کا بیان	۶۱
۳۳	تمرین سبق نمبر (۱۵)	۶۲
۳۴	سبق نمبر (۱۶) ضالہ بالمكان فقط فی بعض الشہر کا بیان	۶۳
۳۵	تمرین سبق نمبر (۱۶)	۶۶
۳۶	سبق نمبر (۱۷) ضالہ بالعدد فقط کا بیان	۶۵
۳۷	تمرین سبق نمبر (۱۷)	۶۶
۳۸	سبق نمبر (۱۸) احکام دم حیض ونفاس واستحاضہ	۶۷
۳۹	مسألة المَعْلَمَة	۶۸
۴۰	تمرین سبق نمبر (۱۸)	۷۱
۴۱	سبق نمبر (۱۹) احکام حیض فقط	۷۲
۴۲	تمرین سبق نمبر (۱۹)	۷۳
۴۳	سبق نمبر (۲۰) احکام استحاضہ	۷۴
۴۴	حکم معذور میں دخول کی پہچان کا آسان طریقہ	۷۴
۴۵	حکم معذور	۷۵
۴۶	اہم مسائل معذور	۷۵
۴۷	تمرین سبق نمبر (۲۰)	۷۹
۴۸	امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب	۸۰

۸۱	حج و عمرہ میں خواتین کے مسائل مخصوصہ	۴۹
۸۱	تنبیہات	۵۰
۸۳ ^۱	حائض اور مسائلی احرام	۵۱
۸۳	مسئلہ نمبر (۱)	۵۲
۸۳	مسئلہ نمبر (۲)	۵۳
۸۳	مسئلہ نمبر (۳)	۵۴
۸۳	مسئلہ نمبر (۴)	۵۵
۸۵	مسئلہ نمبر (۵)	۵۶
۸۶	مسئلہ نمبر (۶)	۵۷
۸۷	مسائلی طوافِ قدوم	۵۸
۸۷	طوافِ قدوم کی تعریف	۵۹
۸۷	مسئلہ نمبر (۱)	۶۰
۸۷	مسئلہ نمبر (۲)	۶۱
۸۷	مسئلہ نمبر (۳)	۶۲
۸۸	مسئلہ نمبر (۴)	۶۳
۸۸	مسئلہ نمبر (۵)	۶۴
۸۹	مسئلہ سیلانِ رحم (لیکچر یا)	۶۵
۸۹	مسئلہ نمبر (۱)	۶۶
۸۹	مسئلہ نمبر (۲)	۶۷
۸۹	مسئلہ نمبر (۳)	۶۸
۸۹	مسئلہ نمبر (۴)	۶۹
۹۰	مسئلہ نمبر (۵)	۷۰
۹۰	مسئلہ نمبر (۶)	۷۱
۹۰	مسئلہ نمبر (۷)	۷۲
۹۰	مسئلہ نمبر (۸)	۷۳
۹۰	مسئلہ نمبر (۹)	۷۴

۹۱	مسئلہ نمبر (۱۰)	۷۵
۹۱	مسئلہ نمبر (۱۱)	۷۶
۹۱	مسئلہ نمبر (۱۲)	۷۷
۹۲	حیض بند کرنے والی ادویات کا حکم	۷۸
۹۲	مسئلہ نمبر (۱)	۷۹
۹۲	مسئلہ نمبر (۲)	۸۰
۹۲	مسئلہ نمبر (۳)	۸۱
۹۲	مسئلہ نمبر (۴)	۸۲
۹۳	مسائل طواف زیارت (طواف زیارت کی تعریف)	۸۳
۹۳	مسئلہ نمبر (۱)	۸۴
۹۳	مسئلہ نمبر (۲)	۸۵
۹۳	تنبیہ	۸۶
۹۳	مسئلہ نمبر (۳)	۸۷
۹۳	مسئلہ نمبر (۴)	۸۸
۹۵	مسئلہ نمبر (۵)	۸۹
۹۵	مسئلہ نمبر (۶)	۹۰
۹۵	مسئلہ نمبر (۷)	۹۱
۹۶	تنبیہ	۹۲
۹۶	مسئلہ نمبر (۸)	۹۳
۹۶	مسئلہ نمبر (۹)	۹۴
۹۶	مسئلہ نمبر (۱۰)	۹۵
۹۷	مسئلہ نمبر (۱۱)	۹۶
۹۷	مسئلہ نمبر (۱۲)	۹۷
۹۷	مسئلہ نمبر (۱۳)	۹۸
۹۷	مسئلہ نمبر (۱۴)	۹۹
۹۸	تنبیہ	۱۰۰

۹۹	حائض اور مساکل طوافِ عمرہ	۱۰۱
۹۹	مسئلہ نمبر (۱)	۱۰۲
۹۹	مسئلہ نمبر (۲)	۱۰۳
۹۹	مسئلہ نمبر (۳)	۱۰۴
۱۰۰	مسئلہ نمبر (۴)	۱۰۵
۱۰۰	مسئلہ نمبر (۵)	۱۰۶
۱۰۰	مسئلہ نمبر (۶)	۱۰۷
۱۰۰	مسئلہ نمبر (۷)	۱۰۸
۱۰۰	مسئلہ نمبر (۸)	۱۰۹
۱۰۱	تنبیہ	۱۱۰
۱۰۱	مسئلہ نمبر (۹)	۱۱۱
۱۰۱	مسئلہ نمبر (۱۰)	۱۱۲
۱۰۲	تنبیہ	۱۱۳
۱۰۲	مساکل طوافِ صدر	۱۱۴
۱۰۲	طوافِ صدر کی تعریف	۱۱۵
۱۰۲	مسئلہ نمبر (۱)	۱۱۶
۱۰۲	مسئلہ نمبر (۲)	۱۱۷
۱۰۳	مسئلہ نمبر (۳)	۱۱۸
۱۰۴	واپسی کی تاریخ تک حیض و نفاس سے پاک نہ ہوئی تو کیا کرے؟	۱۱۹
۱۰۴	الجواب ومنہ الصدق والصواب	۱۲۰
۱۰۵	دورِ حاضر کی مشکلات اور معذورین کا حکم	۱۲۱
۱۰۵	عورت کے لئے حلق و امراءِ موسیٰ کا حکم	۱۲۲

ملنے کے پتے:

✽ کتب خانہ مظہری گلشن اقبال، کراچی ✽ اسلامی کتب خانہ نزد بنوری ٹاؤن، کراچی

✽ مکتبہ جامعہ خلفائے راشدین ✽ گریکس

مار پور ہا کس بے روڈ کراچی



تقدیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم :

حیض، نفاس اور استحاضہ کے مسائل اور احکام کی اہمیت اور ان کے سیکھنے اور معلوم کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کس درجہ میں ہے صرف مستحب ہے یا سنت یا واجب اور فرض؟ آئیے حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ (نالی سے اس سوال کا جواب طلب کرتے ہیں وہ کیا فرماتے ہیں؟ ان حضرات کی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان مسائل کی شدید اہمیت ہے۔ خواتین اور ان کے ازواج اور اولیاء پر ان مسائل کا سیکھنا فرض ہے جب کہ اس فریضہ سے بے اعتنائی کا یہ عالم ہے کہ نہ تو کوئی عورت اس کی ضرورت کو محسوس کرتی ہے اور نہ ہی کسی کا شوہر اور ولی..... عوام تو درکنار کوئی عالم بھی ان مسائل کی ضرورت کا قائل نظر نہیں آتا۔ الا ماشاء اللہ تعالیٰ

کما قال العلامة الشیخ محمد بن پیر علی البرکوی و العلامة ابن عابدین رحمہما اللہ تعالیٰ: ”فقد اتفق الفقہاء أی المجتہدون علی فرضیۃ علم الحال علی کل من آمن باللہ و الیوم الآخر من نسوة و رجال فمعرفة أحكام الدماء المختصة بالنساء واجبة علیہن و علی الأزواج و الأولیاء (جمع ولی و هو العصبۃ) فیجب علی المرأة تعلم الأحکام و علی زوجها أن یعلمها ما تحتاج الیہ منها ان علم و الا أذن لها بالخروج و الا تخرج بلا اذنه و علی من یلی أمرها کالأب أن یعلمها کذلک و لكن هذا أی علم الدماء المختصة بالنساء کان أی صار فی زماننا (أی فی زمان المصنف و قد توفی ۹۸۱ھ) مهجورا

اُی متروکا بل صار کان لم یکن شیئا مذکوراً لا یفرقون بین الحيض و النفاس والاستحاضة فی كثير من المسائل و لا یمیزون بین الصحیحة من الدماء و الأطهار و بین الفاسدة منهما ترى اُی تبصر أو تعلم أمثلهم اُی أفضلهم أو أعلمهم عند نفسه یکتفی بالمتون المشهورة و أكثر مسائل الدماء فیها مفقودة و الکتب مبسوطه التي فیها هذه المسائل لا یملکها الا قليل لقلة وجودها و غلاء اُثمانها و المالکون لها أكثرهم عن مطالعتها عاجز و علیل و أكثر نسخها فی باب حیضها تحریف اُی تغییر و تبدیل لعدم الاشتغال به اُی بأكثر نسخها مذ اُی من دهر طویل فکلما نسخت نسخة علی أخرى زاد التحریف و فی مسائله اُی باب الحيض كثرة و صعوبة ، قال فی البحر : و اعلم أن باب الحيض من غوامض الأبواب خصوصاً المتحيرة و تفاریعها و لهذا اعتنى به المحققون و أفرده محمد رحمه الله تعالى فی کتاب مستقل و معرفة مسائله من أعظم المهمات لما یترتب علیها مما لا یحصی من الأحکام كالطهارة و الصلاة و قراءة القرآن و الصوم و الاعتکاف و الحج و البلوغ و الوطی و الطلاق و العدة و الاستبراء و غیر ذلك من الأحکام و کان من أعظم الواجبات لأن عظم منزلة العلم بالشیء بحسب منزلة ضرر الجهل به و ضرر الجهل بمسائل الحيض أشد من ضرر الجهل بغيرها فیجب الأعتناء بمعرفتها و ان کان الکلام فیها طویلاً فان المحصل یتشوف الی ذلك و لا التفات الی کراهة اهل البطالة انتهى“ (رسائل ابن عابدين ۱ / ۷۰) ایسے حالات میں ان مسائل و احکام کا سیکھنا اور سکھانا مٹے ہوئے فریضہ کو زندہ کرنا ہے۔

جس زمانہ میں ان مسائل کی طرف اہل علم کی کچھ توجہ رہی ہے اس زمانے میں

ان مسائل کی بہت اہمیت تھی اور ہر ایک ان کی ضرورت کو محسوس کرتا تھا جس کا اندازہ درج ذیل واقعہ سے بآسانی لگایا جاسکتا ہے۔

خلف بن ایوب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بیٹے کو پچاس ہزار درہم دے کر بلخ سے بغداد تحصیل علم کے لئے بھیجا تھا۔ جب وہ اس ساری رقم کو خرچ کر کے واپس آیا، تو والد محترم نے پوچھا، کیا سیکھ کر آئے ہو؟ جواب میں بیٹے نے کہا: صرف ایک مسئلہ، وہ یہ کہ ”اگر حیض اکثر مدت یعنی دس دن پر منقطع ہو جائے تو زمانہ غسل حیض میں داخل نہیں، دس سے کم میں منقطع ہو جائے تو حیض میں داخل ہے“ اس جواب کو سن کر اس کے والد محترم نے انتہائی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ”واللہ ما ضیعت سفوک“ اللہ کی قسم، آپ نے اپنے سفر کو ضائع نہیں کیا (بلکہ انتہائی قیمتی بنایا)۔

(منحة الخالق علی البحر الرائق ۱ / ۳۵۴)

ایک وقت وہ تھا کہ ان مسائل میں سے ایک مسئلہ کی خاطر دور دراز کے اسفار کی مشقتیں اٹھانے اور اس پر زکیر صرف کرنے کو غنیمت اور بہت بڑی کمائی سمجھا جاتا تھا۔ جبکہ آج بے اعتنائی کا یہ عالم ہے کہ اگر کسی کو یہ علم مفت میں بھی مل رہا ہو تو بھی اس کے حصول کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ فالہی اللہ المستسکی

زیر نظر رسالہ ان مسائل کی اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر مرتب کیا گیا ہے۔ اس موضوع پر عربی زبان میں ایک مفصل رسالہ، رسائل ابن عابدین میں بنام «منہل الواردين من بحار الفيض علی ذخیر المتأهلين فی مسائل الحیض» موجود ہے، اردو زبان میں اس موضوع پر کوئی مفصل رسالہ بندے کی نظر سے نہیں گزرا اس لئے اس عربی رسالے کو مدار اور اصل بنا کر بندہ نے فقہ کی متعدد کتب سے ان مسائل کو جمع کرنا شروع کر دیا۔

بحمد اللہ تعالیٰ یہ محنت غرہ رمضان سن ۱۴۱۴ ہجری میں مکمل ہو کر طباعت کے زیور سے آراستہ ہوئی اس کے بعد مسلسل یہ رسالہ چھپتا رہا اور استفادہ کا سلسلہ بھی جاری

رہا لیکن اس میں تمرینات کی کمی محسوس ہوتی رہی۔

چونکہ ہمارے یہاں جامعہ خلفائے راشدین ﷺ کراچی کے شعبہ تخصص فی الفقہ الاسلامی کے طلبہ کو ہر سال یہ رسالہ سبقاً پڑھانے کا معمول ہے۔

۱۴۲۷ھ ہجری کے طلبہ کو جب پڑھانا شروع کیا تو تمرینات کی ضرورت کا احساس مزید بڑھ گیا جس کو پورا کرنے کے لئے مشورہ میں یہ طے ہوا کہ سبق نمبر (۱)، (۲)، (۳)، الخ کی ترتیب سے اس کے اسباق مقرر کئے جائیں اور ہر سبق کے آخر میں اس سبق سے متعلق اس انداز سے سوالات لکھے جائیں جن میں تمرین کے ساتھ ساتھ سبق کے ہر پہلو کی مزید وضاحت بھی ہو جائے۔ الحمد للہ تعالیٰ اب یہ رسالہ اس جدید ترتیب سے مرتب ہوا۔

نیز حج وعمرہ میں حیض ونفاس کی حالت میں خواتین کو درپیش تمام مسائل کی تفصیل اردو زبان میں بندہ کی نظر سے کسی کتاب میں نہیں گزری، اگرچہ حج کی اقسام کا تعارف اور تفصیلی مسائل اردو میں لکھی گئی بیشتر کتابوں میں حج وعمرہ کے عنوان سے موجود ہیں۔ اسی غرض سے بندہ نے ایک مختصر رسالہ بنام ”حج وعمرہ میں خواتین کے مسائل مخصوصہ“ مرتب کیا تھا جس کو کئی سال قبل کتب خانہ مظہری نے چھاپ کر نشر کیا تھا، اس میں بحالت حیض ونفاس مسائل حج وعمرہ کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے، نیز اس حالت میں پڑھی لکھی اور ان پڑھ خواتین جو غلطیاں کرتی ہیں ان کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ صحیح صورتیں بھی بتائی گئی ہیں اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ غلطی جنایت ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کس قسم کی؟ اور اس پر دم واجب ہے یا صدقہ؟ یا اور کوئی چیز؟

مفاد عام و خاص کے پیش نظر اب اس رسالے کو بھی اس رسالے کے آخر میں عنوان سابق کے ساتھ لگا دیا گیا ہے۔ اہل علم حضرات سے التجاء ہے کہ اس کوشش میں جس قسم کی کوتاہی محسوس کریں بندہ کو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اس کا ازالہ ہو سکے۔ فی الرحمہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

تنبیہ: بذریعہ تمرینات تسہیل کی کوشش کے باوجود موضوع کے دقیق ہونے کی وجہ سے ہر خاتون کا اس سے استفادہ بہت مشکل ہے لہذا کسی سمجھدار خاتون سے پورا رسالہ مع تمرینات سبقاً سبقاً پڑھنا ضروری ہے۔

مدارس دینیہ للبنات کے منتظمین حضرات کا درجہ عالیہ کے طالبات کے لئے اس رسالہ کے پڑھنے کا انتظام کرنا یقیناً ان پر بڑا احسان ہوگا۔ بعض بنات کے مدارس میں اس وقت بھی اس کے نفع و ضرورت کے پیش نظر باقاعدہ پڑھایا جاتا ہے جس سے متعلق ہمیں یہ اطلاع ملی ہے کہ ان کو کافی حد تک مسائل میں بصیرت حاصل ہوئی ہے۔ اور مشکل ترین مسائل بھی حل کر لیتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس سعی نامتمام کو اپنے فضل و کرم سے قبول فرمائیں اور نافع بنائیں۔

(حضرت مولانا مفتی) **احمد ممتاز** (اطال اللہ حیاتہ)

جامعہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہ مدنی کالونی گرینکس ماری پور کراچی

۱۳ رجب المرجب ۱۴۲۷ھ

اطلاع

کسی سبق میں کوئی غلطی ہو یا سمجھنے میں دشواری ہو یا کوئی مسئلہ پوچھنا ہو تو درجہ ذیل نمبروں پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

فون : 021-2354494 ————— 021-2352200

موبائل : 0333-2226051 021-8440963

﴿ سبق نمبر (۱) ﴾

﴿ الفاظ مصطلحہ کی تعریفات ﴾

حیض: حیض وہ خون ہے جو بغیر ولادت رحم سے شروع ہو کر فرج داخل سے باہر آئے، حقیقۃً یا حکماً۔ ”حکماً“ کا تعریف میں اضافہ کر کے طہر متخلل کو اور بیاض خالص کے سوا تمام الوان مختلفہ کو داخل کرنا مقصود ہے، کہ وہاں اگرچہ حقیقۃً دم نہیں لیکن یہ بھی حکم دم ہے۔

مثلاً: دو دن دم آیا پھر چار دن طہر رہا پھر دو دن دم آیا تو یہ کل آٹھ دن حیض ہو گا اور درمیان میں جو چار دن طہر ہے (یعنی حقیقت میں دم نہیں) یہ پندرہ دن سے کم ہونے کی وجہ سے حکم دم متوالی ہے۔

فرج داخل وخارج: فرج داخل مدور حصہ سے شروع ہو کر اندر کی طرف، اور خارج اس سے پہلے باہر کی طرف۔

استحاضہ: وہ خون جو غیر رحم سے شروع ہو کر فرج داخل سے خارج ہو جائے، خواہ وہ خون حقیقۃً ہو یا حکماً۔ استحاضہ کو دم فاسد بھی کہا جاتا ہے۔

مثلاً: چھ دن کی معادہ کو سات دن دم، پھر دو دن طہر، پھر دو دن دم آیا۔ یہ کل گیارہ دن ہوئے۔ ان میں سے شروع کے چھ دن حیض کے اور باقی پانچ دن استحاضہ کے ہونگے۔

استحاضہ کے درمیان دو دن جو حقیقۃً طہر کے تھے، پندرہ دن سے کم ہونے کی وجہ سے دم متوالی کے حکم میں ہیں اور ایسا سمجھا جائے گا گویا اس کو مسلسل خون آتا رہا۔

اقسام الدماء الفاسدہ: اس کی سات قسمیں ہیں۔

(۱) نو سال سے کم عمر کی بچی کو آئے۔

(۲) آئہ یعنی پچپن سال یا اس سے زیادہ عمر کی عورت کو آئے لیکن اس میں یہ شرط ہے کہ سیاہ یا خالص سرخ نہ ہو۔

(۳) حالت حمل میں آئے۔

(۴) مبتدأہ کا دم جو اکثر مدت حیض و نفاس سے گزر جائے۔

(۵) حیض کی اقل مدت یعنی تین دن سے کم آئے۔

(۶) ایام عادت سے گزر کر حیض کی اکثر مدت سے بھی متجاوز ہو جائے تو ایام عادت سے زائد استحاضہ ہے۔

(۷) ایام عادت کے بعد یا ایام عادت سے پہلے گیارہ دن یا اس سے زیادہ آئے اور ایام عادت میں یا تو بالکل نہ آئے یا نصاب یعنی تین دن سے کم آئے تو ابتداء دم سے بقدر عادت حیض ہوگا اور باقی استحاضہ۔

مثلاً: عادت یکم سے پانچ یوم ہے اب چار یا چھ تاریخ یا پچھلے مہینہ کی بیس یا بائیس تاریخ سے گیارہ دن خون آیا، تو شروع کے پانچ دن حیض ہوگا اور باقی استحاضہ، اور کہا جائے گا کہ صرف زمانہ کے اعتبار سے اس کی عادت بدل گئی، عدد کے اعتبار سے باقی ہے۔

تنبیہ: نفاس میں بھی اگر خون عادت سے گزر کر چالیس دن سے متجاوز ہو جائے تو یہ زائد علی العادة بھی دم فاسد اور استحاضہ ہوگا۔

دوم صحیح: جو حیض میں تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ ہو اور نفاس میں چالیس دن سے زیادہ نہ ہو، خواہ عدم زیادتی حقیقی ہو یا حکمی۔

عدم زیادتی حقیقی سے مراد ہے کہ خون دس دن سے زیادہ نہ ہو جائے اور عدم زیادتی حکمی سے مراد ہے کہ معتادہ کا خون دس یوم سے گزر جائے۔

اس صورت میں اگرچہ خون دس دن سے حقیقہً بڑھ گیا لیکن حکماً نہیں بڑھا، کیونکہ ایامِ عادت سے زائد کالمعدوم اور غیر معتبر ہے۔ پس گویا ایامِ عادت میں آکر رک گیا، مثلاً جس کی عادت مقرر نہیں اس کو دس دن یا اس سے کم خون آیا، تو یہ حقیقہً زیادہ نہیں، اور معتادہ کی عادت سے بڑھ کر دس دن سے گزر جائے تو یہ حکماً زیادہ نہیں، گویا ایامِ عادت کے بعد رک گیا۔

اقسامِ طہر: طہر کی دو قسمیں ہیں: (۱) صحیح (۲) فاسد
طہر صحیح: جس میں تین شرطیں پائی جائیں۔

(۱) پندرہ دن سے کم نہ ہو۔ (۲) ابتداء یا درمیان یا آخر میں دمِ فاسد نہ ہو۔
(۳) دہین صحیحین کے درمیان ہو یعنی دو حیضوں یا نفاس اور حیض کے درمیان ہو۔
تعریف کی شرطوں کی توضیح بالا مثلاً طہر فاسد کی تعریف کے ضمن میں آرہی ہے۔
تنبیہ: طہر صحیح ہمیشہ تام ہوتا ہے کبھی ناقص نہیں ہوتا۔
طہر فاسد: جس میں صحیح کی کوئی ایک شرط مفقود ہو۔

مثال فقدان شرط اول: طہر پندرہ دن سے کم ہو،
مثال فقدان شرط ثانی: اس کی تین مثالیں بنتی ہیں۔

(۱) شروع میں دمِ فاسد ہو جیسے مبتدأہ کو گیارہ دن خون آیا پھر پندرہ دن طہر رہا، اس صورت میں دس دن حیض کے ہوں گے اور سولہ طہر کے جس کے پہلے دن میں دمِ فاسد ہے۔

(۲) وسط میں دمِ فاسد ہو، جیسے پانچ یوم دمِ آیا، پھر پندرہ دن طہر رہا، پھر ایک دن دمِ آیا، اس کے بعد پندرہ دن طہر رہا۔

اس صورت میں پانچ یوم کو حیض قرار دیا جائے گا اور باقی اکتیس کو طہر فاسد، اس لئے کہ درمیان میں دم کے ایک دن کو نصاب سے کم ہونے کی وجہ سے حیض شمار کرنا

صحیح نہیں۔

لہذا یہ دم فاسد ہوگا، اور اس کے اختلاط سے پورا طہر فاسد ہو جائے گا۔
(۳) آخر میں دم فاسد ہو، جیسے پانچ دن خون آیا، پھر چوبیس دن تک طہر رہا، اس کے بعد اس معقادہ کو ایک مرتبہ گیارہ دن خون آیا، پانچ دن ایام عادت میں اور چھ دن ایام عادت سے پہلے۔

اس صورت میں پانچ دن حیض کے ہوں گے اور چھ دن استحاضہ کے، اور ان چھ دنوں کی وجہ سے اٹھارہ دن کا طہر جو بظاہر تام اور صحیح معلوم ہوتا ہے فاسد سمجھا جائے گا اور طہر میں پچھل عادت یعنی چوبیس دن باقی رہے گی۔

فقدان شرط ثالث کی مثال: دم حیض یا نفاس کے بعد آئسہ ہوگئی، اس کے بعد دم استحاضہ شروع ہو گیا۔

﴿ تمرین سبق نمبر (۱) ﴾

- سوال (۱) حیض کی تعریف کریں؟ نیز حکماً کے اضافہ کا فائدہ بھی بیان کریں؟
سوال (۲) استحاضہ کی تعریف کریں؟ ھقیقۃً و حکماً کی تین تین مثالیں قلمبند کریں؟
سوال (۳) استحاضہ کی کل اقسام بیان کریں؟
سوال (۴) قسم نمبر (۶) اور نمبر (۷) کی تین تین مثالیں بیان کریں؟
سوال (۵) ۳۵ دنوں کی معقادۃ النفاس کو ۴۲ دن خون آیا تو نفاس و استحاضہ کے دنوں کی تعیین کریں؟

سوال (۶) دم صحیح کی تعریف کریں، نیز دم صحیح کی تین ایسی مثالیں بیان کریں جن میں خون حکماً نہ بڑھا ہو؟

سوال (۷) دم صحیح کی تین مثالیں بیان کریں جن میں دم نہ ھقیقۃً بڑھا ہو نہ حکماً؟

سوال (۸) طہر صحیح کی تعریف کریں؟

سوال (۹) فقدان شرط ثانی کی تین مثالوں میں سے ہر ایک کی تین تین مثالیں لکھیں؟

﴿ سبق نمبر (۲) ﴾

اقسام طہر فاسد : طہر فاسد کی دو قسمیں ہیں (۱) تام (۲) ناقص۔
تام : جو پندرہ دن یا اس سے زیادہ ہو اور اس کے اول یا درمیان یا آخر میں دم فاسد ہو۔
ناقص : جو پندرہ دن سے کم ہو۔

حکم الطہر المتخلل بین الدمین : دو خونوں کے درمیان آنے والا طہر اگر تام ہے یعنی پندرہ دن یا اس سے زیادہ ہے تو یہ ان دو خونوں کے درمیان فاصل بنے گا، اگر ناقص ہے یعنی پندرہ دن سے کم ہے تو فاصل نہیں بنے گا بلکہ دم متوالی یعنی پے درپے خون آنے کے حکم میں ہوگا البتہ نفاس میں طہر متخلل اگرچہ پندرہ دن سے بڑھ جائے تب بھی فاصل نہ ہوگا بلکہ پے درپے خون آنے کے حکم میں ہوگا بشرطیکہ دوسرا دم مدت نفاس یعنی چالیس دنوں کے اندر ہو، ورنہ فاصل بنے گا۔

اقسام حائضہ : حائضہ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مبتدأہ (۲) معتادہ
مبتدأہ : جس کو پہلی بار حیض یا نفاس آیا ہو۔
معتادہ : جس پر بلوغ کے وقت سے کوئی دم و طہر دونوں یا ان میں سے کوئی ایک صحیح گزرا ہو۔

اقسام مستحاضہ : مستحاضہ کی تین قسمیں ہیں (۱) مبتدأہ (۲) معتادہ (۳) مہلّہ

مبتدأہ مستحاضہ : جس کو پہلی بار حیض یا نفاس آیا ہو پھر دم مسلسل آ رہا ہو، رکتانہ ہو حکم : شروع کے دس دن حیض باقی استحاضہ اسی طرح شروع کے چالیس دن

نفاس باقی استحاضہ۔

معتادہ مستحاضہ: جس پر بلوغ کے وقت سے کوئی دم و طہر دونوں یا کوئی ایک صحیح گزر رہا ہو پھر خون مسلسل جاری ہو گیا۔
دم و طہر دونوں صحیح ہونے کی مثال:

تین دن خون دیکھا پھر پندرہ دن طہر رہا اس کے بعد استمرار شروع ہو گیا۔ اس کی عادت تین دن حیض اور پندرہ دن طہر کی ہوگی۔

صرف دم صحیح کی مثال: ۵ یوم دم ۱۵ طہر ایک یوم دم ۱۵ دن طہر پھر استمرار۔
صرف طہر صحیح کی مثال: مرہقہ بالغہ باحمل کا بچہ پیدا ہوا، نفاس کے چالیس دن گزرنے کے بعد پندرہ دن طہر رہا، اس کے بعد استمرار شروع ہوا۔
حکم: اس کی عادت طہر میں پندرہ دن ہوگی، اور حیض دس دن رہے گا، لہذا ابتداء استمرار سے دس دن حیض ہوگا پھر پندرہ دن طہر، اسی طرح دس، پندرہ کا حساب چلتا رہے گا۔

مُضْلَہ: جو حیض یا نفاس کا عدد یا زمانہ دونوں بھول جائے۔

نوٹ: مُضْلَہ کی اقسام اور ان کے تفصیلی احکام سبق نمبر ۱۳ میں ملاحظہ ہوں۔

﴿ تمرین سبق نمبر (۲) ﴾

- سوال (۱) طہر فاسد، تام اور ناقص کی تین تین مثالیں بیان کریں ؟
 سوال (۲) طہر متخلل کسے کہتے ہیں؟ اگر طہر متخلل سولہ دن کا ہو تو یہ فاصل بنے گا یا نہیں؟ اسی طرح اگر طہر متخلل چودہ دن کا ہو تو یہ فاصل بنے گا یا نہیں؟
 سوال (۳) کسی عورت کو ایک دن خون آیا پھر آٹھ دن طہر رہا پھر دسویں دن

خون آیا اب بتائیں کہ اس کا حیض کتنے دن ہوگا؟ اور یہ طہر فاصل بنے گا یا نہیں؟
 سوال (۴) بچہ پیدا ہونے کے بعد دو دن دم رہا پھر بیس دن طہر رہا پھر
 ایک دن دم آیا؟ اب بتائیں کہ درمیان کا طہر فاصل بنے گا یا نہیں؟
 سوال (۵) بعد الولادۃ ایک دن دم آیا پھر چالیس (۴۰) دن کے بعد دم آیا
 اب بتائیں کہ درمیان کا طہر فاصل بنے گا یا نہیں؟

سوال (۶) (۱) حائضہ کی کل کتنی قسمیں ہیں اور کون کون سی ہیں؟ (ب) مبتدأہ
 اور معقودہ کی تعریف کریں؟ (ج) معقودہ بالدم فقط کی تین مثالیں، معقودہ بالطہر فقط کی
 تین مثالیں اور معقودہ بالدم والطہر کلیہما کی تین مثالیں بیان کریں؟
 سوال (۷) (۱) مستحاضہ کی اقسام بیان کریں؟ (ب) مبتدأہ مستحاضہ کی
 تعریف کریں؟ (ج) معقودہ مستحاضہ کی تعریف کریں؟ (د) مبتدأہ مستحاضہ کا حکم بیان
 کریں؟ (۰) معقودہ مستحاضہ کی تین مثالوں میں سے ہر مثال کی مزید تین تین مثالیں
 بیان کریں؟

سوال (۸) (۱) معقودہ مستحاضہ کی پہلی صورت کا حکم بیان کریں؟ (ب) ہر قسم کی
 تین تین مثالیں مع احکام بیان کریں؟
 سوال (۹) مہلہ کی تعریف کریں؟
 مہلہ سے متعلق مزید سوالات آگے آرہے ہیں۔



﴿ سبق نمبر (۳) ﴾

﴿ تمہید برائے تسہیل فہم احکام ﴾

تبدیلی عادت : معتادہ کی عادت بدل جانے کیلئے ایک مرتبہ خلاف عادت دم صحیح آجانا کافی ہے یا تکرار ضروری ہے، اس میں ائمہ کرام رحمہ اللہ تعالیٰ کا اختلاف ہے، مفتی بہ قول ایک مرتبہ کا ہے، تکرار شرط نہیں۔

حیض کی ابتداء و انتہاء : جب خون فرج داخل سے خارج ہو جاتا ہے تو حیض شروع ہو جاتا ہے اور جب تین اور دس دن کے درمیان حقیقۃً یا حکماً منقطع ہو جاتا ہے تو حیض ختم ہو جاتا ہے۔

حیض آنے کی عمر : نو سال کی عمر سے لے کر پچپن سال تک حیض آ سکتا ہے نو سال سے پہلے اور پچپن سال کے بعد خون آئے تو وہ حیض نہیں، البتہ پچپن سال کے بعد بالکل سرخ یا سیاہ رنگ کا خون آئے تو وہ حیض ہوگا۔

نفاس کی ابتداء و انتہاء : پورا بچہ یا اس کے اکثر حصہ کے باہر آنے کے بعد جب خون فرج داخل سے خارج ہو جائے تو نفاس شروع ہو جاتا ہے اور چالیس دن پورے ہونے پر یا اس سے پہلے حقیقۃً یا حکماً خون بند ہونے پر ختم ہو جاتا ہے۔

مثلاً : تیس دن کی معتادہ النفاس کو بیالیس دن خون آیا، تو کچھلی عادت کے مطابق ۳۰ دن نفاس کے ہوں گے اور باقی ۱۲ دن استحاضہ کے حکماً، یہ سمجھا جائے گا کہ ۳۰ دن پر نفاس کا خون بند ہو گیا تھا اگرچہ حقیقۃً بند نہیں ہوا۔

نفاس کی چند اہم مسائل : (۱) بچہ ہونے کے بعد اگر ایک قطرہ بھی خون نہ آیا تو بھی مفتی بہ قول کے مطابق اس پر غسل واجب ہے۔ (۲) اگر پیٹ چاک کر

بچہ نکالا گیا تو جب فرج سے خون نہ آئے، نفاس شروع نہ ہوگا فرج سے آنے کے بعد شروع ہوگا البتہ بچہ نکالنے سے عدت ختم ہو جائے گی اور اگر ولادت سے طلاق معلق کی ہو تو واقع ہو جائے گی۔

اسقاط کا حکم : سقط کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) مستبین الخلقۃ : جس کے کل اعضاء یا کوئی ایک عضو (جیسے

بال، ناخن، ہاتھ، پاؤں، انگلی وغیرہ) ظاہر ہو۔

حکم : اس کا حکم زندہ بچے جیسا ہے، یعنی اس کے بعد آنے والا خون نفاس ہوگا،

اس سے عدت پوری ہو جائے گی، باندی ہو تو ام ولد بن جائے گی، اگر طلاق ولادت سے معلق ہے تو پڑ جائے گی۔

(۲) غیر مستبین الخلقۃ : کوئی ایک عضو بھی ظاہر نہ ہو، اس کے

بعد آنے والا خون نفاس نہیں، بلکہ حیض یا استحاضہ ہے۔ اگر نصاب حیض ہے اور طہر تام کے بعد ہے تو حیض ہے ورنہ استحاضہ۔

(۳) الاشتباه فی الخلقۃ : یعنی اعضاء کے ظہور و عدم ظہور کا علم نہ ہو۔

حکم : اس کا حکم یہ ہے کہ اگر حمل چار ماہ یا اس سے زیادہ کا ہو تو اسقاط کے بعد

آنے والا خون نفاس ہوگا اس سے کم مدت کا ہو تو حیض یا استحاضہ۔

اگر مدت حمل کا علم نہ ہو تو اس کے حکم میں یہ تفصیل ہے۔ جس عورت کی عادت

حیض میں دس، طہر میں بیس اور نفاس میں چالیس دن ہے اگر اس کا استقامت مذکورہ

ایام حیض کے پہلے دن ہو کر خون جاری ہو جائے تو دس دن نماز چھوڑے گی، کیونکہ ان

دنوں میں صرف دو ہی احتمال ہیں حیض یا نفاس کا، کیونکہ اگر بچہ مستبین الخلقۃ ہوتا تو یہ

دن نفاس کے ہوتے اور اگر غیر مستبین الخلقۃ ہوتا تو یہ دن حیض کے ہوتے، ان

دونوں حالتوں (حیض، نفاس) میں عورت پر نماز فرض نہیں، پھر غسل (لاحتمال الخروج

من الحيض) کر کے بیس دن شک کے ساتھ صرف وضو سے نماز پڑھے گی، کیونکہ ان دنوں میں طہر ونفاس دونوں کا احتمال موجود ہے۔ پھر دس دن یقیناً نماز چھوڑے گی، کیونکہ یہ دن حیض یا نفاس کے ہیں۔ پھر غسل (لتمام مدة الحيض والنفاس) کر کے بیس دن نماز پڑھے گی، اگر خون جاری رہا تو یونہی دس بیس کا حساب چلے گا۔

اگر ایام حیض گزر رنے کے بعد اسقاط ہوا، تو اسقاط کے بعد شک کے ساتھ بیس دن صرف وضو سے نماز پڑھے گی، کیونکہ ان دنوں میں طہر یا نفاس کا احتمال ہے۔ پھر دس دن یقیناً نماز چھوڑے گی، حیض یا نفاس کے احتمال کی وجہ سے۔ پھر غسل (لا احتمال الخروج من الحيض) کر کے شک کے ساتھ دس دن صرف وضو سے نماز پڑھے گی، طہر یا نفاس کے تردد کی بناء پر۔ پھر غسل (لا احتمال خروجها من النفاس بتمام الاربعين) کر کے یقیناً دس دن صرف وضو سے نماز پڑھے گی (لتيقن الطهر)۔ اس کے بعد دس دن شک کے ساتھ نماز پڑھے گی۔

حاصل یہ ہے کہ جن دنوں میں نفاس یا حیض کا یقین ہو ان میں نماز نہیں پڑھے گی اور جن میں حیض و طہر یا نفاس و طہر میں شک ہو ان میں شک کے ساتھ نماز پڑھے گی، اور طہر کے یقین کی صورت میں یقین کے ساتھ پڑھے گی۔

کرسف : لغت میں روئی کو اور اصطلاح فقہاء کرام رحمہم (لہ تعالیٰ) میں مایوض علی فم الفرج کو کہتے ہیں یعنی وہ شے جو فرج داخل کے ابتدائی حصہ پر رکھی جاتی ہے۔

باکرہ : (یعنی جس کا پردہ بکارت ابھی تک زائل نہیں ہوا) کے لیے صرف حالت حیض میں کرسف کا استعمال مستحب ہے۔

شیمہ : (یعنی جس کا پردہ بکارت زائل ہو چکا ہے) کے لیے حالت حیض میں سنت ہے اور حالت طہر میں مستحب ہے۔

تنبیہ نمبر (۱) : پورا کرسف فرج داخل میں رکھنا مکرمہ تحریمی ہے۔

تنبیہ نمبر (۲): جب خون کرسف کے اس حصہ تک پہنچ جائے جو فرج داخل کے کنارے کے برابر ہے تو اس کو خارج سمجھ کر تمام احکام ابتداء حیض، نقض وضو وغیرہ جاری ہوں گے۔

عادت یاد رکھنا: دوسرے حیض کے اختتام تک پہلے حیض کی ابتداء و انتہاء کی تاریخ اور صحیح وقت، گھنٹہ مع منٹ کا یاد رکھنا واجب ہے۔

ابتداء و انتہاء حیض طہر سے: معقارہ کے حیض کی ابتداء و انتہاء دونوں طہر سے ہو سکتی ہے۔ مبتدأہ کی انتہاء ہو سکتی ہے ابتداء نہیں۔ مثلاً دو تار چار عادت ہے، اب پہلی تاریخ کو خون آ کر تین دن رکا رہا پھر پانچ سے گیارہ تاریخ تک آیا، تو دو تار چار تین دن حیض ہوگا اور ایک دن پہلے اور سات دن بعد کے آٹھ دن استحاضہ، یہاں ابتداء اور انتہاء دونوں طہر سے ہیں۔

حیض، نفاس اور طہر کی اقل و اکثر مدت: حیض کی اقل مدت تین دن اور اکثر دس دن ہے تین سے کم اور دس سے زیادہ حیض نہیں ہو سکتا، لہذا استحاضہ ہوگا۔ نفاس کی اقل مدت کی کوئی حد متعین نہیں ایک لمحہ بھی ہو سکتا ہے اور اکثر چالیس دن ہے، چالیس سے زیادہ نفاس نہیں ہو سکتا لہذا استحاضہ ہوگا۔ طہر نام کی اقل مدت پندرہ دن ہے اور اکثر کی کوئی حد متعین نہیں، سال اور اس سے زیادہ بھی ہو سکتا ہے۔

﴿ تمرین سبق نمبر (۳) ﴾

سوال (۱) (۱) عادت بدل جانے کیلئے تکرار شرط ہے یا نہیں؟ (ب) عادت دم صحیح کے آنے سے بدل جاتی ہے یا دم فاسد سے؟

سوال (۲) (۱) حیض کی ابتداء و انتہاء کا وقت بتائیں؟ (ب) حیض کے انتہاء میں خون کے حکماً منقطع ہونے کی کم از کم تین مثالیں بتائیے؟

سوال (۳) (۱) حیض آنے کی عمر بتائیے؟ (ب) آئسہ کا حکم کب لگتا ہے؟

(ج) آئسہ کا حکم لگنے کے بعد اگر حیض کی کوئی صورت ممکن ہے تو اسے بیان

کریں؟

سوال (۴) نفاس کی ابتداء و انتہاء بتائیں؟

سوال (۵) (۱) آپریشن سے اگر بچہ نکالا جائے تو نفاس کب شروع ہوگا؟

(ب) اگر بچہ صاف ستھرا پیدا ہو اس پر خون کا کوئی دھبہ وغیرہ نہ ہو اور اس کے

بعد بھی خون نہ آئے تو اس عورت پر نفاس کا غسل واجب ہوگا یا نہیں؟

سوال (۶) (۱) اسقاط کی صورتیں بتائیں؟ (ب) مستبین الخلقۃ کی تعریف اور

حکم بیان کریں؟ (ج) غیر مستبین الخلقۃ کی تعریف اور حکم بیان کریں؟ (د) چار یا سوا

چار ماہ کے حمل کا اسقاط ہو جائے اور اعضاء کی بناوٹ محسوس نہ ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۱) تین یا سواتین ماہ کا اسقاط ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ (د) حمل کے مہینے یاد

نہیں اور اسقاط کے بعد بچے کی اعضاء کی بناوٹ و عدم بناوٹ کا پتہ بھی نہ چلے تو اس

کا حکم کیا ہے؟ حکم کا صرف خلاصہ بیان کریں؟

سوال (۷) (۱) کرسف کی تعریف کر کے اس کا حکم بتائیں؟ باکرہ اور شیبہ کا

فرق ہو تو اسکی وضاحت کریں؟ (ب) کرسف رکھنے کا جائز اور ناجائز طریقہ واضح

کیجئے؟ (ج) کرسف کے کس حصہ پر خون پہنچنے سے حیض شروع ہوگا؟

سوال (۸) عادت یا درکھنے سے کیا مراد ہے اس کا حکم بتائیں؟

سوال (۹) (۱) معتادہ کے حیض کی ابتداء و انتہاء دونوں طہر سے ممکن ہے یا

نہیں؟ اگر ہے تو تین مثالیں بیان کریں؟ (ب) مبتدأہ کے حیض کی ابتداء و انتہاء

دونوں طہر سے ممکن ہے یا نہیں؟ تین مثالوں سے وضاحت کریں؟

سوال (۱۰) (۱) حیض کی اقل و اکثر مدت بتائیں؟ (ب) نفاس کی اقل و

اکثر مدت کتنی ہے؟ (ج) طہر تام کی اقل و اکثر مدت بتائیں؟

﴿ سبق نمبر (۴) ﴾

ایام عادت سے قبل خون آنے کی صورت مختلفہ میں نماز کا حکم :

طہر صحیح کے بعد اگر ایام عادت میں خون نظر آئے تو فوراً نماز، روزہ چھوڑ دینا ضروری ہے، عادت سے پہلے آئے تو اس کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) ایام عادت سے اتنے دن پہلے خون نظر آئے کہ اگر ان دنوں کو ایام عادت سے ملایا جائے تو مجموعہ دس دن سے بڑھ جائے۔

اس صورت کا حکم یہ ہے کہ ایام عادت سے قبل تک نماز پڑھے گی، مثلاً عادت حیض میں آٹھ دن اور طہر میں بائیس دن ہے۔ پندرہ دن طہر کے بعد خون دیکھا تو بائیس تاریخ تک نماز پڑھے گی، چھوڑنا جائز نہیں۔

(۲) مجموعہ دس دن سے نہ بڑھے۔

اس صورت کا حکم یہ ہے کہ خون نظر آتے ہی نماز وغیرہ چھوڑ دینا ضروری ہے، جیسے مثال مذکور میں بیس دن طہر کے بعد خون نظر آیا، تو نماز وغیرہ چھوڑ دے گی، پھر اگر ایام عادت میں رک جائے تو پورا حیض ہوگا، اگر اتنا بڑھ جائے کہ دس دن سے بھی گزر جائے تو صرف ایام عادت کے آٹھ دن حیض کے ہوں گے اور عادت سے قبل و بعد استحاضہ کے۔

(۳) مجموعہ دس دن سے اتنا بڑھے کہ اس خون اور ایام عادت کے خون کو مستقل حیض بنانا درست ہو، یعنی ایام عادت سے کم از کم اٹھارہ دن پہلے آئے۔

اس کا حکم یہ ہے کہ خون نظر آتے ہی نماز وغیرہ چھوڑ دینا ضروری ہے۔

مثلاً : عادت حیض میں سات دن اور طہر میں چالیس دن ہے پھر بیس دن طہر

کے بعد خون دیکھا تو نماز وغیرہ چھوڑ دے گی، کیونکہ شروع کے تین دن اگر مسلسل خون آکر رک جائے پھر دوبارہ ایامِ عادت میں آئے تو شروع کے تین دن کو مستقل اور ایامِ عادت کو مستقل حیض بنانا درست ہے، اس لئے کہ دونوں کے درمیان پندرہ دن طہر صحیح موجود ہے۔

قاعدہ: ایامِ عادت کو حیض بنا کر ان سے قبل و بعد جن ایام کو حیض بنانا ممکن ہے ان میں نماز وغیرہ چھوڑنا ضروری ہے اور جن کو حیض بنانا ممکن نہیں ان میں چھوڑنا جائز نہیں۔

﴿ تمرین سبق نمبر (۴) ﴾

- سوال (۱) طہر میں بیس، حیض میں پانچ دن کی متعادہ کو خلاف معمول سترہ دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟
- سوال (۲) طہر میں اکیس، حیض میں پانچ دن کی متعادہ کو خلاف معمول پندرہ دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟
- سوال (۳) طہر میں تینتیس، حیض میں پانچ دن کی متعادہ کو خلاف معمول سترہ دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟
- سوال (۴) طہر میں بائیس، حیض میں چھ دن کی متعادہ کو خلاف معمول انیس دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟
- سوال (۵) طہر میں پچیس، حیض میں چار دن کی متعادہ کو خلاف معمول اٹھارہ دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟
- سوال (۶) طہر میں پچاس، حیض میں چھ دن کی متعادہ کو خلاف معمول پچیس دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟
- سوال (۷) طہر میں تیس، حیض میں سات دن کی متعادہ کو خلاف معمول اٹھائیس دن

طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال (۸) طہر میں پچاس، حیض میں نو دن کی متعادہ کو خلاف معمول تیس دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال (۹) طہر میں بائیس، حیض میں تین دن کی متعادہ کو خلاف معمول پندرہ دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال (۱۰) طہر میں چھبیس، حیض میں پانچ دن کی متعادہ کو خلاف معمول بیس دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال (۱۱) طہر میں پینتیس، حیض میں سات دن کی متعادہ کو خلاف معمول سولہ دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال (۱۲) طہر میں چھتیس، حیض میں آٹھ دن کی متعادہ کو خلاف معمول بیس دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال (۱۳) ط ۳۰ - ح ۵ کی متعادہ کو ۲۵ ط پھر دم، نماز، روزہ چھوڑے یا نہ؟

سوال (۱۴) ط ۳۵ - ح ۸ کی متعادہ کو ۲۲ ط پھر دم، نماز، روزہ چھوڑے یا نہ؟

سوال (۱۵) ط ۲۵ - ح ۷ کی متعادہ کو ۲۰ ط پھر دم، نماز، روزہ چھوڑے یا نہ؟

سوال (۱۶) ط ۳۳ - ح ۹ کی متعادہ کو ۲۷ ط پھر دم، نماز، روزہ چھوڑے یا نہ؟

سوال (۱۷) ط ۳۶ - ح ۱۰ کی متعادہ کو ۲۵ ط پھر دم، نماز، روزہ چھوڑے یا نہ؟

سوال (۱۸) ط ۲۵ - ح ۷ کی متعادہ کو ۲۹ ط پھر دم، نماز، روزہ چھوڑے یا نہ؟

سوال (۱۹) ط ۳۰ - ح ۵ کی متعادہ کو ۱۸ ط پھر دم، نماز، روزہ چھوڑے یا نہ؟

سوال (۲۰) ط ۴۰ - ح ۵ کی متعادہ کو ۱۹ ط پھر دم، نماز، روزہ چھوڑے یا نہ؟

﴿ سبق نمبر (۵) ﴾

نفاس سے متصل استحاضہ کا حکم : معقارۃ الحیض اگر نفاس کے متصل

استحاضہ بن جائے تو اس کا حیض اور طہر ہر ایک عادت کے مطابق ہوگا۔ مثلاً طہر پچیس دن تھا اور حیض پانچ دن، تو نفاس کے بعد متصل پچیس دن طہر کے اور پھر پانچ دن حیض کے ہوں گے۔ غیر معقارۃ اور بالغہ بالحمل کا طہر بیس دن اور حیض دس دن ہوگا۔

﴿ سیلان رحم ﴾

سیلان رحم : وہ رطوبت اور پانی جو ایام طہر میں اختتام حیض پر رحم سے بہہ کر فرج داخل سے باہر آئے، انگریزی میں اس کو ”لیکوریہ“ کہا جاتا ہے۔

سیلان رحم کے رنگ : اس کے مختلف رنگ ہیں (۱) خالص سفید (۲) پیلا خواہ سرخی مائل سنہری یا بالکل زرد تین اور بھو سے کی طرح۔ (۳) مٹیالہ یعنی گدے پانی کی طرح (۴) خاک کی یعنی خاک رنگ کا رقیق پانی۔ (۵) سبز۔

سیلان رحم کے متفرق مسائل : (۱) جس کو ایام حیض میں سرخ یا سیاہ رنگ آتا ہو اور ایام طہر میں ان کے سوا دوسرے رنگ آتے ہوں تو ان میں سے معمول کے مطابق جو بھی رنگ آئے اس سے حیض ختم ہو جائے گا اور طہر شروع ہو جائے گا۔ (۲) سبز رنگ ایام حیض میں حیض ہے، اور ایام طہر میں سیلان رحم کے رنگوں میں سے ایک رنگ ہے۔

(۳) بہشتی زیور میں آئسہ سے متعلق یہ لکھا ہے کہ سرخ، سیاہ کے علاوہ دوسرے رنگ جو آئسہ بننے سے پہلے حیض میں آتے تھے اگر آجائیں تو حیض ہوگا یہ قول غیر مفتی بہ ہے۔ مفتی بہ قول یہ ہے کہ آئسہ صرف سرخ اور سیاہ دم سے حائضہ بن سکتی ہے اور بس۔ (۴) سیلان کا ابتداء میں تر ہونے کی حالت میں جو رنگ ہو، اسی کا اعتبار ہے

خشک ہونے کے بعد نہیں۔ لہذا اگر ابتداء میں سرخ معلوم ہو رہا ہو اور سوکھنے کے بعد سفید، تو اس کو سرخ سمجھا جائیگا۔

(۵) سیلان نجس ہے اور اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اگر ہتھیلی کے پھیلاؤ کے برابر پکڑے یا جسم پر لگ جائے تو اس کے دھوئے بغیر نماز نہ ہوگی۔

(۶) بعض کو سیلان معمول سے ہٹ کر بہت کثرت سے آتا ہے جس کی وجہ سے اس کو نماز کے درمیان وضو ٹوٹ جانے کا خطرہ رہتا ہے۔ ایسی مریضہ، سیلان رحم کے لیے حفاظت وضو کی تدبیر یہ ہے کہ نماز شروع کرنے سے قبل فرج داخل کے اندر کر سف اس طرح رکھے کہ اس کا کچھ حصہ فرج خارج میں بھی ہو۔ رطوبت جب تک کر سف کے اس حصہ تک نہ آئے جو فرج داخل کے کنارے کے برابر ہے اس وقت تک اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔

تنبیہ نمبر (۱): پیلا، سبز، میالہ، خاکی ان چار رنگوں کے خون ہونے اور نہ ہونے کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر پندرہ دن سے کم ہے تو بجکم دم ہے اور پندرہ دن سے زیادہ ہے تو سیلان رحم (لیکوریا) ہے۔ لہذا اگر چھ دن کی معقودہ کو سات دن سرخ یا سیاہ دم آئے اور اس کے بعد ان رنگوں میں سے کوئی ایک شروع ہو جائے تو اگر یہ رنگ پندرہ دن سے کم ہے تو اس کے ایام حیض چھ دن گزشتہ عادت کے مطابق ہونگے اور پندرہ یا اس سے زیادہ ہے تو سات دن ہونگے۔

تنبیہ نمبر (۲): تنبیہ نمبر (۱) کا قاعدہ اس صورت میں ہے جبکہ ان رنگوں میں سے کسی رنگ کے حیض یا سیلان رحم ہونے کا معمول نہ ہو ورنہ صفحہ نمبر ۲۰... مسئلہ نمبر (۱) کے مطابق عمل ہوگا۔

اوقات مستحبہ غیر مکروہہ: (۱) فجر، طلوع سے پندرہ منٹ قبل تک (۲) ظہر مثل اول کے ختم تک (۳) عصر، غروب سے پندرہ منٹ قبل تک (۴) مغرب، شفق

احمر کے ختم تک (۵) عشاء نصف لیل کے ختم تک۔

﴿ تمرین سبق نمبر (۵) ﴾

سوال (۱) سیلانِ رحم کی تعریف کیجئے؟

سوال (۲) سیلانِ رحم کے کتنے رنگ ہیں اور کیا کیا ہیں؟

سوال (۳) ایک عورت کو ایامِ حیض میں سرخ اور ایامِ طہر میں سیلانِ رحم سبز رنگ آنے کا معمول ہے تو اس کے حیض اور طہر کے معلوم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

سوال (۴) آٹھ دن کی معتادہ کو چھ دن سرخ رنگ کا خون آیا اس کے بعد چودہ دن پیلا رنگ آتا رہا پھر سفید رنگ آنے لگا، (یہ بھی یاد رہے کہ اس عورت کا گزشتہ معمول سیلانِ رحم میں پیلا رنگ تھا) پوچھنا یہ ہے کہ اس عورت کی عادت بدلی یا نہیں؟

سوال (۵) پانچ دن کی معتادہ کو آٹھ دن تک سیاہ رنگ کا خون آتا رہا اس کے بعد اٹھارہ دن تک سبز رنگ آیا جبکہ سیلانِ رحم میں خاکی رنگ کا معمول تھا، اسکی عادت بدلی یا نہیں؟

سوال (۶) مبتدأہ کو چھ دن سرخ رنگ کا خون آیا پھر چار دن سبز رنگ کا آیا پھر سفید رنگ شروع ہو گیا جبکہ سیلانِ رحم میں کسی رنگ کا کوئی معمول نہیں ہے اس کی عادت بدل گئی یا نہ؟

سوال (۷) سات دن کی معتادہ کو پانچ دن تک سرخ رنگ آیا پھر چار دن ایسا رنگ آیا کہ دیکھنے میں سرخ لگ رہا تھا لیکن جب کپڑے پر سوکھ گیا تو پیلے رنگ کا ہو گیا اس کے بعد سفید سیلان شروع ہو گیا تو اس عورت کی عادت بدلی یا نہیں؟

سوال (۸) رنگ کا اعتبار تری کی حالت میں کیا جائے گا یا سوکھنے کی حالت میں؟

سوال (۹) آکہ کس رنگ کے خون سے دوبارہ حائضہ بن سکتی ہے؟

سوال (۱۰) عصر اور فجر کا وقت مستحب و مکروہ تحریر کریں؟

﴿ سبق نمبر (۶) ﴾

﴿ احکام ﴾

احکام مبتدأہ حائضہ: (۱) مبتدأہ کو جب دس یوم یا اس سے کم خون آئے تو یہ

اس کا حیض ہوگا اس کے بعد پندرہ دن یا اس سے زیادہ جتنے دن پاک رہے وہ طہر ہوگا۔

(۲) اگر اس کا دم دس دن سے گزر گیا تو دس دن حیض ہوگا باقی استحاضہ۔

(۳) طہر مختلل کا حکم یہاں بھی وہی ہے کہ پندرہ سے کم دم متوالی کے حکم میں

ہے اور پندرہ یا اس سے زائد فاصل ہے، لہذا اگر مبتدأہ کو پہلی تاریخ سے چار دن دم آیا پھر پانچ سے اٹھارہ تک طہر رہا اس کے بعد انیس کو پھر دم آیا تو اس صورت میں پہلی تادس دن حیض ہوگا اور باقی استحاضہ اور ابتداء دم سے ہوگی اور انتہاء طہر سے۔

(۴) اس کے نفاس کا بھی یہی حکم ہے چالیس تک جتنے دن خون آئے وہ نفاس کا

ہوگا البتہ جب چالیس سے بڑھ جائے تو زائد استحاضہ ہوگا اور طہر مختلل یہاں بھی ممکن

ہے، جیسے ولادت کے ایک دن کے بعد خون بند ہوا اور ۳۸ دن تک بند رہا پھر ایک دن

یعنی چالیسویں دن خون آیا، تو طہر مختلل کو دم متوالی کی طرح سمجھ کر چالیس دن نفاس

ہوگا۔ طہر کے دنوں میں اگر روزے رکھ چکی ہے تو ان کی قضاء بھی ضروری ہوگی۔

﴿ تمرین سبق نمبر ۶ ﴾

سوال (۱) مبتدأہ کو پانچ دن دم آیا چھ سات کو بند ہو گیا آٹھ کو پھر دم آکر ۱۸ دن طہر رہا، حیض و طہر متعین کریں؟

سوال (۲) مبتدأہ کو ۲ دن خون آیا پھر تین دن پاک رہ کر دو دن خون آیا پھر ایک دن پاک رہنے کے بعد سات دن خون آیا اس کے بعد پچیس دن پاک رہی، حیض و طہر

متعین کریں؟

سوال (۳) مبتدأہ آٹھ دن خون آنے کے بعد تین دن پاک رہی پھر پانچ دن دم آیا پھر سات دن پاک رہی پھر چار دن دم آ کر سولہ دن پاک رہی، حیض و طہر متعین کریں؟

سوال (۴) مبتدأہ کو ہفتہ کے دن صبح سات بج کر دس منٹ پر خون شروع ہوا اور گیارہ دن کے بعد آئندہ منگل کو صبح سات بج کر بیس منٹ پر بند ہوا۔ ایام حیض کی تعیین کریں؟

سوال (۵) مبتدأہ کو اتوار کے دن شام چھ بج کر پانچ منٹ پر خون شروع ہوا اور جمعہ کے دن صبح نو بج کر چالیس منٹ پر بند ہوا۔ ایام حیض کی تعیین کریں؟

سوال (۶) مبتدأہ بالنفاس کو پانچ دن خون آیا پھر بیس دن بند رہا پھر تیرہ دن خون آیا پھر ایک دن خون بند ہو کر پندرہ دن خون آیا، پھر پاک ہو گئی۔ نفاس اور استحاضہ متعین کریں؟

سوال (۷) مبتدأہ بالنفاس کو ایک گھنٹہ خون آنے کے بعد پینتیس دن بیس گھنٹے خون بند رہنے کے بعد سولہ گھنٹے پندرہ منٹ دم آیا، نفاس متعین کریں؟

سوال (۸) مبتدأہ بالنفاس کو اسی دن طہر کے بعد ایک گھنٹہ دم آیا پھر چار گھنٹے پاک رہی اس کے بعد استمرار شروع ہو گیا۔ نفاس و استحاضہ کی تعیین کریں؟

سوال (۹) مبتدأہ بالنفاس کو پینتیس دن طہر کے بعد تین گھنٹے دم آیا پھر آٹھ گھنٹے پاک رہی اس کے بعد استمرار شروع ہو گیا۔ نفاس و استحاضہ کی تعیین کریں؟

سوال (۱۰) مبتدأہ بالنفاس کو بیس دن طہر کے بعد چار گھنٹے دم آیا پھر پانچ دن پاک رہی اس کے بعد استمرار شروع ہو گیا۔ نفاس و استحاضہ کی تعیین کریں؟

سوال (۱۱) مبتدأہ بالنفاس کو دو دن طہر کے بعد پینتیس دن دم آیا پھر چار دن پاک رہی اس کے بعد استمرار شروع ہو گیا۔ نفاس و استحاضہ کی تعیین کریں؟

سوال (۱۲) مبتدأہ بالنفاس کو تینتیس دن طہر کے بعد ایک دن دم آیا پھر چار دن پاک رہی اس کے بعد استمرار شروع ہو گیا۔ نفاس و استحاضہ کی تعیین کریں؟

﴿ سبق نمبر (۷) ﴾

انقطاع حیض و نفاس میں مبتدأہ پر نماز، روزہ اور و طء کے احکام:

اس کی کل تین صورتیں ہیں۔

(۱) مبتدأہ کا خون تین دن پورا ہونے سے پہلے بند ہو گیا تو اس کے احکام درج ذیل ہیں:

(۱) بدوں غسل نماز شروع کر دے البتہ دس دن تک نماز کے مستحب وقت کے آخری حصہ تک تاخیر واجب ہے (۲) نصف نہار شرعی سے پہلے پاک ہوئی تو روزہ رکھے درست ہے بشرطیکہ کچھ کھایا پیانہ ہو ورنہ تہبہ بالصائمین کرے (۳) اس صورت میں انقطاع کے لئے سفید سیلان آنا ضروری نہیں ہے (۴) دس دن تک خون نظر آیا خواہ معمولی ایک قطرہ کیوں نہ ہو تو فوراً نماز، روزہ چھوڑ دے (۵) دس دن تک شوہر کے لئے اس سے و طء حرام ہے۔

(۲) مبتدأہ کا دم تین دن کے بعد، اکثر مدت سے پہلے بند ہوا تو اس کے احکام

درج ذیل ہیں:

(۱) فوراً غسل کر کے نماز شروع کر دے البتہ اس پر نماز کے مستحب وقت کے آخری حصہ تک تاخیر مستحب ہے، واجب نہیں۔

(۲) اگر نماز کے وقت کے آخر میں خون بند ہوا اور غسل اور پانی کے استعمال سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمم اور لفظ ”اللہ“ کہنے کی مقدار وقت باقی ہے تو یہ نماز اس کے ذمہ قرض ہوگی جس کی قضاء ضروری ہے اس مقدار سے کم باقی ہے تو ضروری نہیں۔

(۳) اگر صبح صادق سے اتنی دیر پہلے پاک ہو گئی جس میں غسل اور لفظ ”اللہ“ دونوں کام ہو سکیں تو روزہ رکھے درست ہے اس سے کم وقت باقی تھا یا صبح صادق کے بعد پاک ہوئی تو تہنہ بالصائمین کرے۔

(۴) سفید سیلان آنا ضروری نہیں۔

(۵) دس دن تک اگر خون کا ایک قطرہ بھی آجائے تو نماز، روزہ، و طء سب چھوڑ دے

(۶) اگر عورت کتابیہ ہے تو بدوں غسل اس کے مسلم زوج کے لئے و طء جائز ہے۔

(۷) اگر عورت مسلمان ہے تو جواز و طء کے لئے ان امور ثلاثہ میں کسی ایک امر

کا پایا جانا ضروری ہے:

۱..... غسل کرے، اگرچہ اس سے نماز نہ پڑھے۔

۲..... پانی سے عجز کی صورت میں تیمم کرے، تیمم کے ساتھ نماز پڑھے یا نہ

پڑھے دونوں قول ہیں، پڑھنے کا قول احوط ہے اور نہ پڑھنے کا صحیح ہے۔

۳..... کوئی نماز اس کے ذمہ قرض ہو جائے (یعنی جب پاک ہوئی تو نماز کا

صرف اتنا وقت باقی تھا جس میں غسل اور تحریمہ دونوں کام ہو سکیں جب یہ وقت

گزر جائے تو و طء حلال ہے اگرچہ غسل نہ کیا ہو)۔

تنبیہ نمبر (۱): امر ثالث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کسی عورت کا طلوع ٹمس کے

بعد یا اس سے تھوڑا سا (اتنا تھوڑا جس میں غسل اور تحریمہ دونوں کام نہ ہو سکیں) پہلے

خون رک گیا، تو غسل یا تیمم سے پہلے اس کے ساتھ عصر کا وقت آنے سے قبل و طء

جائز نہیں اسی طرح عشاء کے بعد یا اس سے معمولی پہلے خون رکنے کی صورت میں صبح

صادق سے پہلے غسل اور تیمم کے بغیر و طء جائز نہیں۔

تنبیہ نمبر (۲): امور ثلاثہ میں سے کوئی امر نہیں پایا گیا۔ لیکن اکثر شدت گزر

گئی تو ان امور کے بغیر بھی و طء جائز ہے جیسے حیض میں دس دن پورے ہونے سے

ایک گھنٹہ قبل خون بند ہو گیا اور وقت انقطاع طلوع شمس کے بعد متصل تھا تو ایک گھنٹہ گزرنے پر اس کے ساتھ و طء جائز ہے اگرچہ امور ثلاثہ میں سے یہاں کوئی امر موجود نہ ہو۔

تنبیہ نمبر (۳) : یہاں غسل سے فرض غسل مراد ہے اور وقت غسل میں پانی بھرنا، کپڑے اتارنا اور نہانے کی جگہ پردہ وغیرہ لگانا سب داخل ہیں۔

(۳) مبتدأہ کا خون دس دن پورا ہونے کے بعد بند ہو گیا تو اس کے احکام درج ذیل ہیں :

- (۱) غسل کر کے فوراً نماز شروع کر دے۔
- (۲) اگر نماز کے وقت میں سے صرف لفظ ”اللہ“ کہنے کی مقدار باقی ہے تو یہ نماز اس کے ذمہ قرض ہو گئی جس کی قضاء ضروری ہے اس سے کم باقی ہے تو نہیں۔
- (۳) صبح صادق سے ایک لمحہ بھی پہلے پاک ہوئی تو روزہ رکھے، درست ہے صبح صادق کے ساتھ یا بعد پاک ہوئی تو تہبہ بالصائمین کرے۔
- (۴) سفید سیلان آنا ضروری نہیں۔
- (۵) بدوں غسل و طء جائز ہے، البتہ مستحب یہ ہے کہ غسل کے بعد کرے۔

﴿ تمرین سبق نمبر (۷) ﴾

- سوال (۱) مبتدأہ کا دم ۵ دن کے بعد بند ہو گیا نماز، روزہ اور و طء کے احکام بتائیں؟
- سوال (۲) مبتدأہ کا دم ایک دن کے بعد بند ہو گیا نماز، روزہ، و طء کے احکام بتائیں؟
- سوال (۳) مبتدأہ کا دم ۹ دن کے بعد بند ہو گیا نماز، روزہ، و طء کے احکام بتائیں؟
- سوال (۴) مبتدأہ کا دم ۱۱ دن کے بعد بند ہو گیا نماز، روزہ، و طء کے احکام بتائیں؟
- سوال (۵) مبتدأہ کا دم پونے دو دن آ کر بند ہو گیا نماز، روزہ، و طء کے احکام بتائیں؟

سوال (۶) مبتدأہ کا دم ۱۳ دن کے بعد بند ہو گیا نماز، روزہ، و طء کے احکام بتائیں؟
 سوال (۷) مبتدأہ کا دم ۷ دن کے بعد بند ہو گیا نماز، روزہ، و طء کے احکام بتائیں؟
 سوال (۸) مبتدأہ کا دم ۱۰ دن کے بعد بند ہو گیا نماز، روزہ، و طء کے احکام بتائیں؟
 سوال (۹) مبتدأہ کا دم ۸ دن کے بعد بند ہو گیا نماز، روزہ، و طء کے احکام بتائیں؟
 سوال (۱۰) مبتدأہ کا خون سوا ایک دن کے بعد بند ہو گیا نماز، روزہ اور و طء کے احکام بتائیں؟

سوال (۱۱) ہندہ کو زندگی میں پہلی بار خون آنا شروع ہوا دو دن پانچ گھنٹے کے بعد بند ہو گیا نماز، روزہ اور و طء کے احکام بتائیں؟

سوال (۱۲) ہندہ کو زندگی میں پہلی بار خون آیا اور چار دن دس گھنٹے کے بعد بند ہو گیا نماز، روزہ اور و طء کے احکام بتائیں؟

سوال (۱۳) مبتدأہ کا دم بیس دن جاری رہنے کے بعد بند ہوا تو اس کے بعد بند ہو گیا نماز، روزہ اور و طء کے احکام بتائیں؟

سوال (۱۴) ایک عورت کو ظہر کے وقت کے ختم ہونے سے دس منٹ پہلے یعنی پانچ بجکر دس منٹ پر خون شروع ہوا پانچ دن کے بعد پانچ بجکر پانچ منٹ پر بند ہو گیا، نماز، روزہ اور و طء کے احکام بتائیں؟

سوال (۱۵) ہندہ کو عصر کے وقت کے ختم ہونے سے پندرہ منٹ پہلے خون شروع ہوا دو دن کے بعد پورے پانچ بجے بند ہو گیا، نماز، روزہ اور و طء کا کیا حکم ہے؟ پھر دو دن ظہر کے بعد خون آنا شروع ہوا اب کیا کروں؟ کیا جواب دو گے؟ یہ خون دو دن رہا پھر پاک ہو گئی اب کیا کروں؟ کیا جواب دو گے؟ اس کے بعد تین دن پاک رہی پھر خون نظر آیا اب کیا کروں؟

یہ خون تین دن تک جاری رہا پھر بند ہو گیا، کیا کروں؟

﴿ سبق نمبر (۸) ﴾

﴿ احکام متعادہ حائضہ ﴾

متعادہ کا حیض اگر معمول کے مطابق آرہا ہے تو اس کا حکم ظاہر ہے کہ ایام عادت میں حیض ہوگا اور باقی طہر ہوگا۔ البتہ جب معمول کے خلاف آنے لگے تو پھر اس کے احکام کا سمجھنا انتہائی ضروری اور دشوار ہے، لہذا پہلے اس کے لئے ایک قاعدہ ذکر کیا جاتا ہے پھر امثال مختلفہ سے اس کی وضاحت کی جائے گی۔

قاعدہ : متعادہ الحیض کو اگر خلاف عادت دم آیا، تو یہ دو حال سے خالی نہ ہوگا دس دن سے متجاوز ہوگا یا نہ ہوگا، اگر ہے تو ایام عادت کا دم نصاب حیض ہوگا یا نہ ہوگا اگر ہے تو ایام عادت کے موافق ہوگا یا نہیں اگر ہے تو عادت باقی رہے گی۔ اور نہیں تو عدد کے اعتبار سے عادت بدل جائے گی اور زمان کے اعتبار سے باقی رہے گی۔ اگر نصاب حیض نہیں تو زمان کے اعتبار سے عادت بدل گئی عدد کے اعتبار سے باقی ہے اور اس صورت میں ابتداء دم سے عدد عادت کی مقدار حیض ہوگا باقی استحاضہ۔

اگر دم دس دن سے متجاوز نہیں تو تمام دم حیض ہوگا پھر اگر عدد عادت کے موافق ہو تو عدد کے اعتبار سے عادت باقی رہے گی، موافق نہیں تو عدد کے اعتبار سے عادت بدل جائے گی، زمان کے اعتبار سے بدلے یا نہ بدلے۔

قاعدہ مذکورہ کا حاصل : اس کی کل پانچ صورتیں بنتی ہیں۔

- (۱) ایام عادت کا خون نصاب حیض ہو اور عدد ایام عادت کے مساوی ہو۔ اس کا حکم یہ ہے کہ عادت سابقہ باقی رہے گی عدد، زمان دونوں اعتبار سے، جیسے عادت پانچ دن پہلی تاریخ سے ہے اب خلاف معمول پہلی تاریخ سے گیارہ دن

خون آیا لہذا سابق عادت کے موافق پہلی تاریخ تا پانچ، پانچ یوم حیض ہوگا باقی استحاضہ۔ اسی طرح عادت پانچ دن حیض اور پچپن دن طہر کی ہے، اب پچپن دن طہر کے بعد گیارہ دن خون آیا، تو شروع دم سے پانچ دن حیض ہوگا باقی استحاضہ۔

(۲) ایام عادت کا خون نصاب حیض ہو لیکن عدد، ایام عادت سے کم ہو۔

اس صورت کا حکم یہ ہے کہ عدد کے اعتبار سے عادت بدل جائے گی اور زمان کے اعتبار سے باقی رہے گی جیسے عادت پہلی تاریخ سے پانچ دن ہے، اب خلاف معمول تین تاریخ سے تیرہ تک گیارہ دن خون آیا، لہذا تین سے پانچ تک تین دن حیض ہوگا باقی استحاضہ۔

اس طرح پانچ دن حیض اور پچپن یوم طہر کی عادت ہے اب ستاون دن طہر کے بعد گیارہ دن خون آیا، تو شروع کے تین دن حیض ہوگا باقی استحاضہ۔

(۳) ایام عادت کا خون نصاب حیض نہ ہو۔

اس کا حکم یہ ہے کہ زمان کے اعتبار سے عادت بدل جائے گی، عدد کے اعتبار سے باقی رہے گی، جیسے عادت پہلی تاریخ سے پانچ تک ہے اب خلاف معمول چار یا چھ تاریخ سے چودہ یا سولہ تک گیارہ دن خون آیا، لہذا چار سے آٹھ یا چھ سے دس تک پانچ دن حیض ہوگا باقی استحاضہ، اسی طرح عادت پانچ دن حیض اور پچپن دن طہر کی ہے اب خلاف عادت اٹھاون دن یا ساٹھ دن طہر کے بعد گیارہ دن خون آیا تو شروع کے پانچ دن حیض ہوگا باقی استحاضہ۔

(۴) ایام عادت کا خون عدد کے اعتبار سے عادت کے مطابق ہو اور زمان

کے اعتبار سے نہ ہو۔

اس کا حکم یہ ہے کہ زمان کے اعتبار سے عادت بدل جائے گی، عدد کے اعتبار سے باقی رہے گی، جیسے عادت پہلی سے پانچ یوم ہے اب خلاف عادت تین سے سات

تک خون آیا یا چار سے آٹھ تک آیا لہذا یہ تمام پانچ دن حیض ہوگا، اسی طرح عادت پانچ دن حیض اور پچپن دن طہر کی ہے اب ستاون یا اٹھاون دن طہر کے بعد پانچ دن خون آیا، تو یہ سب پانچ دن حیض ہوگا

(۵) ایام عادت کا خون عدد کے اعتبار سے عادت کے مساوی نہ ہو۔

اس صورت کا حکم یہ کہ عدد کے اعتبار سے عادت بدل جائے گی، زمان کے اعتبار سے کبھی بدلے گی کبھی نہ بدلے گی۔ جیسے عادت پہلی تاریخ سے پانچ دن ہے اب خلاف معمول دو تا پانچ یا چار تا سات دن دم آیا، تو یہ سب حیض ہوگا اور دو تا پانچ کی صورت میں عادت صرف عدد کے اعتبار سے اور چار تا سات کی صورت میں دونوں اعتباروں سے بدل گئی۔ اسی طرح عادت پانچ دن حیض اور پچپن دن طہر کی ہے اب ستاون یا اٹھاون دن طہر کے بعد تین دن دم آیا تو یہ تین دن حیض ہوگا اور عادت صرف عدد یا دونوں کے اعتبار سے بدل گئی۔

﴿ تمرین سبق نمبر (۸) ﴾

سوال (۱) ۶۳۵ — ۵ — ۳۲ — ۱۲ د — حیض، استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

حل سوال نمبر (۱)

۱۲

ق — ع — پ

۲ ۵ ۳

شروع کے تین اور آخر کے چار کل سات دن استحاضہ کے ہیں اور درمیان کے پانچ دن حیض کے ہیں اور پچھلی عادت (۳۵ — ۵) کی برقرار ہے۔

تنبیہ: قاف (ق) سے مراد وہ دن ہیں جن میں ایام عادت سے پہلے دم آیا ہے،

اور عین (ع) سے ایام عادت اور باء (ب) سے ایام عادت کے بعد کے وہ دن مراد ہیں جن میں خون آیا ہے۔

سوال (۲) ۳۰ ط — ۵ ح — ۲۸ ط — ۱۲ د — حیض، استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۳) ۲۱ ط — ۶ ح — ۲۰ ط — ۱۲ د — حیض، استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۴) ۲۶ ط — ۷ ح — ۱۸ ط — ۱۳ د — حیض، استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۵) ۳۳ ط — ۹ ح — ۲۳ ط — ۱۲ د — حیض، استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۶) ۳۵ ط — ۵ ح — ۳۲ ط — ۱۲ د — حیض، استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۷) ۲۸ ط — ۴ ح — ۲۹ ط — ۱۱ د — حیض، استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۸) ۳۰ ط — ۵ ح — ۲۰ ط — ۱۲ د — حیض، استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۹) ۵۵ ط — ۹ ح — ۲۷ ط — ۱۳ د — حیض، استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۱۰) ۴۵ ط — ۳ ح — ۵۵ ط — ۱۱ د — حیض، استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۱۱) ۸۵ ط — ۵ ح — ۳۵ ط — ۱۵ د — حیض، استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۱۲) ۲۸ دن طہر ۷ دن حیض کی مقدارہ کو خلاف معمول ۳۱ دن طہر کے بعد تیرہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۱۳) ۲۵ دن طہر ۶ دن حیض کی مقدارہ کو خلاف معمول ۲۹ دن طہر کے بعد بارہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۱۴) ۳۶ دن طہر ۵ دن حیض کی مقدارہ کو خلاف معمول ۲۵ دن طہر کے بعد تیرہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۱۵) ۴۵ دن طہر ۶ دن حیض کی مقدارہ کو خلاف معمول ۳۵ دن طہر کے بعد

چودہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۱۶) ۳۰ دن طہر ۶ دن حیض کی مقدارہ کو خلاف معمول ۲۶ دن طہر کے بعد

چودہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۱۷) ۳۵ دن طہر ۸ دن حیض کی مقدارہ کو خلاف معمول ۴۴ دن طہر کے بعد

چودہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۱۸) ۲۶ دن طہر ۴ دن حیض کی مقدارہ کو خلاف معمول ۱۵ دن طہر کے بعد دس

دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۱۹) ۱۵ دن طہر ۵ دن حیض کی مقدارہ کو خلاف معمول ۲۵ دن طہر کے بعد پانچ

دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۲۰) ۲۵ دن طہر ۷ دن حیض کی مقدارہ کو خلاف معمول ۲۸ دن طہر کے بعد

گیارہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۲۱) ۲۸ دن طہر ۸ دن حیض کی مقدارہ کو خلاف معمول ۲۶ دن طہر کے بعد

چودہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۲۲) ۲۶ دن طہر ۶ دن حیض کی مقدارہ کو خلاف معمول ۳۱ دن طہر کے بعد

چودہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۲۳) ۳۱ دن طہر ۹ دن حیض کی مقدارہ کو خلاف معمول ۴۰ دن طہر کے بعد

پندرہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۲۴) ۴۰ دن طہر ۷ دن حیض کی مقدارہ کو خلاف معمول ۲۹ دن طہر کے بعد

گیارہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۲۵) ۳۳ دن طہر ۱۰ دن حیض کی مقدارہ کو خلاف معمول ۲۰ دن طہر کے بعد

سولہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۲۶) ۲۰ دن طہر ۳ دن حیض کی مقدار کو خلاف معمول ۲۶ دن طہر کے بعد سترہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۲۷) ۲۶ دن طہر ۴ دن حیض کی مقدار کو خلاف معمول ۲۵ دن طہر کے بعد تیرہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۲۸) ۲۶ دن طہر ۶ دن حیض کی مقدار کو خلاف معمول ۲۵ دن طہر کے بعد گیارہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۲۹) ۲۶ دن طہر ۶ دن حیض کی مقدار کو خلاف معمول ۲۸ دن طہر کے بعد بارہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۳۰) ۲۶ دن طہر ۶ دن حیض کی مقدار کو خلاف معمول ۲۰ دن طہر کے بعد گیارہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۳۱) ۲۶ دن طہر ۶ دن حیض کی مقدار کو خلاف معمول ۳۰ دن طہر کے بعد گیارہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجئے؟

سوال (۳۲) ۳۲ دن طہر ۵ دن حیض کی مقدار کو خلاف معمول ۱۸ دن طہر کے بعد دو دن دم آٹھ دن طہر پھر چار دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجئے؟ نیز آئندہ کی

عادت بھی معلوم کیجئے؟

﴿سبق نمبر (۹)﴾

معتادۃ النفاس کے احکام

(۱) اگر خون عادت کے موافق آرہا ہے تو عادت برقرار رہی گی۔

(۲) اگر خون معمول کے خلاف آیا تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) خون چالیس دن سے بڑھ جائے۔

(۲) عادت سے کم یا زیادہ ہو جائے لیکن چالیس سے نہ بڑھے۔

پہلی صورت میں عادت باقی رہے گی، اور عادت سے زائد استحاضہ ہوگا دوسری صورت میں عادت بدل جائے گی۔

امثلہ: (۱) عادت پچیس دن تھی، اب خلاف عادت پینتالیس دن دم آیا، لہذا صورت اولیٰ کے مطابق اس کا نفاس پچیس دن ہوگا اور باقی استحاضہ ہوگا۔

(۲) عادت بیس دن ہے اب تیس دن خون آیا، اس صورت میں تیس دن نفاس ہوگا اور اس کی عادت بدل جائے گی۔

(۳) اسی طرح اگر عادت بیس دن ہو اور خون پندرہ دن پر بند ہو گیا، تو بھی عادت بدل جائے گی اور اب پندرہ دن نفاس کی عادت ہوگی۔

﴿تمرین سبق نمبر (۹)﴾

سوال (۱) ۳۰ دن کی معتادۃ النفاس کو ۳۵ دن دم آیا پھر ۴۲ دن طہر رہا پھر تین دن دم آیا نفاس کتنا ہوگا؟

سوال (۲) ۱۵ دن کی معتادۃ النفاس کو ۲۰ دن دم پھر ۷ دن طہر پھر ۳ دن دم، نفاس کتنا ہوگا؟

﴿سبق نمبر (۱۰)﴾

معتادہ کے انقطاع حیض ونفاس پر نماز، روزہ اور وطاء کے احکام :

اس کی کل چار صورتیں ہیں۔

(۱) عادت حیض میں دس دن اور نفاس میں چالیس دن تھی اور خون عادت کے مطابق دس اور چالیس دن گزرنے پر بند ہوا اس کے احکام درج ذیل ہیں :

(۱) غسل کر کے فوراً نماز شروع کر دے، اس پر مستحب وقت کے آخری حصہ تک تاخیر کرنا نہ واجب ہے نہ مستحب۔

(۲) اگر نماز کے وقت میں سے صرف لفظ ”اللہ“ کہنے کی مقدار یا اس سے زیادہ باقی ہے تو یہ نماز اس کے ذمہ قرض ہوگئی۔ اس کی قضاء لازم ہے، ورنہ نہیں۔

(۳) صبح صادق سے ایک لمحہ بھی پہلے پاک ہوئی تو روزہ رکھے درست ہے اگر صبح صادق کے ساتھ یا اس کے بعد پاک ہوئی تو شبہ بالصائمین کرے۔

(۴) بدوں غسل وطاء جائز ہے البتہ بہتر یہ ہے کہ غسل کے بعد ہو۔

(۵) انقطاع کے لیے سفید سیلان کا آنا ضروری نہیں۔ (صرف بند ہو جانا کافی ہے)۔

(۲) عادت اکثر مدت سے کم تھی اور دم عادت کے مطابق یا اس کے بعد اکثر مدت سے قبل بند ہو گیا :

اس کے احکام درج ذیل ہیں :

(۱) فوراً غسل کر کے نماز شروع کر دے اس پر مستحب وقت کے آخری حصہ تک

تاخیر کرنا دس دن پورا ہونے تک صرف مستحب ہے واجب نہیں۔

(۲) نماز کے وقت میں سے مقدار غسل و لفظ ”اللہ“ کہنے اور عجز ماء کی صورت میں تیمم و لفظ ”اللہ“ کہنے یا اس سے زیادہ وقت ہے تو یہ نماز اس پر قرض ہوگئی جس کی قضاء ضروری ہے ورنہ نہیں۔

(۳) صبح صادق سے پہلے اگر اتنا وقت ملے جس میں غسل و لفظ ”اللہ“ اور عجز کی صورت میں تیمم و لفظ ”اللہ“ دونوں کام ہو سکیں تو روزہ رکھے، درست ہے ورنہ تشبہ بالصائمین کرے۔

(۴) انقطاع دم کے لیے سفید سیلان آنا ضروری نہیں۔

(۵) حیض میں دس دن اور نفاس میں چالیس دن پورا ہونے سے قبل اگر خون نظر آئے تو نماز، روزہ وغیرہا سب کچھ چھوڑ دے۔

(۶) اگر عورت کتابیہ ہے تو بدوں غسل اس کے مسلم زوج کے لئے وطء جائز ہے۔

(۷) اگر عورت مسلمان ہے تو جواز وطء کے لیے ان امور ثلاثہ میں سے کوئی ایک امر پایا جانا ضروری ہے۔

(۱) غسل کرے، اگرچہ اس سے نماز نہ پڑھے۔ (۲) پانی سے عجز کی صورت میں تیمم کرے۔ تیمم کے ساتھ نماز پڑھے یا نہ پڑھے دونوں قول ہیں پڑھنے کا قول احوط ہے اور نہ پڑھنے کا صحیح ہے۔ (۳) کوئی نماز اس کے ذمہ قرض ہو جائے۔

(۳) دم ایام عادت سے پہلے تین دن کے بعد رک گیا۔

اس کے احکام یہ ہیں: (۱) فوراً غسل کر کے نماز شروع کر دے البتہ اس پر ایام عادت کے اختتام تک مستحب وقت کے آخری حصہ تک تاخیر کرنا واجب ہے اور عادت کے بعد دس دن پورا ہونے تک مستحب ہے۔

(۲) وقت کے آخر میں اگر غسل اور (بصورت عجز عن الماء) تیمم اور لفظ ”اللہ“ کہنے کی مقدار وقت پالیا تو یہ نماز اس کے ذمہ قرض ہوگئی جس کی قضاء لازم ہے ورنہ

نہیں۔

(۳) صبح صادق سے پہلے اگر غسل اور (بصورت عجز عن الماء) تیمم اور لفظ ”اللہ“ کہنے کی مقدار پاک ہوئی تو روزہ رکھے، درست ہے ورنہ تہبہ بالصائمین کرے۔

(۴) ایام عادت ختم ہونے تک و طء حرام ہے اس کے بعد جائز ہے۔

(۵) حیض میں دس دن کے اندر اور نفاس میں چالیس دن کے اندر خون نظر آیا تو

نماز روزہ وغیرہا سب کچھ چھوڑ دے۔

(۶) انقطاع حیض ونفاس کے لیے سفید سیلان ضروری ہے (یعنی ضرورت کے

موقع پر دم کے بند ہونے کے بعد جب سفید سیلان آنے لگے تو حیض ونفاس کے اختتام کا حکم لگایا جائیگا مثلاً جس کا معمول یہ ہے کہ ایک دن دم آتا ہے دوسرے دن بند ہو جاتا ہے وہ اس پر عمل کریں)

(۴) معاذۃ الخیض کا خون تین دن سے پہلے بند ہو گیا: اسکے احکام یہ

ہیں:

(۱) بغیر غسل کے نماز شروع کر دے البتہ اس پر ایام عادت کے اختتام تک

مستحب وقت کے آخری حصہ تک انتظار کرنا واجب ہے اور دس دن پورے ہونے تک صرف مستحب ہے

(۲) اگر نصف نہار شرعی سے پہلے پاک ہوئی اور ابھی تک کچھ کھایا پیا بھی نہیں تو

نیت کر کے روزہ رکھے ورنہ (یعنی اگر نصف نہار شرعی سے پہلے پاک نہیں ہوئی یا کچھ کھائی لیا تو) تہبہ بالصائمین کرے۔

(۳) ایام عادت کے اختتام تک و طء حرام ہے اس کے بعد حلال ہے۔

(۴) دس دن گزرنے سے قبل خون نظر آیا تو نماز روزہ وغیرہا سب کچھ چھوڑ دے۔

(۵) انقطاع دم کے لیے سفید سیلان آنا ضروری نہیں۔

﴿ تمرین سبق نمبر (۱۰) ﴾

- سوال (۱) ۱۰ دن کی معتادہ کو چودہ دن خون آیا، نماز روزہ اور وطء کے احکام بتائیں؟
- سوال (۲) پانچ دن کی معتادہ کو ہفتہ کے دن صبح سات بجکر دس منٹ پر خون شروع ہوا اور جمعہ کے دن صبح پورے چھ بجے بند ہو گیا، نماز روزہ اور وطء کے احکام بتائیں؟
- سوال (۳) چار دن کی معتادہ کو اتوار کے دن چھ بجکر پچاس منٹ پر خون شروع ہوا اور جمعرات کے دن صبح چھ بجکر دس منٹ پر بند ہو گیا نماز، روزہ اور وطء کے احکام بتائیں؟
- سوال (۴) چھ دن کی معتادہ کو جمعہ کے دن صبح پانچ بجکر چالیس منٹ پر دم شروع ہوا اور آئندہ جمعہ شام چھ بجکر نو منٹ پر بند ہو گیا، نماز، روزہ اور وطء کے احکام بتائیں؟
- سوال (۵) آٹھ دن کی معتادہ کو پیر کے دن شام پانچ بجکر دس منٹ پر دم شروع ہوا اور جمعرات کے دن شام چار بجکر تیس منٹ پر بند ہوا نماز، روزہ اور وطء کے احکام بتائیں؟
- سوال (۶) ۶ کی معتادہ کا دم ۵ دن کے بعد بند ہوا نماز، روزہ و طء کے احکام بتائیں؟
- سوال (۷) ۵ کی معتادہ کا دم ۶ دن کے بعد بند ہوا نماز، روزہ و طء کے احکام بتائیں؟
- سوال (۸) ۶ کی معتادہ کا دم ۲ دن کے بعد بند ہوا نماز، روزہ و طء کے احکام بتائیں؟
- سوال (۹) ۷ کی معتادہ کا دم ۸ دن کے بعد بند ہوا نماز، روزہ و طء کے احکام بتائیں؟
- سوال (۱۰) ۹ کی معتادہ کا دم ۵ دن کے بعد بند ہوا نماز، روزہ و طء کے احکام بتائیں؟
- سوال (۱۱) ۹ کی معتادہ کا دم ۷ دن کے بعد بند ہوا نماز، روزہ و طء کے احکام بتائیں؟
- سوال (۱۲) ۴ کی معتادہ کا دم ۵ دن کے بعد بند ہوا نماز، روزہ و طء کے احکام بتائیں؟
- سوال (۱۳) ۷ کی معتادہ کا دم ۱ دن کے بعد بند ہوا نماز، روزہ و طء کے احکام بتائیں؟
- سوال (۱۴) ۱۰ کی معتادہ کا دم ۲ دن کے بعد بند ہوا نماز، روزہ و طء کے احکام بتائیں؟

﴿ سبق نمبر (۱۱) ﴾

﴿ مستحاضہ کی اقسام و احکام ﴾

اس کی تین قسمیں ہیں : (۱) مبتدأہ (۲) معادہ (۳) ضالہ

﴿ مستحاضہ مبتدأہ کے احکام ﴾

اس کی دو قسمیں ہیں : (۱) حیض سے بالغہ ہو (۲) حمل سے بالغہ ہو۔

قسم اول کی تین صورتیں ہیں : (۱) بالغہ ہوتے ہی استمرار شروع ہو جائے۔

حکم : ابتداء استمرار سے دس دن حیض ہوگا اور بیس دن طہر، اسی طرح دس بیس

کا حساب چلتا رہے گا اور نفاس چالیس دن ہوگا۔

(۲) دم فاسد و طہر فاسد کے بعد استمرار شروع ہو جائے۔

حکم : اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر دم و طہر دونوں کا مجموعہ تیس دن سے زیادہ نہ

ہو تو اس کا حکم صورت اولیٰ کی طرح ہے یعنی دم فاسد کی ابتداء سے دس دن حیض اور

بیس دن طہر ہوگا

مثال : یکم سے گیارہ تاریخ تک گیارہ دن خون آیا۔ اس کے بعد بارہ سے

۲۶ تک پندرہ دن طہر رہا۔ پھر استمرار شروع ہو گیا تو یکم تا دس حیض اور بقیہ بیس دن طہر

کا دور چلتا رہے گا۔ استمرار کی ابتدائی چار دن طہر میں داخل ہیں، اس لئے ان دنوں

کی نمازوں کی قضاء فرض ہوگی۔

اگر دونوں کا مجموعہ تیس سے زیادہ ہو، تو اس کا حکم یہ ہے کہ ابتداء دم فاسد سے

دس دن حیض اور ابتداء استمرار تک اکیس دن طہر ہوگا، اول استمرار سے دس بیس کا

حساب چلتا رہے گا۔

مثال : یکم تا گیارہ تاریخ گیارہ دن خون آیا پھر بارہ تاریخ سے دوسرے مہینہ کی پہلی تاریخ تک بیس دن طہر رہا۔ اس کے بعد دو سے استمرار شروع ہوا تو یکم تا دس حیض اور گیارہ تا یکم طہر ہوگا پھر ہر ماہ دو تا گیارہ دس دن حیض اور بارہ تا یکم بیس دن طہر کا دور چلتا رہے گا۔

(۳) دم صحیح اور طہر فاسد کے بعد استمرار شروع ہو جائے۔

حکم : یہ دم کے اعتبار سے معتادہ ہے لہذا حیض ہر ماہ عادت کے مطابق ہوگا اور بقیہ ماہ طہر ہوگا۔

مثال : پانچ دن دم، پندرہ دن طہر، پھر ایک دن دم پھر پندرہ دن طہر، پھر استمرار شروع ہو گیا تو ابتداء استمرار کی تاریخ سے پانچ دن حیض اور بقیہ ماہ پچیس دن طہر کا دور چلتا رہے گا۔

قسم ثانی کی بھی تین صورتیں ہیں :

(۱) طہر صحیح کے بعد استمرار شروع ہو جائے :

حکم : چونکہ یہ طہر کے اعتبار سے معتادہ ہے اس لئے اس کا طہر ہمیشہ کے لئے یہی رہے گا اور حیض اول استمرار سے دس دن ہوگا۔

مثال : مرابطہ بالغہ باحمل کا بچہ پیدا ہوا نفاس کے چالیس دن گزرنے کے بعد پندرہ دن طہر رہا پھر استمرار شروع ہو گیا تو حکم مذکور کے مطابق دس پندرہ کا دور چلتا رہے گا۔

(۲) طہر فاسد کے بعد استمرار شروع ہو جائے۔

حکم : نفاس کے بعد بیس دن طہر ہوگا اس کے بعد دس دن حیض اور یہی حساب چلتا رہے گا بشرطیکہ طہر فاسد بیس دن سے کم ہو ورنہ اول استمرار سے دس بیس کا حساب چلتا رہے گا۔

مثال نمبر ۱: نفاس کے چالیس دن گزرنے کے بعد چودہ دن یا اس سے کم طہر رہا پھر استمرار شروع ہو گیا تو نفاس کے متصل بیس دن طہر اور اس کے بعد دس دن حیض کے ہوں گے۔

مثال نمبر ۲: نفاس اکتالیس دن تک جاری رہا پھر پندرہ دن طہر رہا اس کے بعد استمرار شروع ہو گیا تو نفاس کے متصل بیس دن طہر اور اس کے بعد دس دن حیض کے ہوں گے۔

مثال نمبر ۳: نفاس کے بعد پندرہ دن طہر ایک دن دم پھر پندرہ دن طہر رہا پھر استمرار شروع ہو گیا اس صورت کا حکم یہ ہے کہ نفاس کے متصل اکتیس دن طہر ہوگا پھر اول استمرار سے دس دن حیض اور بیس دن طہر کا حساب چلتا رہے گا۔

(۳) نفاس کے بعد متصل استمرار شروع ہو جائے:

اس کا حکم یہ ہے کہ نفاس کے بعد بیس دن طہر اور دس دن حیض کا دور چلتا رہے گا۔

﴿ تمرین سبق نمبر (۱۱) ﴾

سوال (۱) مستحاضہ کی اقسام بیان کریں؟

سوال (۲) مستحاضہ مبتدأہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ اور کون کون سی ہیں؟

سوال (۳) مستحاضہ مبتدأہ کی ہر قسم کی کتنی صورتیں بنتی ہیں؟ ہر صورت کی تین مثالوں سے وضاحت مع حکم بیان کیجئے؟

سوال (۴) نفاس کے بعد پانچ دن طہر رہا پھر استمرار شروع ہو گیا حیض و طہر کی تعیین کیجئے؟

سوال (۵) حیض میں پانچ دن کی معتادہ کو نفاس کے بعد چودہ دن طہر آیا پھر استمرار شروع ہوا اس کے طہر و حیض کی تعیین کیجئے؟

سوال (۶) حیض میں سات دن کی معتادہ کو نفاس کے بعد سولہ دن طہر آیا پھر استمرار شروع ہوا اس کے طہر و حیض کی تعیین کیجئے؟

سوال (۷) حیض میں تین دن کی معتادہ کو نفاس کے بعد اکیس دن طہر آیا پھر استمرار شروع ہوا اس کے طہر و حیض کی تعیین کیجئے؟

سوال (۸) حیض میں چھ دن کی معتادہ کو نفاس کے بعد بیس دن طہر آیا پھر استمرار شروع ہوا اس کے طہر و حیض کی تعیین کیجئے؟

سوال (۹) حیض میں دس دن کی معتادہ کو نفاس کے بعد انیس دن طہر آیا پھر استمرار شروع ہوا اس کے طہر و حیض کی تعیین کیجئے؟

﴿ سبق نمبر (۱۲) ﴾

﴿ مستحاضہ معقارہ کے احکام ﴾

اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) جس کا طہر چھ ماہ سے کم ہو، جیسے پانچ دن حیض اور پانچ ماہ طہر کی عادت ہے، اس کے بعد استمرار شروع ہو گیا۔

حکم: اس کا حیض و طہر عادت کے مطابق ہوں گے۔

(۲) جس کا طہر چھ ماہ یا اس سے زیادہ ہو، جیسے پانچ دن حیض اور چھ ماہ طہر کی

عادت ہے

حکم: اس کا حیض عادت کے مطابق ہوگا اور طہر میں مختلف اقوال ہیں۔

(۱) چھ ماہ سے ایک لمحہ کم۔ (۲) عادت کے مطابق، خواہ سال کی عادت ہو۔

(۳) بیس دن۔ (۴) ایک ماہ۔ (۵) دو ماہ۔ مفتی بہ و مختار آخری قول ہے۔

﴿ تمرین سبق نمبر (۱۲) ﴾

سوال (۱) مستحاضہ معقارہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی کم از کم تین مثالوں سے وضاحت کیجئے؟

سوال (۲) مستحاضہ معقارہ کی قسموں کا حکم بیان کیجئے؟

سوال (۳) مستحاضہ معقارہ کی قسم ثانی کے حکم میں مفتی بہ قول کو بیان کریں؟

سوال (۴) ۷۷ ح ۴ ماہ کی معقارہ کو استمرار شروع ہوا، حیض اور طہر کی تعیین کریں؟

سوال (۵) ۷۵ ح ۶ ماہ کی معقارہ کو استمرار شروع ہوا، حیض اور طہر کی تعیین کریں؟

سوال (۶) ۷۷ ح ۷ ماہ کی معقارہ کو استمرار شروع ہوا، حیض اور طہر کی تعیین کریں؟

سوال (۷) ۷۷ ح ۱۶ ماہ کی معقارہ کو استمرار شروع ہوا، حیض اور طہر کی تعیین کریں؟

سوال (۸) ۷۷ ح ۲۵ ماہ کی معقارہ کو استمرار شروع ہوا، حیض اور طہر کی تعیین کریں؟

﴿سبق نمبر (۱۳)﴾

﴿مستحاضہ ضالہ کے احکام﴾

قاعدہ: اگر ضالہ ظن غالب سے عدد اور مکان متعین کر سکتی ہے تو اس کے مطابق عمل کرے، اس وقت اس کے تمام احکام معتادہ کے ہوں گے۔ اور اگر ظن غالب نہیں بلکہ تردد ہے تو جن ایام میں دخول فی الحیض کا تردد ہے ان میں ہر نماز صرف وضوء کر کے پڑھے گی اور جن ایام میں خروج من الحیض کا تردد ہے ان میں ہر نماز کے لئے غسل کرے گی اور ہر دوسری نماز کے ساتھ پہلی نماز کا اعادہ بھی کرے گی۔ جن ایام کے بارے میں حیض کے ایام ہونے کا شبہ ہو ان میں وطء حرام ہے۔ اگر کچھ ایام ایسے ہوں کہ ان کے طہر یا حیض ہونے کا یقین ہو تو ان میں اسی یقین کے مطابق حیض یا طہر کے احکام جاری ہوں گے۔

ضالہ کی قسمیں: اس کی چار قسمیں ہیں:

(۱) ضالہ بالعدد والمکان کلیهما (۲) ضالہ بالمکان فقط فی جمیع

الشہر (۳) ضالہ بالمکان فقط فی بعض الشہر (۴) ضالہ بالعدد فقط

﴿ضالہ بالعدد والمکان کلیهما کا بیان﴾

تعریف: جس کو نہ عدد یا نہ مکان، بلکہ ہر دون کے بارے میں یہ تردد ہو کہ یہ حیض کا دن ہے یا طہر کا۔ اس کو ضالہ باضلال عام بھی کہا جاتا ہے۔ اس کے کل گیارہ احکام ہیں۔

حکم اول: اس کے لئے درج ذیل امور ممنوع ہیں۔

(۱) مسجد میں داخل ہونا (۲) قرآن مجید کا چھونا اور تلاوت کرنا، البتہ نماز میں

تلاوت جائز ہے (۳) نفل نماز پڑھنا (۴) نفل روزہ رکھنا (۵) طواف زیارت و

صدر کے سوا کوئی طواف کرنا (۶) شوہر کا اس سے وطء کرنا۔

حکم دوم: طواف زیارت و طواف صدر کرے گی البتہ دس دن کے بعد طواف زیارت کا اعادہ ضروری ہے، طواف صدر کا اعادہ نہیں (کیونکہ حائضہ پر طواف صدر واجب نہیں)

حکم سوم: فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب و سنن مؤکدہ کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے علاوہ صرف اتنی قرأت جائز ہے جو نماز کی صحت کے لئے ضروری ہے فرض کی آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھنا جائز ہے مزید قرأت جائز نہیں۔

حکم چہارم: دعاء قنوت اور دوسری تمام دعائیں پڑھ سکتی ہے۔
حکم پنجم: ہر نماز غسل کر کے پڑھے گی اور ساتھ پچھلی نماز کا اعادہ کرے گی۔
حکم ششم: آیت سجدہ سن کر فوراً سجدہ کیا تو سجدہ ساقط ہو جائے گا کچھ وقفہ کے بعد کیا تو دس دن کے بعد دوبارہ سجدہ کرنا لازم ہوگا۔

حکم ہفتم: پورا رمضان روزے رکھے گی، ایک دن بھی روزہ چھوڑنا جائز نہیں، ایام حیض کے روزوں کی قضاء کی تفصیل ذیل میں ہے۔

حکم ہشتم: اگر اس کے ذمہ کوئی قضاء نماز ہے تو اس کو پڑھ کر دس دن کے بعد دوبارہ پڑھے گی۔

تفصیل حکم صوم: اس کے کل چوبیس احوال ہیں:

وجہ الضبط: مستحاضہ باضلال عام دو حال سے خالی نہیں، یا اسے ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہوگا، یا نہیں پھر ہر شق تین حال سے خالی نہیں ابتداء باللیل کا علم ہوگا یا ابتداء بالنہار کا علم ہوگا یا کسی کا علم نہ ہوگا ان میں سے ہر حال میں رمضان کامل ہوگا یا ناقص پھر ہر تقدیر پر قضاء متصل ہوگی یا منفصل۔

احوال مع الاحکام: (۱) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہو اور ابتداء حیض کا علم بھی نہ ہو کہ رات سے شروع ہوتا تھا یا دن سے۔ اور رمضان تیس دن کا ہو اور ایام حیض کے روزوں کی قضاء متصل کرے۔

(۲) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہو، ابتداء بالنہار کا علم ہو، رمضان تیس دن کا ہو قضاء متصل دو شوال سے ہو۔

ان دونوں صورتوں کا حکم یہ ہے کہ رمضان کے پورے روزے رکھے گی بعد میں قضاء کے لئے ۳۲ روزے رکھے گی۔

(۳) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہو، ابتداء بالنہار کا علم ہو، رمضان تیس دن کا ہو قضاء متصل نہ کرے بلکہ کچھ مدت کے بعد کرے۔

(۴) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہو، ابتداء بالنہار کا علم ہو، رمضان تیس دن کا ہو قضاء متصل نہ کرے۔

ان دونوں صورتوں کا حکم یہ ہے کہ رمضان کے پورے روزے رکھنے کے علاوہ ۳۸ روزے رکھے گی۔

تتمیمہ: یہاں فصل کی بعض ایسی صورتیں بھی ممکن ہیں جن میں روزے ۳۸ دن سے کم لازم ہوتے ہیں، مگر یہ حسابدان کا کام ہے یہاں آسانی کے لئے صرف احتیاطی حکم لکھا گیا ہے۔

(۵) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہو، ابتداء حیض کا علم نہ ہو، رمضان انتیس دن کا ہو قضاء متصل ہو۔

(۶) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہو ابتداء بالنہار کا علم ہو۔ رمضان انتیس دن کا ہو، قضاء متصل ہو۔

ان دو صورتوں میں رمضان کے تمام روزے رکھ کر متصل ۳۲ روزے رکھے گی۔

(۷) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہو، ابتداء حیض کا علم نہ ہو، رمضان انتیس دن کا ہو قضا متصل نہ ہو۔

(۸) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہو ابتداء بالنہار کا علم ہو۔ رمضان انتیس دن کا ہو، قضا متصل نہ ہو۔

ان دو صورتوں میں رمضان کے پورے روزے رکھنے کے علاوہ مزید ۳ روزے رکھے گی۔

(۹) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہو ابتداء باللیل کا علم ہو رمضان تیس دن کا ہو، قضا متصل ہو۔

(۱۰) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہو، ابتداء باللیل کا علم ہو رمضان تیس دن کا ہو، قضا متصل نہ ہو۔

ان دو صورتوں میں رمضان کے تمام روزے رکھنے کے علاوہ مزید ۲۵ روزے رکھے گی۔

(۱۱) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہو ابتداء باللیل کا علم ہو رمضان ۲۹ دن کا ہو، قضا متصل ہو۔

اس صورت میں رمضان کے تمام روزے رکھنے کے بعد متصل ۲۰ روزے رکھے گی۔

(۱۲) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہو البتہ ابتداء باللیل کا علم ہو رمضان انتیس دن کا ہو، قضا متصل نہ ہو۔

اس صورت میں رمضان کے روزوں کے علاوہ ۲۴ دن کی قضا واجب ہے۔

(۱۳) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہو، ابتداء بالنہار کا علم ہو، رمضان تیس دن کا ہو، قضا متصل ہو۔

(۱۴) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہو، ابتداء بالنہار کا علم ہو، رمضان تیس دن کا

ہو، قضاء متصل نہ ہو۔

(۱۵) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہو، ابتداء بالنہار کا علم ہو، رمضان ۲۹ دن کا ہو، قضاء متصل ہو۔

(۱۶) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہو، ابتداء بالنہار کا علم ہو، رمضان انتیس دن کا ہو، قضاء متصل نہ ہو۔

(۱۷) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہو، ابتداء بالنہار و باللیل کا علم نہ ہو، رمضان تیس دن کا ہو، قضاء متصل ہو۔

(۱۸) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہو، ابتداء بالنہار و باللیل کا علم نہ ہو، رمضان تیس دن کا ہو، قضاء متصل نہ ہو۔

(۱۹) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہو، ابتداء بالنہار و باللیل کا علم نہ ہو، رمضان ۲۹ دن کا ہو، قضاء متصل ہو۔

(۲۰) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہو، ابتداء بالنہار و باللیل کا علم نہ ہو، رمضان ۲۹ دن کا ہو، قضاء متصل نہ ہو۔

ان آٹھ صورتوں میں رمضان کے علاوہ مزید بائیس روزے رکھنا واجب ہے۔

(۲۱) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہو، ابتداء باللیل کا علم ہو، رمضان کامل ہو، قضاء متصل ہو۔

(۲۲) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہو، ابتداء باللیل کا علم ہو، رمضان کامل ہو، قضاء متصل نہ ہو۔

(۲۳) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہو، ابتداء باللیل کا علم ہو، رمضان ناقص ہو، قضاء متصل ہو۔

(۲۴) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہو، ابتداء باللیل کا علم ہو، رمضان ناقص

ہو، قضاء متصل نہ ہو۔

ان چار صورتوں میں رمضان کے علاوہ بیس روزوں کی قضا واجب ہے۔

حکم نمبر: درج ذیل تفصیل کے مطابق کفارات ادا کرے گی۔

کفارہ قتل و رمضان کے احکام: ضالہ کے احوال مختلفہ کی بناء پر کفارہ قتل

و رمضان اداء کرنے کی چار صورتیں ہیں۔

(۱) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہے، ابتداء باللیل کا بھی علم ہے۔ اس

صورت میں کفارہ نوے روزے پے در پے رکھنے سے ادا ہوگا۔

(۲) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہے، لیکن ابتداء کا علم نہیں۔ اس صورت

میں کفارہ ایک سو چار روزوں سے اداء ہوگا۔

(۳) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہیں، ابتداء باللیل کا علم ہے۔ اس

صورت میں سو روزے رکھنے ضروری ہیں۔

(۴) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہیں، ابتداء باللیل کا بھی علم نہیں۔ اس

صورت میں ایک سو پندرہ روزے رکھنے ضروری ہیں۔

تنبیہ: اس پر ضالہ بننے سے پہلے قصد رمضان کا روزہ توڑنے کی وجہ سے کفارہ

واجب ہوتا ہے، ضالہ بننے کے بعد توڑ گی تو بوجہ شبہ کفارہ واجب نہیں، صرف قضاء

واجب ہے۔

کفارہ یمین کے احکام: ضالہ کے احوال مختلفہ کی بناء پر کفارہ یمین اداء

کرنے کے چار طریقے ہیں (۱) یہ یاد رہے کہ ابتداء حیض رات سے ہے۔ اس

صورت میں اداء کفارہ کے دو طریقے ہیں (۱) پندرہ روزے رکھے (۲) تین

روزے رکھے پھر دس دن کے بعد تین اور رکھے۔

(۲) ابتداء حیض رات سے ہونا یا نہ ہو، اس صورت میں ادا کفارہ کے دو

طریقے ہیں

(۱) سولہ روزے رکھے (۲) تین روزے رکھے پھر نو دن کے بعد ۴ روزے رکھے۔

حکم و ہم: ایام حیض کے سوا دوسرے روزوں کی قضاء درج ذیل طریقے پر ہوگی۔

طریقہ قضاء رمضان: ضالہ کے احوال مختلفہ کی بناء پر قضاء کے تین طریقے ہیں

(۱) رات سے حیض شروع ہونا یا دیر اور قضاء روزے دس ہیں۔

اس صورت میں قضاء کے دو طریقے ہیں: (۱) بے دریغ بیس روزے رکھے

(۲) دس روزے ایک ماہ مثلاً رجب کے پہلے عشرہ میں رکھے اور دس روزے دوسرے ماہ یعنی شعبان کے درمیانی عشرہ میں رکھے۔ مؤخر الذکر طریقہ اس صورت کے ساتھ خاص ہے کہ ہر ماہ ایک بار حیض آنا دہو۔

(۲) رات سے حیض شروع ہونا یا دن نہیں اور قضاء روزے دس ہیں اس صورت

میں قضاء کا طریقہ یہ ہے کہ بے دریغ اکیس روزے رکھے۔

(۳) قضاء روزے دس سے کم ہیں خواہ رات سے ابتداء حیض یا دھویا نہ ہو، البتہ

ہر ماہ ایک بار حیض آنا چاہیے۔

اس صورت میں ایک ماہ کے پہلے عشرہ میں مقدار قضاء رکھے اور پھر دوسرے ماہ

کے دوسرے عشرہ میں بھی اتنے روزے رکھے۔

حکم یازدہم: عدت مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق گزارے گی۔

انقطاع رجعت کا حکم: حق رجوع انتالیس دن پر ختم ہو جاتا ہے یعنی وقت

طلاق سے انتالیس دن تک شوہر رجوع کر سکتا ہے اس کے بعد نہیں کر سکتا۔

انقضاء عدت طلاق: اس میں اختلاف ہے، احوط قول چارلحات کم انیس

ماہ دس دن ہے اور مفتی بہ قول ایک لمحہ کم سات ماہ دس دن ہے۔

انقضاء عدت وقات: چار ماہ دس دن، کا لنساء الاخر۔

﴿ تمرین سبق نمبر (۱۳) ﴾

سوال (۱) ضالہ کی اقسام بیان کریں؟

سوال (۲) ضالہ بالعدو المکان کلیہما کی تعریف مع حکم بیان کریں؟

سوال (۳) ضالہ بالعدو المکان کلیہما کے ایام حیض کے روزوں کے احوال مع وجہ الضبط بیان کریں؟

سوال (۴) ضالہ بالعدو المکان کلیہما کے ایام حیض کے سوا دوسرے روزوں کی قضاء کی تفصیل بیان کریں؟

سوال (۵) ضالہ بالعدو المکان کلیہما کے کفارہ قتل ورمضان ویمین کے احکام بیان کریں؟

سوال (۶) ضالہ بالعدو المکان کلیہما کی عدت کی کتنی صورتیں ہیں؟ تمام صورتیں مع احکام بیان کریں؟

سوال (۷) ہندہ کا استمرار چل رہا ہے اور یہ پہلے سے معتادہ تھی لیکن عدد اور زمان دونوں اعتبار سے عادت بھول گئی اس کے طہر اور حیض کی تعیین کریں؟

سوال (۸) ہندہ کا استمرار چل رہا ہے اور یہ پہلے سے ۵ دن کی معتادہ تھی لیکن اب یہ یاد نہیں کہ دو تاریخ سے شروع ہوتا یا تین سے یا چار سے، اس کے طہر اور حیض کی تعیین کریں؟ اور نماز وغیرہ احکام کی تفصیل بتائیں؟

سوال (۹) ہندہ کا استمرار چل رہا ہے اور یہ پہلے سے معتادہ تھی لیکن عدد اور زمان دونوں اعتبار سے عادت بھول گئی البتہ ظن غالب سے تعیین کر سکتی ہے اس کو ظن غالب پر عمل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ وضاحت سے بتائیں؟

سوال (۱۰) معتادہ ضالہ باضلال عام مستمرہ کو شوہر نے طلاق دی، اسکی عدت کی صورتیں تفصیل سے بیان کیجئے؟

﴿سبق نمبر (۱۴)﴾

﴿ضالۃ العادة فی النفاس کے احکام﴾

- (۱) اگر دم نفاس چالیس دن سے متجاوز نہیں ہوا تو پورا نفاس ہوگا۔
- (۲) اگر دم نفاس چالیس دن سے متجاوز ہوگا تو سوچ کر ظن غالب سے جو عادت مقرر ہو جائے وہ نفاس ہے اور زائدا استحاضہ۔
- (۳) تحرری سے فیصلہ نہ کر سکے تو چالیس دن کی نمازوں کی قضاء کرے گی۔
- (۴) اگر رمضان کی پہلی رات میں بچہ پیدا ہو، رمضان تیس یوم کا ہو اور عادت فی الحیض یاد نہ ہو، البتہ رات سے ابتداء یاد ہو تو پورے رمضان کے روزے بھی رکھے اور متصل دو شوال سے انچاس روزے بھی رکھے۔
- (۵) اگر رمضان کے پہلے دن بچہ پیدا ہو، رمضان تیس یوم کا ہو اور عادت فی الحیض یاد نہ ہو، ابتداء حیض دن سے ہو یا ابتداء یاد نہ ہو تو رمضان کے پورے روزوں کے علاوہ باسٹھ روزے متصل دو شوال سے رکھنا واجب ہے۔
- تنبیہ: صوم کے قواعد مفصلہ مذکورہ فی المنہل سے قضاء منفصل اور مقدار حیض کے اختلاف کی تمام صورتوں کا حکم معلوم ہو سکتا ہے۔ بوقت ابتلاء کسی مفتی سے رجوع کر کے ان کی ہدایات پر عمل کیا جائے۔

﴿تمرین سبق نمبر (۱۴)﴾

- سوال (۱) ضالۃ العادة فی النفاس کی تعریف کریں؟
- سوال (۲) ضالۃ العادة فی النفاس کے احکام بیان کریں؟
- سوال (۳) معقادات النفاس ظن غالب سے تعیین کر سکتی ہے، کیا اس کیلئے ظن غالب پر عمل جائز ہے؟

﴿سبق نمبر (۱۵)﴾

﴿ضالہ بالمكان فقط فی جمیع الشہر کا بیان﴾

تعریف: عددیاد ہے مکان یا دن نہیں مہینہ کی ہر تاریخ میں تردد ہے کہ طہر ہے یا حیض۔

احکام: اس کے اور ضالہ باضلال عام کے احکام میں معمولی فرق کے سوا اتحاد ہے، فرق یہ ہے کہ یہاں عدد متعین ہے، لہذا ایام حیض دس اور تین کے درمیان بھی ہو سکتے ہیں، بخلاف قسم اول کے کہ اس میں احتیاط کے پیش نظر دس اور تین میں سے کوئی ایک عدد متعین ہے۔

احکام متباینہ کی چند مثالیں : (۱) اگر عدد نو ہے اور ابتداء باللیل یاد ہے تو

پورے رمضان کے روزے رکھنے کے بعد اٹھارہ روزوں کی قضاء کرے گی۔ اور اگر ابتداء نہار سے یاد ہو تو بیس روزوں کی قضاء واجب ہے۔ اسی طرح عدد کی کمی سے بھی روزوں کی قضاء میں بھی کمی آئے گی ایک دن کی کمی سے دو روزے کم ہوں گے۔ لیکن یہ حکم اس وقت ہے جب ہر ماہ ایک بار حیض آنا یاد ہو۔

(۲) اگر حیض کا عددیاد ہے مگر طہر کا عدد یا دن نہیں ہے تو احتیاط پر عمل کرتے ہوئے

پندرہ دن، یا دو ماہ یا کچھ کم یا چھ ماہ طہر سمجھا جائے گا۔

(۳) اگر عدد طہر یا دن نہیں اور عدد حیض مثلاً چھ دن ہے تو انقطاع رجعت میں

پندرہ دن طہر کے ساتھ چھ دن جمع کر کے حساب کیا جائے گا اور انقضاء عدت میں دو ماہ یا کچھ کم چھ ماہ علی اختلاف القولین اور چھ دن جمع کر کے حساب کیا جائے گا۔

حساب کا طریقہ برائے انقضاء عدت: انقضاء عدت کے لئے ایام

حیض کا ایک لمحہ گزرنے کے بعد طلاق متصور ہوگی۔ لہذا اس حیض کے بعد تین حیض

اور تین طہر گزرنا ضروری ہیں۔ پہلا حیض محسوب نہیں ہوگا۔

بقول دو ماہ طہر کل مدت عدت: چھ دن حیض + دو ماہ طہر + چھ دن حیض +

دو ماہ طہر + چھ دن حیض + دو ماہ طہر + چھ دن حیض = ایک لمحہ کم چھ ماہ چوبیس دن۔

بقول لمحہ کم چھ ماہ طہر کل مدت عدت: چھ دن حیض + چھ ماہ طہر + چھ دن حیض +

چھ ماہ طہر + چھ دن حیض + چھ ماہ طہر + چھ دن حیض = چار لمحات کم اٹھارہ ماہ چوبیس دن۔

حساب کا طریقہ برائے انقطاع رجعت: انقطاع رجعت کے لئے

طہر کے آخری لمحہ میں طلاق متصور ہوگی اور صرف تین حیض اور دو طہر یعنی تیس دن کا

حساب کیا جائیگا

انقطاع رجعت کی کل مدت چھ دن حیض + پندرہ دن طہر + چھ دن حیض +

پندرہ دن طہر + چھ دن حیض = ایک ماہ اٹھارہ دن۔

﴿ تمرین سبق نمبر (۱۵) ﴾

سوال (۱) ضالہ بالمرکان فقط فی جمیع الشہر کی تعریف مع حکم بیان کریں؟

سوال (۲) ضالہ بالمرکان فقط فی جمیع الشہر کے انقضاء عدت کے حساب کا طریقہ مع

کل مدت عدت بیان کریں؟

سوال (۳) ضالہ بالمرکان فقط فی جمیع الشہر کے انقطاع رجعت کے حساب کا طریقہ

مع کل مدت بیان کریں؟

سوال (۴) ۵ دن کی معتادہ مکان حیض بھول گئی اس کی نماز کا حکم بتائیں؟

سوال (۵) ۸ دن کی معتادہ مکان حیض بھول گئی اس کی عدت کا حساب کیا ہے؟ کتنے

مہینوں اور دنوں میں اس کی عدت ختم ہوگی؟

سوال (۶) ۳ دن کی معتادہ جو مکان حیض بھول گئی تھی شوہر نے ۲۵ رجب کو طلاق دی

اب شوہر رجوع کرنا چاہتا ہے، پوچھنا یہ ہے کہ اس کی رجوع کی مدت کب

تک ہوگی؟ اور بختم ہوگی؟ اس کو کب تک رجوع کا حق حاصل ہوگا؟

﴿سبق نمبر (۱۶)﴾

﴿ضالہ بالمكان فقط في بعض الشہر کا بیان﴾

تعریف: جس کو عدد یاد ہو اور یہ بھی یاد ہو کہ حیض مہینہ کے پہلے یا دوسرے یا تیسرے عشرہ میں آتا تھا، مگر یہ یاد نہ ہو کہ کس تاریخ سے شروع ہوتا تھا۔

اقسام: اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) مکان اضلال عدد سے دو چند یا اس سے زیادہ ہو، جیسے عدد تین دن ہے اور مکان اضلال چھ دن یا دس دن ہے اس کو کسی ایک دن کے بارے میں بھی حیض سے ہونے کا یقین نہیں ہے

(۲) مکان اضلال عدد کے دو گناہ سے کم ہو جیسے عدد چھ ہے اور مکان اضلال دس یوم ہے اس کو بعض ایام کی حیض سے ہونے کا یقین ہوتا ہے۔

حکم قسم اول: یہ عورت مکان اضلال کی ابتداء سے عدد کے مطابق ایام میں ہر نماز وضوء سے پڑھے گی اور اس کے بعد مکان اضلال کے آخر تک ہر نماز غسل کے ساتھ پڑھے گی پچھلی نماز کا ساتھ اعادہ بھی کرے گی۔

مثال: عدد حیض تین دن ہے اور مکان اضلال مہینہ کا آخری عشرہ ہے تو اکیس تاریخ سے تیس تاریخ تک ہر نماز کے لئے صرف وضوء کرے گی اور چوبیس سے آخری تاریخ تک ہر نماز کے لئے غسل کرے گی۔ البتہ ایک صورت اس سے مستثنیٰ ہے وہ یہ ہے کہ اگر وقت انقطاع یاد ہے مثلاً عصر کے وقت انقطاع ہوتا تھا، تاریخ یاد نہیں ہے تو چوبیس تاریخ سے آخر تک روزانہ عصر کی نماز غسل سے پڑھے گی اور مغرب، عشاء، فجر اور ظہر صرف وضوء سے پڑھے گی۔

حکم قسم دوم: جس دن کے بارے میں حیض سے ہونے کا یقین ہے اس میں نماز چھوڑنا واجب ہے اور اس دن سے پہلے دنوں میں صرف وضوء سے نماز پڑھے گی اور اس دن کے بعد والے دنوں میں ہر نماز غسل سے پڑھے گی۔

مثال: عدد چھ ہے اور مکان اضلال مہینہ کا آخری عشرہ ہے، اس مثال میں پچیس چھبیس تاریخ کا حیض سے ہونا یقینی ہے اس لئے ان دو تاریخوں میں نماز اور دیگر ممنوعات حیض سے اجتناب ضروری ہے۔ اکیس تاریخ سے چوبیس تاریخ تک صرف وضوء سے نماز پڑھے گی اور ستائیس تاریخ سے آخر ماہ تک ہر نماز غسل سے پڑھے گی۔

﴿ تمرین سبق نمبر (۱۶) ﴾

- سوال (۱) ضالہ بالکان فقط فی بعض الشہر کی تعریف کریں؟
- سوال (۲) ضالہ بالکان فقط فی بعض الشہر کی اقسام مع حکم بیان کریں؟
- سوال (۳) ہر قسم کی کم از کم تین مثالیں بیان کریں؟
- سوال (۴) ضالہ کو دو باتیں یاد ہیں (۱) عدد حیض چھ دن ہے (۲) مکان اضلال پندرہ دن ہے اس کا حکم بتائیں؟
- سوال (۵) ضالہ کو دو باتیں یاد ہیں (۱) عدد حیض سات دن ہے (۲) مکان اضلال بارہ دن ہے اس کا حکم بتائیں؟
- سوال (۶) ضالہ کو تین باتیں یاد ہیں (۱) عدد حیض تین دن ہے (۲) مقام اضلال چھ دن (۳) انقطاع حیض رات دس بجے ہوتا، نماز، روزہ، و طء کے احکام بتائیں؟
- سوال (۷) دن کی معتادہ کو صرف ایک بات یاد ہے کہ ہر مہینے کی چھ تاریخ کو حیض ہوتا اس کا حکم بتائیں؟
- سوال (۸) دن کی معتادہ کو صرف یہ یاد ہے کہ مہینے کی دس اور گیارہ تاریخ کو حیض ہوتا اور کچھ یا نہیں اس کا حکم بتائیں؟

﴿سبق نمبر (۱۷)﴾

﴿ضالہ بالعد فقط کا بیان﴾

تعریف: جس کو مکان حیض ابتداء یا انتہاء کے اعتبار سے معلوم ہو لیکن عدد معلوم نہ ہو۔

اقسام: اس کی دو قسمیں ہیں (۱) انتہاء حیض معلوم ہو (۲) ابتداء حیض

معلوم ہو۔

حکم قسم اول: انتہاء سے قبل دس یوم کے سوا مہینہ کے بقیہ بیس یوم یقیناً طہارت کے ہوں گے، لہذا نماز وغیرہ طاہرات کے سب احکام اس پر جاری ہوں گے۔ اور بیس کے بعد سات دن تک ہر نماز صرف وضوء سے پڑھے گی اور آخری تین دن یقیناً حیض کے ہونے کی وجہ سے حیض کے تمام احکام جاری ہوں گے، نماز پڑھنا جائز نہ ہوگا۔

مثال: یہ یاد ہے کہ تیس تاریخ کو حیض ختم ہو جاتا تھا، عدد یاد نہیں تو پہلا، دوسرا عشرہ یعنی بیس تاریخ تک بیس ایام یقیناً طہارت کے ہیں اور اکیس تا ستائیس دخول فی الحيض میں تردد کی وجہ سے صرف وضوء سے نماز پڑھے گی اور اٹھائیس تا تیس تین دن یقیناً حیض کے ہیں لہذا نماز پڑھنا جائز نہ ہوگا۔

حکم قسم دوم: ابتداء سے تین دن تک یقیناً حیض ہوگا لہذا حیض کے تمام احکام جاری ہوں گے اس کے بعد خروج من الحيض میں تردد کی وجہ سے ہر نماز کے لئے غسل کرنا ضروری ہوگا۔

مثال: یہ یاد ہے کہ اکیس تاریخ سے حیض شروع ہو جاتا تھا۔ عدد یاد نہیں ہے تو اکیس تا تیس تین دن یقیناً حیض ہوگا اور چوبیس تا تیس ہر نماز کے لئے غسل کرنا ضروری ہوگا اور یکم تا بیس یقیناً طہارت کے دن ہوں گے۔

﴿ تمرین سبق نمبر (۱۷) ﴾

- سوال (۱) ضالہ بالعد فقط کی تعریف کریں؟
- سوال (۲) ضالہ بالعد فقط کی اقسام مع حکم بیان کریں؟
- سوال (۳) ہر قسم کی کم از کم تین مثالیں بیان کریں؟
- سوال (۴) ضالہ کو دو باتیں یاد ہیں (۱) عدد حیض سات دن ہے (۲) انتہاء حیض پچیس تاریخ ہے حکم بتائیں؟
- سوال (۵) ضالہ کو دو باتیں یاد ہیں (۱) عدد حیض پانچ دن ہے (۲) ابتداء حیض تین تاریخ سے ہے، حکم بتائیں؟
- سوال (۶) معتادہ اپنی عادت بھول گئی صرف اتنا یاد ہے کہ مہینہ کے پہلے عشرہ میں حیض آتا تھا اس کا حکم بتائیں؟
- سوال (۷) معتادہ اپنی عادت بھول گئی صرف اتنا یاد ہے کہ مہینہ کی دس تاریخ کو ختم ہوتا اس کا حکم بتائیں؟
- سوال (۸) معتادہ اپنی عادت بھول گئی صرف اتنا یاد ہے کہ مہینہ کی دس تاریخ کو حیض شروع ہوتا تھا اس کا حکم بتائیں؟
- سوال (۹) معتادہ اپنی عادت بھول گئی صرف اتنا یاد ہے کہ مہینہ کے پہلے ۱۵ دنوں میں حیض آتا تھا اس کا حکم بتائیں؟
- سوال (۱۰) معتادہ اپنی عادت بھول گئی صرف اتنا یاد ہے کہ مہینہ کے آخری ۱۰ دنوں میں حیض آتا تھا اس کا حکم بتائیں؟
- سوال (۹) معتادہ اپنی عادت بھول گئی صرف اتنا یاد ہے کہ مہینہ کی ۲۰ تاریخ کو حیض ختم ہوتا تھا اس کا حکم بتائیں؟

﴿ سبق نمبر (۱۸) ﴾

﴿ احکام دم حیض ونفاس واستحاضہ ﴾

احکام حیض ونفاس: مندرجہ ذیل احکام میں حیض اور نفاس مشترک ہیں۔

- (۱) حرمة الصلاة، یعنی نماز پڑھنا ممنوع ہے خواہ فرض ہو یا واجب یا سنت یا نفل۔
- (۲) حرمة السجدة یعنی ہر قسم کا سجدہ کرنا خواہ واجب ہو جیسے سجدہ تلاوت یا واجب نہ ہو جیسے سجدہ شکر۔

- (۳) عدم وجوب الصلاة اداءً و قضاءً یعنی حالت حیض ونفاس میں فرض اور واجب نماز کا ادا کرنا واجب نہیں اور نہ بعد میں اس کی قضاء واجب ہے۔
- (۴) عدم وجوب سجدة التلاوة، یعنی اگر آیت سجدہ خود پڑھے یا دوسرے سے سنے تو سجدہ واجب نہ ہوگا۔

تنبیہ نمبر ۱: نماز تو واجب نہیں، لیکن مستحب یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت وضوء کر کے نماز کی جگہ میں نماز پڑھنے کی مقدار بیٹھ کر تسبیح و تہمید کرے، تاکہ عبادت کی عادت باقی رہے۔

تنبیہ نمبر ۲: عدم وجوب الصلاة میں آخری وقت کا اعتبار ہے، اور آخری وقت سے مراد صرف لفظ ”اللہ“ کہنے کی مقدار ہے۔ اگر اس میں حیض یا نفاس شروع ہوا تو وجوب ساقط ہو جائے گا۔

تنبیہ نمبر ۳: اکثر مدت پر دم منقطع ہوا تو نماز کی قضاء واجب ہو جائے گی، اکثر مدت گزرنے سے قبل رک گیا، تو قضاء واجب تب ہوگی جب کہ انقطاع کے بعد غسل اور تحریر یعنی لفظ ”اللہ“ کہنے کی مقدار وقت باقی ہو۔

(۵) حرمة الصوم اداء، یعنی ہر قسم کا روزہ رکھنا حرام اور ممنوع ہے خواہ فرض ہو یا نفل، البتہ فرض روزوں کی قضاء ضروری ہے۔

تنبیہ: اگر دن میں ایک لمحہ کے لئے بھی حیض یا نفاس کا خون نظر آیا اگرچہ مغرب سے ایک لمحہ پہلے ہو تو یہ روزہ ٹوٹ گیا، اس کی قضاء واجب ہے خواہ یہ روزہ فرض ہو یا نفل۔

(۶) ایام حیض یا نفاس میں صوم یا صلاۃ کی نذر مانی یعنی یوں کہا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے میرے حیض یا نفاس کے دن میرے ذمہ روزہ یا نماز ہے، تو یہ نذر صحیح نہیں اور اس پر کچھ واجب نہیں۔ اگر کسی مخصوص دن میں صوم یا صلاۃ کی نذر مانی، پھر اسی دن حیض یا نفاس شروع ہوا، تو یہ نذر درست ہے، اور اس روزے اور نماز کی قضاء واجب ہے۔

(۷) حرمة القراءۃ، یعنی قرآن کریم کی قراءۃ کرنا ممنوع اور حرام ہے، البتہ دعاء اور ثناء کے ارادے سے قرآن کریم کی کوئی آیت پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ اس میں دعاء کا مضمون ہو

مسألة المعلمة: معلمہ کے لئے پوری آیت یا نصف آیت جو دو کلموں پر مشتمل ہو، کی تعلیم جائز نہیں، یعنی ایک سانس میں دو کلمے اداء کرنا جائز نہیں۔ (ایک روایت جواز کی بھی ہے) البتہ ایک ایک کلمہ کر کے تعلیم دینا جائز ہے۔

(۸) کراهة قراءۃ التوراة و الانجیل و الزبور، ان سب کتابوں کی تلاوت مکروہ ہے البتہ تحریف شدہ کی قراءۃ مکروہ نہیں ہے۔

(۹) قرآن کریم کی حرفا حرفا تجہجی کرنا بلا کراہت جائز ہے۔ دعاء قنوت اور دوسرے تمام اذکار و ادعیہ پڑھنا بھی بلا کراہت جائز ہے۔

(۱۰) قرآن کریم کو دیکھنا جائز ہے۔

(۱۱) قرآن کریم کا چھونا ممنوع اور حرام ہے۔ البتہ قرآن کریم کے سوا دوسری اشیاء جیسے کتب تفسیر وحدیث وفقہ اور متفرق اوراق، الواح، دراہم وغیرہ میں جہاں آیت لکھی ہوئی ہے وہاں ہاتھ لگانا جائز نہیں، دوسرے حصہ کو چھونا جائز ہے۔

تنبیہ نمبر ۱: ہاتھ دھونے اور کلی کرنے سے قرآن کریم کا چھونا اور پڑھنا جائز نہیں ہوتا۔

تنبیہ نمبر ۲: وہ غلاف جو قرآن کریم سے جدا ہے اس کے ذریعہ یا دوسرے

کپڑے کے ذریعہ قرآن کریم اٹھانا اور ہاتھ لگانا جائز ہے۔ البتہ کپڑا پہنا ہوا ہے جیسے دوپٹہ، قمیص وغیرہ اس کے ذریعہ ہاتھ لگانا اور قرآن کریم پکڑنا جائز نہیں ہے۔

تنبیہ نمبر ۳: وہ چیزیں جن میں اذکار، ادعیہ لکھی ہوئی ہیں، ان کا چھونا جائز ہے البتہ بہتر اور مستحب ان میں اور کتب تفسیر وحدیث وفقہ میں یہ ہے کہ بلا وضو نہ چھوئے۔

(۱۲) قرآن کریم کا لکھنا حرام اور ممنوع ہے البتہ کاغذ پر ہاتھ لگائے بغیر صرف قلم لگا کر لکھ رہی ہو تو جائز ہے۔

(۱۳) حرمة الدخول فی المسجد، یعنی اس کے لئے مسجد میں داخل ہونا ممنوع اور حرام ہے، خواہ گزرنے کے ارادے سے ہو یا ٹھہرنے کے ارادے سے۔ البتہ ضرورت سے جائز ہے۔ جیسے کسی درندے یا چور یا سردی یا پیاس کے خوف سے، لیکن اولیٰ اور بہتر اس صورت میں یہ ہے کہ تیمم کر کے داخل ہو۔

تنبیہ نمبر ۴: عید گاہ اور قبرستان میں داخل ہونا جائز ہے۔

(۱۴) حرمة الطواف، اس کے لئے طواف کرنا حرام اور ممنوع ہے، البتہ اگر کیا تو صحیح ہو جائے گا لیکن گہنگار ہوگی اور بدنہ واجب ہوگا۔

(۱۵) حرمة الجماع و الاستمتاع ما تحت الازار، اس کے ساتھ صحبت کرنا، اور بلا حائل ناف اور گھٹنوں کے درمیان حصہ سے استمتاع اور نفع حاصل

کرنا یعنی ہاتھ یا جسم کا کوئی اور حصہ لگانا اگرچہ بلا شہوت ہو حرام اور ممنوع ہے، اسی طرح اس حصہ کو دیکھنا بھی جائز نہیں۔ البتہ اس حصہ کو حائل کے ساتھ اور دوسرے حصہ کو بلا حائل بھی چھونا جائز ہے، اسی طرح ایک بچھونے پر اس کے ساتھ بوس و کنار اور لیٹنا بھی جائز ہے۔

تنبیہ نمبر ۱: جب عورت نے حیض کی خبر دے دی، تو اب شوہر کے لئے جماع اور استمتاع ماتحت الازار وغیرہ امور حرام ہو گئے بشرطیکہ شوہر کو اس کے قول کے صدق کا ظن غالب ہو جائے یا عورت عقیقہ اور پاک دامن ہو۔ اگر فاسقہ ہے اور ایام حیض نہ ہونے کی بناء پر شوہر کو صدق کا ظن غالب بھی نہیں تو بالافتاق اس کا قول مقبول نہ ہوگا۔

تنبیہ نمبر ۲: میاں بیوی دونوں اگر خوشی و رضا سے جماع کریں تو دونوں گنہگار ہوں گے، اگر ایک راضی تھا اور دوسرا مکرمہ (یعنی اس کام پر دھمکی دے کر مجبور کیا گیا تھا) تو صرف خوشی سے عمل کرنے والا گنہگار ہوگا، بلکہ اس حالت میں جماع کو حلال سمجھنے والے کو بعض نے کافر کہا ہے جیسا کہ جمہور علماء نے طعن فی الدبر کے حلال سمجھنے والے کی تکفیر کی ہے لیکن خلاصہ، دُز اور بحر وغیرہ میں لکھا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ دونوں مسئلوں میں تکفیر نہ کی جائے گی۔ البتہ احتیاطاً ان پر واجب ہے کہ تجدید ایمان و نکاح دونوں کریں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۶) حرمة الاعتکاف، اس کے لئے اعتکاف کرنا حرام اور ممنوع ہے، اگر اس حالت میں اعتکاف کیا تو صحیح نہ ہوگا اسی طرح طہارت کی حالت میں اعتکاف شروع کیا درمیان میں دم حیض یا نفاس شروع ہوا تو فاسد ہو جائیگا اور صرف اسی ایک دن کی قضاء واجب ہوگی۔

(۱۷) اس حالت میں طلاق دینا مکروہ تحریمی بحکم حرام ہے۔ تاہم طلاق

پڑ گئی۔

(۱۸) حیض و نفاس دونوں کے اختتام پر غسل واجب ہے۔

﴿ تمرین سبق نمبر (۱۸) ﴾

سوال (۱) (۱) مسئلہ المعلمۃ بیان کریں؟ (ب) وہ احکام بتائیں جو حیض و نفاس

میں مشترک ہیں؟

سوال (۲) (۲) حالت حیض و نفاس میں جماع اور استمتاع ماتحت الازار کا حکم بیان

کریں؟

سوال (۳) (۳) حیض و نفاس کے اختتام پر غسل کرنا سنت ہے یا واجب؟

﴿ سبق نمبر (۱۹) ﴾

﴿ احکام حیض فقط ﴾

ذیل میں وہ احکام ہیں جو حیض کے ساتھ مختص ہیں:

(۱) تعلق انقضاء العدة، عدت گزرنے کا تعلق حیض سے ہے، نفاس سے نہیں کیونکہ حاملہ کی عدت وضع حمل سے ختم ہو جاتی ہے اگرچہ دم نفاس ایک قطرہ بھی نہ آئے۔ اسی وجہ سے اگر وضع حمل سے طلاق معلق تھی تو بچہ پیدا ہوتے ہی طلاق پڑ جائے گی اور اس کی عدت تب ختم ہوگی، جب نفاس کے بعد تین حیض گزر جائیں۔

(۲) تعلق استبراء، استبراء رحم کا تعلق بھی حیض سے ہے یعنی جب کسی نے کوئی باندی خریدی، تو ایک حیض گزرنے تک اس کے ساتھ وطء جائز نہیں، ایک حیض گزرنے سے پتہ چل گیا کہ رحم دوسرے کے پانی کے ساتھ مشغول نہیں لہذا اب وطء جائز ہے۔ استبراء کا تعلق نفاس سے نہیں، اسی وجہ سے اگر کسی نے حاملہ باندی خریدی، اور قبضہ سے قبل اس کا بچہ پیدا ہوا، پھر قبضہ کیا، تو نفاس کے بعد ایک حیض کا گزرنا حالت وطء کے لئے ضروری ہے۔

(۳) تعلق بلوغھا، حیض آنے پر بالغ ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ نفاس میں یہ حکم متصور نہیں، کیونکہ نفاس سے قبل حمل کی وجہ سے حکم بلوغ لگ چکا ہے۔

(۴) تعلق الفصل بین طلاقى السنة و البدعة، طلاق سنی اور بدعی میں فرق کا تعلق حیض سے ہے نفاس سے نہیں۔ کیونکہ جب ایک سے زائد کوئی سنی طلاق دینا چاہیے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہر دو طلاقیں میں ایک حیض کا فصل ہو، نفاس کا فصل ممکن نہیں اس لئے کہ نفاس سے قبل وضع حمل سے عدت ختم ہو گئی محل

طلاق نہ رہی۔

تنبیہ نمبر: جس طرح حالت حیض میں طلاق بدعی ہے اسی طرح حالت نفاس کی طلاق بھی بدعی ہوتی ہے۔ تاہم طلاق پڑ جاتی ہے۔

(۵) عدم قطع التتابع فی صوم الکفارة، یعنی کفارے کے جو روزے پے در پے رکھنے واجب ہیں اگر درمیان میں حیض آجائے تو اس سے تابع اور پے در پے ہونے میں کوئی فرق نہیں آتا، جبکہ نفاس محل تابع ہے۔

﴿ تمرین سبق نمبر (۱۹) ﴾

سوال (۱) وہ احکام بتائیں جو فقط حیض کے ساتھ خاص ہیں؟
سوال (۲) کفارے کے وہ روزے جو پے در پے رکھنا واجب ہیں اگر درمیان میں حیض آجائے تو محل تابع ہے یا نہیں؟
سوال (۳) حیض کی حالت میں دی ہوئی طلاق پڑ جاتی ہے یا نہیں؟ نیز اس طلاق کو بدعی کہا جاتا ہے یا سنی؟

سوال (۴) استبراء کا تعلق حیض سے ہے یا نفاس سے؟
سوال (۵) بلوغ کا تعلق نفاس سے کیوں نہیں؟

سوال (۶) ایک عورت کفارہ رمضان کے دو مہینے روزے رکھ رہی تھی آخری روزہ میں عصر کے بعد حیض شروع ہوا، اب اس پر دوبارہ دو مہینے روزے رکھنے ضروری ہیں یا جس روزے میں حیض آیا ہے اختتام حیض کے بعد صرف اسی دن کی قضاء کرے؟

سوال (۷) ایک شخص نے باندی خریدی قبضہ سے پہلے اس کا بچہ پیدا ہوا پھر قبضہ کیا، پوچھنا یہ ہے کہ نفاس کے ختم ہوتے ہی اس شخص کے لئے اسے وطء جائز ہے یا نہیں؟
سوال (۸) ایک شخص نے اپنی حاملہ بیوی کو طلاق دی، اب پوچھنا یہ ہے کہ اس کی عدت نفاس سے ختم ہوگی یا نفاس کے بعد تین حیضوں سے ختم ہوگی؟

﴿ سبق نمبر (۲۰) ﴾

﴿ احکام استحاضہ ﴾

استحاضہ نکیس کی طرح حدث اصغر ہے اور حدث اصغر کے احکام یہ ہیں:

(۱) حرمة الصلوة والسجدة: اس حالت میں ہر قسم کی نماز پڑھنا اور ہر قسم کا سجدہ کرنا حرام اور ممنوع ہے۔

(۲) حرمة مس القرآن، قرآن کریم کا چھونا ممنوع اور حرام ہے۔ اس میں بعینہ وہی تفصیل ہے جو حیض ونفاس میں گزر چکی۔

(۳) کراهة الطواف، حدث اصغر میں طواف کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

(۴) زبانی قرآن کریم پڑھنا اور مسجد میں داخل ہونا جائز ہے۔

حدث اصغر کی قسمیں: اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) نماز کے پورے وقت کو گھیرے (۲) پورا وقت نہ گھیرے۔

قسم اول کا حکم: حکم سے قبل اس کا اصطلاحی نام اور مطلب سمجھنا ضروری

ہے ”پورے وقت کو گھیرنے“ کا مطلب یہ ہے کہ پورے وقت میں سے اتنی مقدار جس میں وضوء اور نماز پڑھ سکے حدث سے خالی نہ ہو۔ اصطلاح میں اس حدث کو عذر

اور صاحب حدث کو معذور اور صاحب عذر کہتے ہیں

حکم معذور میں دخول کی پہچان کا آسان طریقہ:

صاحب عذر ایک دفعہ ایسی نماز کا وقت منتخب کرے جو کم از کم ہو، مغرب کا وقت سب اوقات سے کم ہوتا ہے، مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب قدس سرہ کے مرتبہ نقشہ میں غروب شفق احمر کا وقت دیا گیا ہے اس کو وقت مغرب کی انتہاء کہا

جاسکتا ہے پس بوقت مغرب اس کی کوشش کر لے کہ پورے وقت میں ایسا موقع مل جائے جس میں وضو اور فرض نماز کی سنتیں چھوڑ کر فرض ادا کر سکے اگر اتنا وقت نہیں ملتا تو معذورین کی فہرست میں داخل ہو گیا، اگر ملتا ہے تو پھر کسی اور وقت کا تجربہ کریں عشاء کا وقت وسیع ہونے کی وجہ سے اس کے تجربہ میں اگرچہ مشقت زیادہ ہوگی مگر اس لحاظ سے اس میں فائدہ ہے کہ عشاء کی نماز سب نمازوں سے زیادہ طویل ہے اس لئے کہ اس میں وتر بھی شامل ہیں، پورے وقت میں چار فرض اور تین وتر، سات رکعات پڑھنے تک اگر وضو نہ ٹھہرا تو بھی معذورین کی فہرست میں داخل ہو جائے گا۔

حکم معذور: معذور جب عذر کی وجہ سے ایک مرتبہ وضو کر لیتا ہے تو اسی عذر کے بار بار آنے سے اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ البتہ اگر دوسرا حدث ظاہر ہو جائے یا فرض نماز کا وقت گزر جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ مثلاً کسی کو قطرے آنے کا عذر ہے ظہر کے وقت میں وضو کیا اب اسی عذر کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹے گا، البتہ جب ظہر کا وقت گزر گیا یا ظہر کے وقت میں نکسیر آئی تو وضو باقی نہ رہے گا۔

اہم مسائل معذور: (۱) معذور نے عید یا اشراق کی نماز کے لئے وضو کیا تو اس سے ظہر کی نماز پڑھنا درست ہے۔

(۲) ایک وضو سے ایک وقت میں فرائض، سنن اور نوافل وغیرہ ہر قسم کی نماز پڑھ سکتا ہے جبکہ درج ذیل تین شرائط پائی جائیں۔

۱..... وضو اس حدث سے کیا ہو جس سے معذور ہے۔

۲..... اس حدث کے علاوہ کوئی دوسرا حدث لاحق نہ ہوا ہو۔

۳..... اسی وقت میں وضو کیا ہو۔

(۳) معذور موزوں پر ایک وقت میں مسح کر سکتا ہے، دوسرے وقت میں جائز نہیں، جیسے ظہر کے وقت وضو کر کے موزے پہن لئے، تو ظہر کے پورے وقت میں

اگر دوبارہ وضو کرنا پڑا تو مسح صحیح ہے عصر کے وقت میں صحیح نہیں ہے لیکن یہ حکم اس وقت ہے جب کہ وضو یا موزے پہننے کے وقت عذر منقطع نہ ہو جیسے مستحاضہ کا خون کہ اس وقت بھی جاری تھا۔ اگر وضو اور موزے پہننے کے وقت عذر منقطع تھا تو پھر پوری مدت مسح کرنا صحیح ہوگا، یعنی مقیم ایک دن ایک رات اور مسافر تین دن تین رات مسح کر سکتا ہے۔

(۴) معذورین میں داخل ہونے کے بعد اگر نماز کے پورے وقت میں ایک مرتبہ بھی عذر پیش آئے تو معذور کا حکم باقی رہے گا۔ پورے وقت میں مسلسل عذر لاحق رہنا ضروری نہیں اور جب کسی نماز کا پورا وقت اسی عذر سے خالی گزرا تو معذور کا حکم ختم ہو جائے گا اور اول انقطاع سے عذر کو ساقط سمجھا جائے گا۔ لہذا اگر مستحاضہ کا خون ظہر کے وقت وضو یا نماز کے درمیان رک گیا اور ظہر کے آخری وقت تک رک رہا، اس کے بعد عصر کا پورا وقت رک رہا تو اس پر ظہر کی نماز کا اعادہ واجب ہے، اگر عصر کے وقت میں دوبارہ خون آنا شروع ہوا تو اعادہ ضروری نہیں ہوگا۔

(۵) ظہر کے وقت پھوڑے پھنسی سے خون اور پیپ رنا شروع ہوا یا استحاضہ کا دم شروع ہوا تو ظہر کے آخر وقت تک انقطاع کا انتظار کرے اگر منقطع نہ ہوا تو وضو کر کے اسی حدیث کے ساتھ نماز ادا کرے ظہر کے بعد عصر کے پورے وقت میں بھی اگر منقطع نہ ہوا تو یہ عذر ہے اور ظہر کی نماز ہوگئی، اعادہ ضروری نہیں۔ اگر عصر میں منقطع ہوا تو عذر نہیں، لہذا ظہر کی نماز کا اعادہ ضروری ہے۔

حاصل یہ کہ جس طرح سقوط عذر اول انقطاع سے معتبر سمجھا جاتا ہے اسی طرح ثبوت عذر بھی اول استمرار سے معتبر ہے۔

(۶) مستحاضہ نے وضو کر لیا اس کے بعد مثلاً پندوہ، بیس منٹ، آدھ گھنٹہ تک خون رک گیا، اور اس دوران بول سے اس کا وضو ٹوٹ گیا پھر دوبارہ وضو کر لیا اس کے بعد استحاضہ کا خون آیا تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا، کیونکہ یہاں دوبارہ وضو اس عذر

سے نہیں جس سے یہ معذور بن گئی ہے بلکہ دوسرے حدث سے ہے۔

(۷) خون منقطع ہونے کے زمانہ میں بول سے وضو ٹوٹا پھر دوبارہ کر لیا، اور وقت نکل گیا لیکن ابھی تک دم دوبارہ شروع نہیں ہوا تو اس صورت میں خروج وقت سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا، البتہ جب خون شروع ہو جائے یا دوسرا حدث لاحق ہو جائے تو ٹوٹ جائیگا۔

(۸) اول وقت ظہر میں خون جاری تھا پھر رک گیا، حالت انقطاع میں استحاضہ کی وجہ سے وضو بنایا اس کے بعد ظہر کا وقت گزر گیا اور خون دوبارہ شروع نہیں ہوا تو بھی ظہر کا وقت گزرنے سے وضو نہ ٹوٹے گا۔

(۹) ایک نتھنے سے نکسیر کا عذر تھا، اس عذر سے وضو کر لیا، پھر دوسرے نتھنے سے نکسیر پھوٹی تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (گویا ہر ایک نتھنا مستقل اندام ہے)۔

(۱۰) دونوں نتھنوں سے نکسیر کا عذر تھا اس عذر کی وجہ سے وضو کیا پھر ایک نتھنے کی نکسیر بند ہو گئی تو وضو باقی رہے گا جب تک دوسرے نتھنے کی نکسیر باقی ہے۔

(۱۱) جسم پر کئی پھوڑے، پھنسیاں ہیں وضو کرتے وقت ان میں سے بعض سے پیپ اور خون بہہ رہا تھا اور بعض سے نہیں، وضو کے بعد دوسرے بعض سے بھی بہنا شروع ہو گیا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ اگر وضو کرتے وقت سب سے بہہ رہا تھا تو جب تک وقت نہ گزرے وضو اس عذر سے نہ ٹوٹے گا۔

(۱۲) معذور نے وضو کر کے نماز شروع کر دی نماز کے درمیان وقت گزر گیا تو وضو کر کے نماز دوبارہ نئے سرے سے پڑھنا ضروری ہے پڑھی ہوئی رکعتوں پر وضو کر کے بناء درست نہیں ہے۔

(۱۳) معذور نے بلا حاجت وضو کر لیا اس کے بعد وہ عذر جو وضو سے پہلے منقطع ہوا تھا جاری ہوا تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا۔

مثلاً : حالتِ انقطاعِ عذر میں وضو کیا، پھر وقت گزر گیا اور اس کا وضو باقی تھا، دوسرا وقت آنے کے بعد دوبارہ وضو کیا، اس کے بعد وہ عذر شروع ہوا تو اس وقت کا کیا ہوا وضو ٹوٹ جائے گا، اس لئے کہ یہ بلا حاجت ہے کیونکہ وضو اول باقی تھا لہذا اس دوسرے وضو کا اعتبار نہ ہوگا۔

(۱۴) دوسرے وقت کی نماز کے لئے اس سے پہلی نماز کے وقت میں وضو کیا تو اس سے دوسرے وقت کی نماز پڑھنا درست نہیں۔

مثلاً : ظہر کے وقت میں عصر کی نماز کے لئے وضو کیا تو اس سے عصر کی نماز پڑھنا جائز نہیں۔ البتہ اگر زوال کے وقت ظہر کی نماز کے لئے وضو کیا تو اس سے ظہر پڑھنا جائز ہے۔

(۱۵) معذور اگر زخم کے خون، پیپ کو پٹی وغیرہ سے باندھ کر روک سکتا ہے تو اس طرح کرنا لازم ہے اور یہ معذور کے حکم سے نکل جائے گا۔

(۱۶) اگر زخم ایسا ہے کہ حالتِ سجدہ میں اس سے خون وغیرہ بہتا ہے، دوسرے حالات میں نہیں بہتا، جیسے حلق پر کوئی دانہ ہو تو اس کے لئے سجدہ جائز نہیں۔ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اشارہ سے نماز ادا کرے۔

(۱۷) حالتِ قیام میں بہتا ہے، قعود میں نہیں، تو بیٹھ کر پڑھے۔ اسی طرح اگر حالتِ قیام میں قراءۃ سے عاجز ہو اور قعود میں پڑھ سکتا ہو تو بیٹھ کر قراءۃ سے پڑھنا ضروری ہے۔

(۱۸) اگر چت لیٹ کر نماز پڑھے تو زخم نہیں بہتا، حالتِ قیام و قعود میں بہتا ہے تو چت نہ لیٹے بلکہ قیام و قعود کی حالت میں پڑھے۔

(۱۹) معذور کے کپڑوں پر اگر درہم یا اس سے زیادہ نجاست لگ گئی ہو تو اس کی طہارت کا حکم یہ ہے کہ اس کا یقین ہو کہ کپڑے دھونے کے بعد نماز سے فارغ ہونے

تک دوبارہ ناپاک نہیں ہوں گے تو دھونا ضروری ہے اور اگر دوبارہ ناپاک ہونے کا اندیشہ ہو تو دھونا ضروری نہیں۔

قسم ثانی کا حکم : اگر حدث نے پورا وقت نہیں گھیرا تو یہ عذر نہیں اور صاحب حدث معذور نہیں۔ لہذا ہر نماز کو طہارت سے پڑھنا ضروری ہوگا۔ اگر نماز کے درمیان حدث ظاہر ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی، دوبارہ وضو کر کے بناء کرنا یا پوری نماز پڑھنا ضروری ہے اگر تمام سنن و مستحبات کی رعایت رکھ کر طہارت سے نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو سنن و مستحبات میں تخفیف کر کے طہارت سے نماز پڑھنا ضروری ہے۔

﴿ تمرین سبق نمبر (۲۰) ﴾

- سوال (۱) استحاضہ حدث اصغر ہے یا اکبر؟
- سوال (۲) اگر اصغر ہے تو احکام بتائیں؟ نیز حدث اصغر کی اقسام مع بیان کریں؟
- سوال (۳) صاحب عذر کے عذر کی پہچان کا طریقہ بیان کریں؟ نیز معذور کا حکم مع اہم مسائل معذور بیان کریں؟

﴿ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فعلی کا مذہب ﴾

ضالہ کی قسم اول و ثانی سے متعلق امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فعلی کا مذہب یہ ہے کہ جس کو عدد اور زمانہ دونوں یاد نہ ہو، وہ ہر قمری ماہ کے شروع کے پندرہ دن حیض شمار کرے اور باقی طہر۔ اور جس کو عدد تو یاد ہے لیکن زمانہ یاد نہیں، مہینے کے ہر دن میں تردد ہے کہ حیض ہے یا طہر، تو وہ ابتداء ماہ سے ایام حیض کی تعداد کے برابر حیض شمار کرے اور باقی طہر۔

لہذا اگر کسی مریضہ کو ہر نماز کے لئے غسل کرنے کی مشقت کا تحمل نہ ہو تو ایسی مجبوری کی حالت میں امام احمد رحمہ اللہ فعلی کے مذہب پر عمل کرنے کی گنجائش ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے:

قسم اول کی ضالہ ہر قمری ماہ کی ابتداء سے دس یوم حیض شمار کرے اور باقی طہر، اس لئے کہ حنفیہ کے ہاں اکثر حیض دس دن ہے۔ ایام حیض میں حیض کے احکام جاری ہوں گے اور طہر میں طہر کے۔

صحت ابتداء حیض سے پندرہ دن کے بعد جائز ہے۔

قسم ثانی کی ضالہ ہر ماہ کی ابتداء سے ایام حیض کی تعداد حیض شمار کرے باقی طہر۔
تنبیہ: تفصیل مذکور پر کوئی عورت از خود عمل نہ کرے، بلکہ اپنی پوری کیفیت کسی مفتی صاحب کے سامنے بیان کرے اور ان کی تجویز پر عمل کرے۔



حج و عمرہ میں خواتین کے مسائل مخصوصہ

تنبیہات

ان تنبیہات کا پڑھنا از حد ضروری ہے ورنہ بعض مسائل میں صحیح عمل کرنا مشکل ہو جائے گا۔

تنبیہ نمبر (۱): پیش نظر رسالہ میں نصف صاع کی تعبیر سواد و کلو گندم سے کی گئی ہے جبہ اس کی یہ ہے کہ نصف صاع کی مقدار میں حضرات اکابر علماء کرام عفی اللہ عنہم کا اختلاف ہے ہماری معلومات کے مطابق سب سے زیادہ مقدار سواد و کلو بتائی گئی ہے۔ احتیاط کی غرض سے اسی مقدار کو لکھا گیا ہے۔

تنبیہ نمبر (۲): صدقہ کے صحیح اور درست ہونے کے لئے یہ شرطیں ضروری ہیں۔

(۱) مسکین کو دیا جائے، غنی کو دینا جائز نہیں۔ اگر غنی کو دیا تو دوبارہ دینا ہوگا۔

(۲) ایک مسکین کو ایک دن میں سواد و کلو گندم یا اس کی قیمت دیا جائے۔ اگر زیادہ دیا تو یہ زیادہ نفلی صدقہ ہونے کی وجہ سے دوبارہ دینا ہوگا۔ اگر کم دیا تو ناقص ہونے کی وجہ سے دوبارہ دینا ہوگا۔ البتہ اگر حرم سے باہر دوسرے مسکین کو دیا تو دوبارہ دینا ضروری نہیں۔

التنبیہ (۲): قال العلامة السندی رحمہ اللہ تعالیٰ فی بیان شرائط الصدقة: فالأول: القدر وهو أن يكون نصف صاع من بر أو صاعاً من تمر أو شعير فلا يجوز أقل منه، وإن زاد فهو تطوع و يجوز أداء القيمة في الكل دراهم، أو دنانير، أو فلولسا، أو عروضاً، أو ما شاء والدقيق أولى من البر وقيل: المنصوص أولى، الثالث: أن لا يعطى الفقير أقل من نصف صاع من بر فلو تصدق به على كثيرين أو أكثر لم يجز، إلا أن يكون الواجب أقل منه، ولو أعطاه أكثر منه فهو تطوع له، الرابع: أهلية المحل المصروف إليه الصدقة وهو أن لا يكون غنياً (مناسك القاري ۳۹۷-۳۹۹)

تنبیہ نمبر (۳) : جہاں ایک بکرے کا دم لکھا ہے وہاں اونٹ یا گائے کا سا تھواں حصہ بھی دیا جاسکتا ہے۔

تنبیہ نمبر (۴) : دم کا حدودِ حرم میں ذبح کرنا ضروری ہے اگر حدودِ حرم سے باہر ذبح کیا تو دوبارہ دینا ہوگا۔ البتہ ذبح کرنے کے بعد تصدق میں اختیار ہے، حرم کے مساکین کو بھی دیا جاسکتا ہے اور غیر حرم کے مساکین کو بھی۔ اسی طرح حرم میں بھی دیا جاسکتا ہے اور غیر حرم میں بھی

تنبیہ نمبر (۵) : جنایت اور ترک واجب کی وجہ سے جو دم واجب ہوتا ہے اس کا کھانا، خود دینے والے اور غنی دونوں کے لئے جائز نہیں۔ صرف مساکین کو کھلایا جائے گا۔

تنبیہ نمبر (۶) : رسالہ میں لکھے گئے تمام مسائل کی عربی عبارات بھی حاشیہ میں اہل علم و فہم حضرات کی تسکین خاطر کی غرض سے لکھ دی گئی ہیں۔ البتہ جن مسائل کا تعلق باب الحیض سے ہے ان کی عربی عبارات، ارباب علم خود ہی باب الحیض میں ملاحظہ فرمائیں۔

تنبیہ نمبر (۷) : آخر میں حضرات علماء کرام زید مجدہم سے انتہائی متادبانہ گزارش ہے کہ وہ مسائل کی غلطیوں سے بندہ کو ضرور آگاہ فرمائیں۔ فجزاکم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔

التنبیہ ۳، ۴، ۵ : قال العلامة السندي رحمه الله تعالى : و أما شرائط جواز الدماء و الثالث : ذبحه في الحرم و السابع : التصدق به على فقير فلو أعطاه لغني لم يجز و الثاني عشر : أن يتصدق به على من يجوز التصدق عليه فلا يجوز التصدق به على أصله أو فرعه و لا يشترط في التصدق به عدد المساكين ، فلو تصدق به على فقير واحد جاز و لا فقراء الحرم و لا الحرم ، فلو تصدق به على غيرهم أو أخرجه عن الحرم بعد الذبح فتصدق به جاز ، و فقراء الحرم أفضل إلا أن يكون غيرهم أحوج . (مناسك القاري ۳۹۲-۳۹۶)

﴿حائض اور مسائل احرام﴾

مسئلہ ۱: احرام کا غسل جس طرح پاک اور طاہرہ عورت کے لئے مستحب ہے اسی طرح حائضہ کے لئے بھی مستحب ہے۔ البتہ حائضہ کے لئے احرام کے دو نفل پڑھنا، مسجد میں داخل ہونا اور طواف کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ ۲: اگر حائضہ یہ سمجھ کر میقات سے بدوں احرام گزر جائے کہ حیض کی حالت میں احرام جائز اور درست نہیں، یا اس جہالت کے بغیر قصد یا سہواً گزر جائے تو اس کی کل تین صورتیں ہیں۔ ہر ایک صورت اور اس کا حکم ذیل میں مذکور ہے۔

﴿۱﴾ میقات سے گزر گئی لیکن ابھی تک حج وعمرہ میں سے کسی کا احرام نہیں باندھا حکم: اس صورت میں یہ چار امور واجب ہیں: (۱) میقات سے بدوں احرام گزرنے کے گناہ سے توبہ کرے (۲) واپس میقات پر جا کر حج یا عمرہ کا احرام

المسألة ۱: قال العلامة السندی رحمہ اللہ تعالیٰ: و سنتہ کونہ فی أشهر الحج والغسل، وقال المنلا علی القاری رحمہ اللہ تعالیٰ: ثم هذا الغسل للنظافة فی الأصل حتی یلزم الحائض والنفساء لا یقوم مقامہ التیمم (مناسک القاری: ۹۰)

المسألة ۲: قال القاری رحمہ اللہ تعالیٰ: (من جاوز وقته) أي میقاتہ الذی وصل الیہ (غیر محرم) بالنصب علی الحال (ثم أحرم) أي بعد المجاوزة (أو لا) أي لم یحرم بعدها (فعلیہ العود) أي فیجب علیہ الرجوع (الی وقت) أي الی میقات من المواقیت و لو کان أقربها الی مکة و لم یعین علیہ العود الی خصوص میقاتہ الذی تجاوز عنه بلا احرام الا فی رواية عن أبی یوسف، الأولی أن یحرم من وقته کما صرح به فی المحيط خروجاً من الخلاف (و ان لم یعد) أي مطلقاً (فعلیہ دم) أي لمجاوزة الوقت، (فلو أحرم آفاقی داخل الوقت) أي فی داخل المیقات (فعلیہم العود الی الوقت) أي میقات شرعی لہم لارتفاع الحرمة وسقوط الکفارة (و ان لم یعدوا فعلیہم الدم) والائم لازم لہم (فان عاد) أي المتجاوز (قبل شروعه فی طواف) أي من طواف نسک، کطواف عمرہ أو قدوم (أو وقوف) أي فی وقوف بعرفة (سقط) أي الدم (ان لبی منه) أي من المیقات علی فرض أنه أحرم بعده و الا فلا بد أن ینوی ویبلی لیصیر محرماً حیثذ و قبل یسقط عنه بمجرد العود و ان لم یلب (و ان عاد) أي المتجاوز الی الوقت (بعد شروعه) أي فی أحدهما (کان استلم الحجر) الأولی: کان نوى الطواف سواء استلمه أو لا و سواء ابتداء منه أم لا، بل الصواب أن یقال: بأن نوى فاته لیس له و لما بعده نظیر فی الباب (أو وقف بعرفة) أي من غیر طواف قدوم (لا یسقط) أي الدم (مناسک القاری ۸۳، ۸۵، ۸۶)

باندھے (۳) اگر میقات پر واپس نہ گئی تو ایک بکرے یا اونٹ، گائے کے ساتھوں حصہ کا دم دے (۴) واپس میقات پر نہ جانے کے گناہ سے توبہ کرے۔

﴿ ۲ ﴾ میقات سے گزر کر حج یا عمرہ کا احرام باندھا، لیکن ابھی طواف عمرہ یا قدوم یا وقوف عرفہ میں سے کوئی عمل شروع نہیں کیا۔

حکم: اس صورت میں بھی نمبر ایک کی طرح چاروں امور واجب ہیں۔ البتہ یہاں میقات پر جانے کے بعد از سر نو حج یا عمرہ کا احرام نہ باندھے گی، پہلے سے حج یا عمرہ کا جو احرام باندھ چکی ہے وہی کافی ہے۔ البتہ اسی احرام کا تلبیہ میقات پر آ کر پڑھے۔

﴿ ۳ ﴾ میقات سے گزر کر احرام باندھا اور طواف یا وقوف عرفہ کا عمل بھی شروع کر دیا حکم: اس صورت میں یہ تین امور واجب ہیں: (۱) میقات سے بغیر احرام گزرنے کے گناہ سے توبہ کرے (۲) ایک بکرے کا دم دے (۳) واپس میقات پر جا کر اسی احرام کا تلبیہ پڑھے۔ البتہ اس صورت میں واپس جانے سے دم ساقط نہ ہوگا۔

مسئلہ ۳: عمرہ کے احرام کے بعد طواف سے پہلے حیض شروع ہوا، اس بناء پر وہ مدینہ منورہ چلی گئی تو اس پر اسی احرام کے ساتھ واپس مکہ مکرمہ آنا واجب اور ضروری ہے دوسرا احرام باندھنا جائز نہیں۔ اگر اس نے میقات سے دوسرا احرام باندھ کر اس ناجائز کا ارتکاب کیا تو اس پر درج ذیل چار امور واجب ہونگے۔

(۱) اس ناجائز اور گناہ سے توبہ کرنا (۲) فی الحال ایک عمرہ کو ادا کرنا اور دوسرے کو چھوڑنا (۳) حلال ہونے کے بعد چھوڑے ہوئے عمرے کی قضاء کرنا (۴) دو بکروں کا دم دینا

مسئلہ ۴: اگر عمرہ کے طواف سے فارغ ہوتے ہی حیض شروع ہو جائے تو حیض ہی کی حالت میں سعی کر سکتی ہے کیونکہ طہارت کے ساتھ سعی کرنا صرف مستحب ہے،

واجب نہیں۔ لیکن اگر کسی نے جہالت کی وجہ سے یہ سمجھا کہ حیض کی حالت میں سعی جائز نہیں اس لئے وہ جدہ یا مدینہ منورہ چلی گئی اور حیض ختم ہونے کے بعد واپس ہوئی، تو اس پر واجب ہے کہ اسی پہلے عمرہ کے احرام کے ساتھ واپس ہو جائے، اگر اس نے جہالت سے دوسرا احرام باندھا تو پھر اس کے ذمہ یہ چار امور واجب ہو جائیں گے۔

(۱) احرام پر احرام کی جنایت اور گناہ سے توبہ کرے (۲) اس دوسرے احرام اور عمرہ کو چھوڑ دے اور پہلے عمرہ کی سعی کر کے حلال ہو جائے (۳) حلال ہونے کے بعد اس چھوڑے ہوئے عمرہ کی قضاء کرے۔ (۴) دو بکروں کا دم دے (۵) احرام پر احرام اور رخصت عمرہ کی وجہ سے)

مسئلہ ۵: اگر پاکستان یا مدینہ منورہ یا کسی اور علاقہ کے میقات سے عمرہ کا احرام باندھا مکہ مکرمہ آئی اور خلاف توقع طواف عمرہ سے پہلے حیض شروع ہوا تو اس پر واجب ہے کہ حیض کے ختم ہونے کا انتظار کرے، جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کر کے عمرہ کا طواف اور سعی کر کے حلال ہو جائے۔ لیکن اگر کسی عورت نے جہالت سے یہ سمجھا کہ حیض سے عمرہ کا احرام فاسد ہو گیا اس وجہ سے اس نے حیض ختم ہونے کے

المسألة ۳، ۴، ۵: قال السندي رحمه الله تعالى: فلو أحرم بعمره فطاف لها شوطاً أو كله أو لم يطف شيئاً ثم أحرم بأخرى قبل أن يسمي للأولى لزمه رخص الثانية و دم للرفض و قضاء المرفوض (المناسك: ۲۹۳)

قال القاري رحمه الله تعالى: (و كل من عليه الرفض) أي رفض حجة أو عمره (يحتاج إلى نية الرفض) أي ليرفض (الا من جمع) بين الحجتين قبل فوات وقت الوقوف أو بين العمرتين (قبل السعي للأولى ففي هاتين الصورتين) أي من الجمع (ترفض أحدهما من غير نية رفض لكن أما بالسعي إلى مكة أو الشروع في أعمال أحدهما كما مر) أي من الخلاف في الحاليتين ثم اعلم أن من جمع بين الحجتين أو العمرتين أو حجة و عمره و لزمه رفض أحدهما فرفضها فعليه الدم للرفض و هل يلزمه دم آخر للجمع أم لا؟ فالمدكور في عامة الكتب أن دم الجمع إنما يلزمه فيما إذا لم يرفض أحدهما، أما إذا رفضها فلم يذكر فيها إلا دم الرفض، بل المفهوم منها تصريحاً و تلويحاً عدم لزوم دم الرفض و دم آخر للجمع بين إحرامى العمره و في وجوب الدم بسبب الجمع بين إحرامى الجمع روايتان، أصحهما الوجوب، انتهى. و تبعه أبو النجاف منسكاً فقال: فيما إذا جمع بين الحجتين أو العمرتين يلزمه رفض أحدهما و دمان للرفض و الجمع (المناسك: ۲۹۷)

بعد مسجد عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں جا کر عمرہ کا دوسرا احرام باندھا تو اس پر بھی مسئلہ نمبر ۴ کی طرح چار امور واجب ہونگے یعنی توبہ، پہلے عمرہ کی سعی، عمرہ کی قضاء اور دو بکروں کا دم۔

مسئلہ ۶: عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ پہنچ گئی لیکن حیض کی وجہ سے عرفہ کے دن تک عمرہ کے طواف کا موقع نہ ملا تو اس پر چار امور واجب ہیں۔ (۱) فی الفور عمرہ کا احرام ختم کرے، جس کے رفض اور ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ممنوعات احرام میں سے کسی ایک ممنوع کو رفض اور ختم احرام کی نیت سے کرے، مثلاً عمرہ کے احرام کو ختم کرنے کی نیت سے سر میں تیل لگا کر کنگھی کرے۔ (۲) حج کا احرام باندھ کر اس کے افعال میں لگ جائے۔ (۳) اداء حج کے بعد چھوڑے ہوئے عمرہ کی قضاء کرے (۴) ایک بکرے کا دم دے (بجہ رفض احرام عمرہ)۔

المسألة ۶: عن عائشة رضي الله تعالى عنها أنها قالت: خرجنا مع رسول الله ﷺ عام حجة الوداع فأهملنا بعمره فقدمت مكة وأنا حائض لم أطفأ بالبيت ولا بين الصفا والمروة فشكوت ذلك إلى رسول الله ﷺ فقال: انقضي وامتشطى وأهلى بالحج ودعى العمرة، قالت: ففعلت فلما قضينا الحج أرسلني رسول الله ﷺ مع عبد الرحمن بن أبي بكر إلى التميم فاعتمرت، فقال: هذه مكان عمرتك (الصحيح لمسلم)

قال القاري رحمه الله تعالى: (و كل من لزمه رفض العمرة فعليه دم وقضاء عمرة) لا غير لأنه في معنى فاسد العمرة (المناسك: ۲۹۶)

قال العلامة السندي رحمه الله تعالى: (و كل من عليه الرفض يحتاج إلى نية الرفض إلا من جمع قبل السعي للأولى ففي هاتين الصورتين ترتفع أحدهما من غير نية الرفض الخ) (المناسك: ۲۹۷)

وقال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى: فعلم من مجموع ما في البحر واللباب أنه لا يحصى: بفعل شيء من محظورات الاحرام مع نية الرفض به (الشامية ۲ / ۵۸۵)

﴿ مسائل طوافِ قدوم ﴾

مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے ہی جو طواف مفرد اور قارن کرتا ہے اسے طوافِ قدوم کہتے ہیں اور اسی کو طوافِ تحیہ، طوافِ لقاء، طوافِ اول عہد بالیت، طوافِ احداث العہد بالیت اور طواف الوارد والورد بھی کہا جاتا ہے۔ یہ طواف صرف مفرد اور قارن کے لئے سنت ہے، معتمر اور متمتع پر یہ طواف نہیں۔ نیز یہ آفاقی کے لئے ہے میقاتی اور مکی کے لئے نہیں۔ (۱)

مسئلہ ۱: اگر کوئی عورت صرف حج کا احرام باندھ کر چلی تو مکہ مکرمہ پہنچتے ہی سب سے پہلے طوافِ قدوم کرے۔

مسئلہ ۲: وقوفِ عرفہ سے قبل تک جب چاہے طوافِ قدوم کر سکتی ہے جب عرفات کے میدان میں جا کر زوال کے بعد وقوف شروع کر دی تو یہ طواف ساقط ہو گیا، اب اس کے اداء کا کوئی دوسرا وقت نہیں۔

مسئلہ ۳: جس عورت نے حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھا اس کے لئے بھی طوافِ قدوم سنت ہے۔ یہ جا کر پہلے عمرہ کا طواف کر کے سعی کرے لیکن سعی کے بعد حلال ہو جانا جائز نہیں۔ اسی احرام میں حج ادا کرنا ضروری ہے۔ عمرہ کے طواف

(۱) قال القاری رحمہ اللہ تعالیٰ: (الأول طواف القدوم) و یسمى طواف التحیة و طواف اللقاء و طواف أول عہد بالیت و طواف احداث العہد بالیت و طواف الوارد و الورد (و هو سنة) أى على ما فی عامة الكتب المعتمدة و فی "خزانة المفتین" انه واجب على الأصح (للافاقی) دون المیقاتی و المکی (المفرد بالحج و القارن) أى الجامع بین الحج و العمرة معا (بخلاف المعتمر) أى المفرد بالعمرة مطلقا (و المتمتع) و لو آفاقی (و المکی) أى و بخلاف المکی اذا كان مفردا بالحج (و من یعمناه) أى و من سکن أو أقام من أهل اللأفاق بمكة و صار من أهلها (فانه لا یسن فی حقهم) أى طواف القدوم اذا أفردوا بالحج (المناسک: ۱۴۱)

المسألة ۲، ۳: قال العلامة السندی رحمہ اللہ تعالیٰ: هو سنة للافاقی المفرد بالحج و القارن و أول وقته حين دخوله مكة و آخره وقوفه بعرفة فاذا وقف فقد فات وقته و ان لم يقف فإلى طلوع فجر النحر (المناسک: ۱۴۱) و قال أيضا: اذا دخل أى القارن بمكة بدأ بأفعال العمرة و ان أخرها فی الاحرام فیطوف لها سبعا و لیضطیع و یرمل فی الثلاثة الأول ثم یصلی رکعتین و یسمى بین الصفا و المروة ثم یطوف للقدوم ثم یقیم حراما (المناسک: ۲۶۱)

اور سعی کے بعد طوافِ قدم کرے۔

مسئلہ ۴ : طوافِ قدم میں اضطباع رمل اور سعی نہیں البتہ اگر کوئی طوافِ زیارت کے بعد سعی کو اب اداء کرنا چاہتا ہے تو وہ طوافِ قدم میں اضطباع اور رمل کرے۔

اگر اثر دھام اور بھیڑ سے بچنے کی وجہ سے کوئی عورت طوافِ زیارت کے بعد سعی سے بچنا چاہتی ہے تو وہ طوافِ قدم کے بعد سعی کرے بشرطیکہ صرف حج یا حج و عمرہ کا اکٹھا احرام باندھ کر آئی ہے۔ اگر متمتعہ ہے اور صرف عمرہ کا احرام باندھ کر آئی ہے تو منی جانے سے پہلے نفلی طواف کر کے سعی کر لے دونوں صورتوں میں اس سے طوافِ زیارت کے بعد سعی کا وجوب ساقط ہو جائے گا۔

مسئلہ ۵ : بلا عذر طوافِ قدم چھوڑنا مکروہ ہے اگر حیض یا نفاس وغیرہ اعذار کی وجہ سے چھوٹ جائے تو کراہت بھی نہیں۔

المسألة ۴ : قال العلامة السندی رحمه الله تعالى : ثم يطوف للقدم ويضطبع فيه ويرمل ان قدم السعي (۲۶۱)

قال القاری رحمه الله تعالى : (اذا اراد) أى المفرد أو القارن (تقديم سعى الحج على وقته الأصلي و هو) أى وقته الأصلي (طواف الزيارة) لأن السعى واجب و الأصل فيه أن يتبع الفريضة كما فى التحفة ، لكن رخص لمخافة الزحمة تقديمه على وقته اذا فعله عقب طواف و لو تفلا الخ (المناسك : ۱۴۱ ، ۱۴۲)

المسألة ۵ : قال القاری رحمه الله تعالى : (و لو تركه) أى طواف القدم (كله فلا شيء عليه لأنه ليس بواجب) الا انه كره له ذلك و اساء لتركه السنة (مناسك القاری : ۳۵۲)

﴿ مسئلہ سیلانِ رحم (لیکوریہ) ﴾

وہ رطوبت اور پانی جو حیض کے اختتام پر رحم سے بہہ کر آگے کی راہ سے باہر آئے اسے سیلانِ رحم کہا جاتا ہے۔ اور انگریزی میں اس کو لیکوریہ کہا جاتا ہے۔

مسئلہ ۱: سیلانِ رحم نجس ہے اور اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اگر ہتھیلی کے پھیلاؤ کے برابر پکڑے یا جسم پر لگ جائے تو دھوئے بغیر نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۲: بعض خواتین کو معمول سے ہٹ کر بہت کثرت سے یہ پانی آتا ہے جس کی وجہ سے ان کو نماز کے دوران وضو ٹوٹ جانے کا خطرہ رہتا ہے، اس عورت پر واجب ہے کہ کسف اور روئی کے ذریعہ اس کو روکنے کی کوشش کرے۔ اگر اس سے بند ہونا ممکن نہ ہو تو کسی ایک نماز میں تجربہ کرے کہ پورے وقت میں سنن اور مستحبات چھوڑ کر فرض نماز پانی آنے کے بغیر وضو کے ساتھ ادا کر سکتی ہے یا نہیں۔ اگر ادا نہیں کر سکتی تو معذور کے حکم میں داخل ہے اور ہر نماز کے وقت میں صرف ایک مرتبہ وضو کرے اور بس۔ جب وقت ختم ہو جائے گا تو اس عذر کی وجہ سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا اور دوسرے وقت میں دوبارہ وضو کرے گی۔ اگر اداء کر سکتی ہے تو پھر یہ معذور کے حکم میں داخل نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۳: جو عورت سیلانِ رحم کی کثرت کی وجہ سے پورا طواف ایک وضو سے نہیں کر سکتی وہ کسف اور روئی کے ذریعہ بند کرنے کی کوشش کرے۔

مسئلہ ۴: اگر سیلان اتنی کثرت سے ہے کہ کسف کے باوجود بند نہیں ہوتا اور معذور کے حکم میں بھی داخل نہیں تو اس پر واجب ہے کہ طواف کے دوران جب بھی پانی آئے فوراً مطاف سے نکل کر دوبارہ وضو کرے اور جہاں سے طواف چھوڑا ہے وہیں سے شروع کر کے باقی ماندہ چکر پورا کرے۔

مسئلہ ۵: معذور کے حکم میں داخل نہیں لیکن طواف میں چلنے کی وجہ سے ہر چکر پر پانی آجاتا ہے تو بھی اس پر لازم ہے کہ سات مرتبہ وضو کر کے طواف پورا کرے۔
تنبیہ: اس مسئلے کی تحقیق صفحہ نمبر ۱۱۱ پر موجود ہے۔

مسئلہ ۶: اگر مریضہ سیلان معذور کے حکم میں داخل ہو تو نماز کے پورے وقت میں پانی آنے کے باوجود اس کے لئے طواف کرنا جائز ہے۔

مسئلہ ۷: سیلان کی معذورہ پر اگر دوران طواف نماز کا وقت گزر جائے تو فوراً طواف چھوڑ کر چلی جائے اور دوبارہ وضو کر کے باقی ماندہ چکر ادا کرے۔ البتہ اگر باقی ماندہ چکر چار یا اس سے زیادہ ہیں تو پورے طواف کا از سر نو اداء کرنا افضل ہے۔

مسئلہ ۸: کسی عورت نے سیلان کو ناقض وضو نہیں سمجھا اور عمرہ کا پورا طواف کیا یا اکثر چکر لگائے یا کم لگائے تو اس پر درج ذیل امور واجب ہیں۔

(۱) اس طواف کا اعادہ کرے

(۲) اعادہ نہ کیا تو ایک بکرے کا دم دے

(۳) چونکہ اس پر طہارت کے ساتھ طواف کرنا واجب تھا اس لئے اس واجب

کے چھوڑنے کے گناہ سے بھی توبہ کرے۔

مسئلہ ۹: یہ سمجھ کر کہ اس سیلان کے پانی سے وضو نہیں ٹوٹا اسی حالت میں طواف

المسألة ۸ الى ۸: قال المنلا على القارى رحمه الله تعالى: (و صاحب العذر الدائم) أى حقيقة أو حكماً (إذا طاف أربعة أشواط ثم خرج الوقت توضاً) أى قیاساً للطواف على الصلاة (و بنى) أى عليه و أتى بالباقي من الواجب (و لا شيء عليه) أى بفعله ذلك لتركه المولات بعذر و الظاهر أن الحكم ذلك فى أقل من الأربعة إلا أن الاعادة حينئذ أفضل لما تقدم، و الله أعلم (المناسك: ۱۶۷)

المسألة ۸: قال العلامة السندى رحمه الله تعالى: و لو طاف للعمرة كله أو أكثره أو أقله و لو شوطاً جيباً أو حائضاً أو نفساءً أو محدثاً فعليه شاة (المناسك: ۳۵۲)
و قال أيضاً: و لو طاف القارن طوافين للعمرة و القدوم و سعى سعين محدثاً أعاد طواف العمرة قبل يوم النحر و لا شيء عليه و ان لم يعد حتى طلع فجر يوم النحر لزم دم لطواف العمرة محدثاً.
قد فات وقت القضاء (المناسك: ۳۵۳)

زیارت کے سات چکر یا اکثر چکر اداء کئے تو اس کے لئے درج ذیل احکام ہیں۔

(۱) طہارت کی حالت میں اس کا اعادہ مستحب ہے۔

(۲) اس جنایت کی وجہ سے ایک بکرے کا دم واجب ہے۔

(۳) اگر اعادہ کر لیا تو دم ساقط ہو جائے گا اگرچہ یہ اعادہ ایام نحر کے بعد ہی ہو۔

(۴) اعادہ طواف کو ایام نحر سے مؤخر کرنے کی وجہ سے اس پر دم وغیرہ کچھ بھی

واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۰: چار یا پانچ چکر لگانے کے بعد سیلان کی وجہ سے وضو ٹوٹ گیا پھر بھی اس نے اسی بے وضو ہونے کی حالت میں باقی دو، تین چکر لگائے تو اس پر ہر چکر کے بدلے سواد و کلو گندم کا صدقہ واجب ہے اور اس پر اس طواف کا اعادہ نہیں، لیکن اگر اعادہ کر لیا تو صدقہ ساقط ہو جائے گا البتہ ایام نحر کے بعد اعادہ کرنے سے صدقہ ساقط نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۱: سیلان سے وضو ٹوٹ گیا پھر بھی اس نے طواف صدر کے کل یا اکثر یا اقل چکر اداء کئے تو اس پر ہر چکر کے عوض سواد و کلو گندم کا صدقہ واجب ہے۔ اگر سب چکروں کے صدقہ کا مجموعہ دم اور بکرے کی قیمت کے برابر ہو تو تھوڑا کم کر کے دیا جائے نیز اگر اس طواف کا اعادہ کیا تو صدقہ ساقط ہو جائے گا۔

المسألة ۹: قال السندی رحمہ اللہ تعالیٰ: و لو طاف للزيارة كله أو أكثره محدثاً فعليه شاة و عليه الاعادة استحباباً و قيل حتما فان أعاده سقط عنه الدم سواء أعاده في أيام النحر أو بعدها و لا شيء عليه للتأخير لأن النقصان فيه يسير (مناسک القاری: ۳۲۶)

المسألة ۱۰: قال العلامة القاری رحمہ اللہ تعالیٰ: (و لو طاف الأقل محدثاً فعليه صدقة) أي نصف صاع من بر علی ما فی "المحیط" (لکل شوط) أي اتفاقاً لما فی "البحر الزاخر" فعليه صدقة فی الروایات كلها و تسقط الاعادة بالاجماع فان أعاده بعد أيام النحر لا يسقط عنه الصدقة عند أبي حنيفة رحمہ اللہ تعالیٰ للتأخير، انتهى (مناسک القاری: ۳۲۷)

المسألة ۱۱: قال العلامة القاری رحمہ اللہ تعالیٰ: (و ان طافه محدثاً فعليه صدقة لکل شوط) ثم اذا أعاد الطواف سقط عنه الجزاء (مناسک القاری: ۳۵۱)

مسئلہ ۱۲: اگر اس بے وضو ہونے کی حالت میں طواف قدوم کے سارے یا کم زیادہ چکر لگائے تو بھی ہر چکر کے بدلے سوا دو کلو گندم کا صدقہ واجب ہے اور جب مجموعہ دم کے برابر ہو جائے تو دم کی قیمت سے تقریباً سوا دو کلو کم کیا جائے گا۔ نیز اگر طواف قدوم کا اعادہ کر لیا تو صدقہ ساقط ہو جائے گا۔



﴿ حیض بند کرنے کی ادویات کا حکم ﴾

مسئلہ ۱: حیض و نفاس بند کرنے کی ادویات کا استعمال دو وجہ سے درست نہیں۔
(۱) ان میں سے بعض ادویات پیشاب وغیرہ نجس اشیاء سے بنتی ہیں۔
(۲) یہ ادویات جسم کے لئے مضر ہیں۔

مسئلہ ۲: اگر ان ادویات سے مکمل طور پر خون بند ہو گیا تو اس کے لئے مسجد میں داخل ہونا اور طواف کرنا جائز ہے۔

مسئلہ ۳: اگر ادویات سے خون کم تو ہوا لیکن بالکل بند نہ ہوا ایک ایک قطرہ وقفہ وقفہ سے آتا رہا یا کپڑوں پر دھبہ لگتا رہا یا پیشاب کے وقت سرخی محسوس ہوتی رہی تو ان سب صورتوں میں اس کے لئے ایام حیض میں مسجد میں داخل ہونا اور طواف کرنا جائز نہیں۔ اگر کسی نے طواف کیا تو اس کا حکم وہی ہے جو حیض کی حالت میں طواف کرنے کا ہے (حیض کی حالت میں طواف کا حکم مسائل طواف میں دیکھ لیا جائے)۔

مسئلہ ۴: بعض خواتین کو ادویات کے استعمال کی وجہ سے پورے ایک دو ماہ تک تھوڑا تھوڑا خون آتا رہتا ہے اور وہ اسے حیض سمجھ کر مہینہ دو مہینہ نہ نماز پڑھتی ہے نہ

المسألة ۱۲: قال العلامة القاری رحمہ اللہ تعالیٰ: (و لو طاف محدثاً فعليه صدقة) (لکل شوط نصف صاع من بر الا أن يبلغ ذلک دما فينقص منه ما شاء) و فی "البحر الزاخر" فينقص منه نصف صاع. (مناسک القاری ۳۵۲)

روزہ رکھتی ہے اور طواف کے لئے بھی پریشان رہتی ہے تو یہ اس عورت کی جہالت ہے۔ اس خون کو استحاضہ اور بیماری کا خون کہا جاتا ہے اس کا حکم یہ ہے کہ ایام حیض میں حیض ہے اور دوسرے ایام میں بیماری ہے لہذا صرف حیض کے دنوں میں نماز، روزہ اور طواف چھوڑنا ضروری ہے دوسری ایام میں باوجود خون آنے کے نماز، روزہ اور طواف سب کچھ اداء کرنا ضروری ہے۔



﴿مسائل طواف زیارت﴾

مسئلہ ۱: مرد کی طرح عورت کے لئے بھی رمی، ذبح اور قصر کے بعد طواف زیارت کرنا مستحب اور افضل ہے البتہ جس عورت کو حیض آنے کا اندیشہ ہے اس کے لئے مناسب اور احتیاط اسی میں ہے کہ ایام نحر شروع ہوتے ہی سب پہلے طواف زیارت کرے تاکہ حیض کی وجہ سے مشکلات میں نہ پڑے۔

مسئلہ ۲: اگر کسی عورت نے حیض یا نفاس کی حالت میں طواف زیارت پورا یا اس کے اکثر چکر اداء کئے تو اس پر یہ تین امور واجب ہیں۔ (۱) ناپاکی کی حالت میں

المسألة ۱: قال القاری رحمہ اللہ تعالیٰ: (و أما الترتیب بینہ) ای بین طواف الزیارة (و بین الرمی و الحلق) ای کو نہ بعدہما (فسنة و لیس بواجب) تاکید لما قبلہ، و کذا الترتیب بینہ بین الحلق، حتی لو طاف قبل الرمی و الحلق لا شیء علیہ الا أنه قد خالف السنة فیکرہ علی ما صرح بہ غیر واحد، الا أن أبا النجاء ذکر فی منیة المناسک وجوب الترتیب بین ذلک (مناسک القاری ۲۳۳) المسألة ۲: قال العلامة السندی رحمہ اللہ تعالیٰ: و لو طاف للزیارة جنباً أو حائضاً أو نفساء کله أو اکثرہ و هو أربعة أشواط فعلیہ بدنة و یقع معتدا بہ فی حق التحلل و یصیر عاصیا و علیہ أن یمیدہ طاهرًا حتماً فان أعاده سقط عنه البدنة و لو رجع الی أهله وجب علیہ العود لا عاده ثم ان جاوز الوقت یمود باحرام جدید و ان لم یجاوزہ عاد بذلک الاحرام اتفاقاً. فاذا عاد باحرام جدید بأن أحرم بعمرة یدأ بطواف العمرة ثم یطوف للزیارة و لو لم یعد و بعث بدنة أجزأه (مناسک القاری: ۳۴۳-۳۴۵)

و قال القاری رحمہ اللہ تعالیٰ: (فان أعاد سقطت عنه البدنة) و أما المعصية فموقوفة علی التوبة أو معلقة بالمشیئة و لو کفرت بالبدنة (مناسک القاری: ۳۴۳)

دخول مسجد اور طواف کے گناہ سے توبہ کرنا۔ (۲) اس طواف کا پاکی کی حالت میں اعادہ کرنا۔ (۳) اعادہ نہ کرنے کی صورت میں بدنہ یعنی مکمل اونٹ یا گائے ذبح کرنا۔

تنبیہ: اگر اعادہ کے بغیر وطن واپس آگئی تو بھی اس پر واپس جا کر اعادہ واجب ہے واپس جانے کی صورت میں میقات سے عمرہ کا احرام باندھ کر جائے، جب مکہ مکرمہ پہنچے تو پہلے عمرہ کا طواف کرے اس کے بعد طواف زیارت کرے اگر واپس نہ گئی بلکہ بدنہ یعنی پورا اونٹ یا گائے حرم میں ذبح کروایا تو بھی درست ہے اور حلال ہو جائے گی۔

مسئلہ ۳: اگر حیض کی حالت میں دسویں تاریخ کو طواف زیارت کیا پھر گیارہویں تاریخ کو یا بارہویں کی صبح کو پاک ہوئی لیکن طواف زیارت کا اعادہ نہ کیا ایام نحر گزرنے کے بعد اعادہ کیا تو اس اعادہ کی وجہ سے بدنہ یعنی پوری گائے کا دم دینا ساقط ہو جائے گا لیکن طواف زیارت کو ایام نحر سے مؤخر کرنے کی وجہ سے ایک بکرے کا دم واجب ہوگا۔ البتہ اگر بارہویں کے غروب آفتاب سے پہلے پہلے اعادہ کیا تو بدنہ بھی ساقط ہو جائے گا اور بکرے کا دم دینا بھی واجب نہ ہوگا۔

مسئلہ ۴: اگر حیض یا نفاس کی حالت میں طواف زیارت کے صرف تین چکر یا

المسألة ۳ الى ۵: قال العلامة الحسين المكي رحمه الله تعالى تحت قوله (و لو طاف أقله جنباً فعليه لكل شوط صدقة الخ): أقول يخالفه ما في "غاية البيان" حيث أوجب الدم وكذا في "البحر الرائق" حيث قال عند قول المتن: وبدنة لو جنباً قيد بالركن وهو الأكثر لأنه لو طاف الأقل جنباً ولم يعد وجب عليه شاة وإن أعاده وجبت عليه صدقة لتأخير الأقل من طواف الزيارة لكل شوط نصف صاع أه حباب وأقره الشيخ عبد الحق وفي "رد المحتار": أما لو طاف أقله جنباً ولم يعد وجب عليه شاة فإن أعاده وجبت صدقة لكل شوط نصف صاع لتأخير الأقل من طواف الزيارة "بحر" لكن في "اللباب": ولو طاف أقله جنباً فعليه لكل شوط صدقة وإن أعاده سقطت تأمل اهـ وقال العلامة طاهر مستدل عند قول صاحب الدر: ولو جنباً فبدنة ما نصه: أي إذا طاف كله أو أكثره فلو طاف أقله جنباً فعليه دم، كذا في "البحر" و "شرح الطحاوي" وغيرهما فما في الكبير واللباب من أن عليه صدقة يظهر أنه وهم ناشئ مما في المبسوط وغيره أنه لو أخر الأقل فعليه صدقة۔ (ارشاد الساري على هامش مناسك القاري: ۳۳۵)

اس سے کم ادا کئے تو اس پر درج ذیل امور واجب ہیں۔

(۱) حالت حیض یا نفاس میں دخول مسجد و طواف کے گناہ سے توبہ کرنا۔

(۲) پاکی کے دنوں میں ان چکروں کا اعادہ کرنا۔

(۳) اعادہ نہ کرنے کی صورت میں ایک بکرے کا دم دینا۔

مسئلہ ۵: اگر کسی عورت نے حیض و نفاس کے عذر کے بغیر پورے طواف زیارت یا اس کے اکثر چکروں کو ایام نحر گزرنے کے بعد ادا کیا تو اس پر تاخیر کی وجہ سے ایک بکرے کا دم دینا واجب ہے۔ نیز تاخیر کے گناہ سے استغفار بھی لازم ہے۔

مسئلہ ۶: اگر کسی عورت نے حیض و نفاس کے عذر کے بغیر طواف زیارت کے تین سے کم چکر ایام نحر کے بعد ادا کئے تو اس پر ہر چکر کے بدلے سوا دو کو گندم کا صدقہ کرنا واجب ہے نیز تاخیر کے گناہ سے توبہ بھی لازم ہے۔

مسئلہ ۷: اگر کسی عورت نے حیض یا نفاس کی وجہ سے پورا طواف زیارت یا اکثر

المسألة ۴: قال العلامة السندی رحمہ اللہ تعالیٰ: ثم ان اعادہ فی ایام النحر فلا شیء علیہ وان اعادہ بعد ایام النحر فعلیہ دم و لو آخر اقلہ فعلیہ صدقة لكل شوط (مناسک القاری: ۳۴۵)
المسألة ۵- ۶: قال العلامة السندی رحمہ اللہ تعالیٰ: و لو آخر طواف الزيارة كله أو أكثره عن ایام النحر فعلیہ دم و لو آخر اقلہ فعلیہ صدقة لكل شوط (مناسک القاری: ۳۴۸)

و قال العلامة القاری رحمہ اللہ تعالیٰ: (أول وقت طواف الزيارة طلوع الفجر الثاني من يوم النحر فلا يصح قبله) خلافاً للشافعی حیث يجوزہ بعد نصف الليل منه (و لا آخر له فی حق الصحة فلو أتى به و لو بعد سنين صح و لكن يجب فعله فی ایام النحر أو لئالها عند الامام و یسن اجماعاً فیکره تأخيره عنها بالاتفاق تحریماً أو تنزیهاً (فلو أخره عنها) ای بغیر عذر (و لو الی آخر ایام التشريق لزمه دم) ای علی الأصح الخ. (المناسک ۲۳۲، ۲۳۳)

المسألة ۷: قال القاری رحمہ اللہ تعالیٰ: (و لو ترک الطواف كله أو طاف اقله و ترک اکثره) ای و رجع الی أهله (فعلیہ حتماً) ای و جوباً اتفاقاً (أن يعود بذلك الاحرام و يطوفه) ای لأنه محرم فی حق النساء و لا يجوز احرام العمرة علی بعض افعال الحج من الطواف و السعی و لو بعد الحلق من التحلل الأول (و لو یجزئی عنه) ای عن ترک الطواف الذی هو رکن الحج كله أو أكثره (البدل) و هو البدنة لأنه ترک رکناً فلا یقوم مقامه غیره بل یجب الاتیان بعینه و لا یجزئی عنه البدل (أصلاً) ای سواء عاد الی أهله أو لم يعد. (مناسک القاری: ۳۴۵)

چکر چھوڑ کر اپنے وطن چلی گئی تو اس پر فرض ہے کہ اسی احرام سے واپس جا کر طواف زیارت کرے۔ اونٹ اور گائے کے دم دینے سے یہ فرض ادا نہ ہوگا۔

تنبیہ : اس صورت میں میقات سے عمرہ کا احرام باندھنا جائز نہیں۔ طواف زیارت نہ کرنے کی وجہ سے جو احرام باقی ہے اسی کے ساتھ جانا لازم ہے۔

مسئلہ ۸ : اگر حیض یا نفاس کی وجہ سے تین یا تین سے کم چکر چھوڑ کر وطن واپس چلی گئی تو اس پر واجب ہے کہ واپس آ کر اسے پورا کرے اگر واپس نہ آئی اور اس جنایت کے بدلے ایک بکرے کا دم دیا تو بھی جائز اور کافی ہے۔ البتہ اگر آنا چاہتی ہے تو پھر اس پر واجب ہے کہ عمرہ کا احرام باندھ کر آئے بشرطیکہ میقات سے گزر چکی ہو ورنہ احرام نہ باندھے واپس آ کر پہلے عمرہ ادا کرے پھر طواف زیارت کے چکر پورے کرے۔

مسئلہ ۹ : ایام نحر سے پہلے حیض شروع ہوا اور ایام نحر ختم ہونے کے بعد بند ہوا اس وجہ سے ایام نحر میں طواف زیارت نہ کر سکی تو اس پر اس تاخیر کی وجہ سے دم وغیرہ کچھ بھی واجب نہیں ایام نحر کے بعد جب پاک ہو جائے تو طواف زیارت کرے۔

مسئلہ ۱۰ : اگر ایام نحر کی ابتداء میں اتنا وقت مل گیا جس میں طواف زیارت کے چار سے کم چکر لگا سکتی تھی لیکن اس نے غفلت کی وجہ سے طواف شروع ہی نہیں کیا اور حیض آ گیا تو اس پر درج ذیل امور واجب ہیں۔

(۱) سواد و کلو گندم کا صدقہ کرے۔

(۲) چونکہ اس پر واجب تھا کہ فوراً طواف شروع کر کے جتنے چکر ممکن ہیں اتنے چکر لگاتی لیکن غفلت اور سستی سے اس نے اس واجب کو چھوڑا، لہذا اس ترک واجب کے گناہ

المسألة ۸ : قال القاری رحمہ اللہ تعالیٰ : (و لو ترک من طواف الزیارة اقله) و هو ثلاثة اشواط فما دونها (فعليه دم) ای و لا تجزئه الصدقة ان لم یعمده (و ان أعاده سقط) ای الدم عنه (و لو عاد الی أهله بعث شاة) ای أجزأه أن لا یعود ، و لا یلزم العود بل یبعث شاة أو قیمتها لتذبح عنه فی الحرم و یتصدق بها (و ان اختار العود یلزمه احرام جدید ان جاوز الوقت) ای کما سبق بیانه (مناسک القاری : ۳۳۷)

سے توبہ بھی کرے۔

مسئلہ ۱۱: اگر ایام نحر کی ابتداء میں حیض آنے سے قبل اتنا وقت مل گیا تھا جس میں پورا طواف زیارت یا اکثر چکر ادا کر سکتی تھی لیکن کاہلی اور غفلت سے ادا نہیں کیا تو اس پر یہ امور واجب ہیں۔ (۱) ترک واجب کے گناہ سے توبہ واستغفار کرے (۲) اگر حیض آنے کا وقت معلوم نہ تھا تو سواد و کلو گندم کا صدقہ کرے (۳) اگر حیض کا وقت معلوم تھا کہ طواف کے اکثر چکر یا سب چکر لگانے کے بعد فوراً حیض شروع ہونے کا وقت ہے تو بجائے سواد و کلو گندم صدقہ کرنے کے ایک بکرے کا دم دے۔

مسئلہ ۱۲: ۱۲/ ذی الحجہ کو غروب آفتاب سے قبل اتنی دیر پہلے پاک ہوئی کہ اگر یہ غسل کر کے مسجد میں جاتی اور طواف زیارت شروع کرتی تو کل طواف یا اکثر چکر غروب سے قبل ادا کر لیتی لیکن غفلت و سستی سے اس نے کچھ نہیں کیا تو اس پر درج ذیل دو چیزیں واجب ہیں۔

(۱) تاخیر کی وجہ سے ایک بکرے کا دم دینا۔

(۲) طواف شروع نہ کرنے کے گناہ سے توبہ واستغفار کرنا۔

مسئلہ ۱۳: ۱۳/ ذی الحجہ کو غروب سے اتنی دیر پہلے پاک ہوئی جس میں غسل کر کے اگر مسجد میں جا کر طواف زیارت شروع کرتی تو تین یا اس سے کم چکر لگا لیتی لیکن اس نے کچھ بھی نہ کیا تو اس پر دو چیزیں واجب ہیں۔ (۱) سواد و کلو گندم کا صدقہ دینا (۲) طواف شروع نہ کرنے کے گناہ سے توبہ کرنا۔

مسئلہ ۱۴: اگر کسی کی عادت مثلاً نو دن ہے اور حیض ایام نحر سے پہلے ۸/ ذی الحجہ کو منی میں شروع ہوا اور خلاف معمول ایک دن یا تین دن آنے کے بعد بند ہو گیا تو اس پر واجب ہے کہ ۱۲/ ذی الحجہ کے غروب سے اتنی دیر قبل تک انتظار کرے جتنی دیر میں طواف زیارت کر سکتی ہے۔ انتظار کے بعد اگر ۱۲/ ذی الحجہ کو غروب سے قبل خون نظر نہ آیا تو طواف زیارت کر لے۔ اگر نظر آ گیا تو ایام عادت کے نو دن گزرنے اور حیض

بند ہونے کے بعد کرے۔

تنبیہ : خون نظر نہ آنے کی صورت میں طواف زیارت کرنے کے حکم سے یہ لازم اور ضروری نہ سمجھا جائے کہ اب یہی طواف اس کے لئے مطلقاً کافی بھی ہے، کیونکہ اس طواف کے کافی ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ خون بند ہونے کے وقت سے مکمل پندرہ دن تک پاکی رہے لہذا اگر اس طواف کے بعد ایام عادت میں دم آیا یا بند ہونے کے وقت سے پندرہ دن پاکی کے گزرنے سے پہلے آیا تو یہ طواف حالت حیض میں ہونے کی وجہ سے کافی اور کامل نہ ہوگا اور اس عورت پر واجب ہوگا کہ وہ اس کے بدلے پاکی کے دنوں میں دوسرا طواف کرے اگر دوسرا طواف نہ کیا تو اس کے بدلے ایک اونٹ یا گائے کا دم دینا ضروری ہوگا۔

المسألة ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴ : قال العلامة السندی رحمہ اللہ تعالیٰ : و لا یلزمہا دم لترك الصدر و تأخیر طواف الزیارة عن وقتہ لعذر الحیض و النفاس (مناسک القاری : ۱۱۵) قال القاری رحمہ اللہ تعالیٰ : (حائض طهرت فی آخر أيام النحر) ای و بقی قليل من زمان یومه (و یمکنہا) ای بعد سیر مسافتہا الی المسجد (طواف الزیارة کله أو أكثره و هو أربعة أشواط قبل الغروب فلم تطف فعلیہا دم للتأخیر و ان أمکنہا أقله فلم تطف لا شیء علیہا) الا ان الأفضل بل الواجب ان تطوف مہما أمکن فان ما لا یدرک کله لا یترک کله و لیصح کون ترک الباقي عن عذر (و لو حاضت فی وقت تقدر) ای حال کونها قادرة (علی ان تطوف فیہ أربعة أشواط فلم تطف) ای قبل الحیض (لزمہا دم التأخیر) (و لو حاضت فی وقت تقدر علی أقل من ذلك لم یلزمہا شیء) کان القیاس ان یجب علیہا صدقة ثم اذا عرفت هذا التفصیل (فقولہم) ای مجملا (لا شیء علی الحائض) و کذا النفساء (لتأخیر الطواف) ای طواف الزیارة کما فی الفتاوی السراجیة و غیرہا (مقید بما اذا حاضت فی وقت لم تقدر علی أكثر الطواف) ای قبل الحیض (أو حاضت قبل أيام النحر و لم تقدر علی أكثر الطواف) ای جمیعہا، و حاصلہ ما فی "البحر الزاخر" من ان المرأة اذا حاضت أو نفست قبل أيام النحر فطهرت بعد مضیہا فلا شیء علیہا و ان حاضت فی النائها وجب الدم بالضرط فیما تقدم و اللہ تعالیٰ أعلم (مناسک القاری : ۳۴۹، ۳۵۰) و قال العلامة الحسین المکی رحمہ اللہ تعالیٰ تحت قوله (و ان أمکنہا أقله فلم تطف لا شیء علیہا) : أقول کان الظاهر وجوب الصدقة لتأخیر الأقل من غیر عذر کما تقدم فی المسألة التي قبیل الفصل و اللہ أعلم (ارشاد الساری علی هامش مناسک القاری : ۳۴۹) قال العلامة السندی رحمہ اللہ تعالیٰ : و لو أخر أقله فعلیہ صدقة لكل شوط (المناسک : ۳۳۸) قال العلامة ابن عابدين رحمہ اللہ تعالیٰ : لكن ایجاب الدم فیما لو حاضت فی وقتہ بعد ما قدرت علیہ مشکل لأنه لا یلزمہا فعله فی أول الوقت نعم یتظهر ذلك فیما لو علمت وقت حیضہا فأخترته عنه تأمل (رد المحتار ۵۱۹/۲)

﴿ حائض اور مسائل طواف عمرہ ﴾

مسئلہ ۱: ایام حیض سے کئی دن پہلے عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ پہنچ گئی وہاں خلاف توقع طواف سے اتنے دن پہلے خون نظر آ گیا کہ اگر ان دنوں کو ایامِ عادت (یعنی وہ دن جن میں حیض آنے کا معمول ہے) سے ملایا جائے تو مجموعہ دس دن سے نہ بڑھے تو اس عورت پر لازم ہے کہ اب طواف نہ کرے، جب خون بند ہو جائے اور ایامِ عادت گزر جائیں پھر طواف کرے، اگر مجموعہ دس دن سے بڑھتا ہے تو یہ استحاضہ اور بیماری کا خون ہے لہذا اسی حالت میں ایامِ عادت سے قبل طواف درست اور جائز ہے البتہ احتیاط اس صورت میں بھی یہی ہے کہ ایامِ عادت گزرنے کے بعد طواف کرے۔

مسئلہ ۲: بعض خواتین کو ہر ماہ حیض نہیں آتا بلکہ دو تین ماہ کے بعد آتا ہے ایسی عورت اگر عمرہ پر چلی گئی اور اس کو خلاف معمول عادت سے پہلے خون آیا مثلاً معمول یہ ہے کہ ہر تین ماہ کے بعد حیض آتا ہے اب جب احرام باندھ کر مکہ مکرمہ پہنچی تو طواف کرنے سے قبل خلاف معمول ایک ماہ پاکی کے بعد خون آنے لگا تو اس کے لئے طواف جائز نہیں، جب خون بند ہو جائے پھر طواف کرے (کیونکہ اس خون اور ایامِ عادت کے خون کو حیض بنانا درست ہے)۔

تنبیہ: اس مسئلہ اور حیض کے دوسرے تفصیلی مسائل اسی کتاب کے ابتدائی حصہ میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

مسئلہ ۳: کسی کی عادت چھ دن حیض کی ہے اس کو مکہ مکرمہ پہنچتے ہی حیض شروع ہوا لیکن خلاف معمول تین یا چار دن کے بعد بند ہو گیا جب کہ ہمیشہ کا معمول چھ دن پر بند ہونا تھا تو اس کے لئے چھ دن پورے ہونے تک طواف جائز نہیں یعنی خون بند ہونے کے بعد غسل کر کے نمازیں پڑھتی رہے گی، لیکن طواف کے لئے انتظار کرے گی جب چھ دن عادت کے گزر جائیں پھر طواف کرے گی نیز چھ دن کے بعد طواف

سے پہلے احتیاطاً غسل بھی دوبارہ کرے تاکہ طہارت کے بغیر طواف کرنے کے محظور سے حفاظت ہو۔

مسئلہ ۴: مثلاً عادت آٹھ دن ہے ایک دن خون آکر بند ہو گیا تو بھی اس کے لئے جائز نہیں کہ آٹھ دن پورا ہونے سے قبل طواف کرے یہاں بھی آٹھ دن کے بعد طواف سے قبل غسل کرے پھر عمرہ کا طواف کرے۔

مسئلہ ۵: مثلاً عادت پانچ دن ہے اور حیض بھی پانچ دن مکمل آکر بند ہو گیا یا پانچ سے بڑھ کر چھ یا سات دن پر دس دن سے قبل بند ہو گیا تو اس کے لئے دس دن پورے ہونے تک طواف کو مؤخر کرنا صرف مستحب ہے واجب نہیں۔

مسئلہ ۶: مثلاً عادت سات دن ہے تین یا چار دن خون آکر بند ہو گیا، بند ہوتے ہی اس نے غسل کر کے طواف کیا پھر بند ہونے کے بعد سے پاکی کے پندرہ دن گزرنے سے پہلے پہلے خون کے کچھ قطرے یا دھبہ یا زیادہ مقدار میں خون نظر آیا تو اس پر ایام حیض میں طواف کرنے کے گناہ سے توبہ و استغفار اور اس طواف کا پاکی کے دنوں میں اعادہ واجب ہے۔ اگر اعادہ نہ کیا تو ایک بکرے کا دم دینا پڑے گا (خواہ اس عورت کو ایام عادت پورا ہونے تک انتظار کا مسئلہ معلوم ہو یا نہ ہو)۔

مسئلہ ۷: مثلاً عادت پانچ دن ہے ایک دن خون آکر بند ہو گیا اور اس نے فوراً غسل کر کے طواف کر لیا پھر ایام عادت کے تیسرے یا چوتھے یا پانچویں دن خون آیا یا پندرہ دن پاکی کے گزرنے سے پہلے پہلے آیا تو اس پر بھی توبہ اور اس طواف کا لوٹانا واجب ہے اگر نہیں لوٹایا تو ایک بکرے کا دم دینا واجب ہوگا۔

مسئلہ ۸: مثلاً عادت تین دن ہے اور خون بھی تین دن ختم ہونے پر بند ہو گیا، بند ہوتے ہی اس نے فوراً غسل کر کے عمرہ کا طواف کیا اور سعی کر کے حلال ہو گئی، لیکن دس دن سے پہلے اس نے شروع ہوا اور دس دن گزرنے سے قبل بند ہوا مثلاً تین

دن پر بند ہونے کے بعد دو یا تین دن بند رہا پھر چھٹے یا ساتویں دن شروع ہوا اور ایک یا دو دن آکر بند ہو گیا یا صرف دسویں دن تھوڑا سا خون آیا اور اسی دن بند ہوا اس کے بعد پندرہ دن تک مکمل پاکی رہی ایک قطرہ خون بھی نہ آیا تو اس پر واجب ہے کہ اس طواف کو لوٹائے۔ اگر نہیں لوٹایا تو ایک بکرے کا دم دینا واجب ہوگا۔ البتہ اس صورت میں چونکہ اس نے قصد حیض کی حالت میں طواف نہیں کیا اس لئے گنہگار نہ ہوگی۔

تنبیہ: اس پر طواف کا اعادہ تو واجب ہے لیکن سعی کا اعادہ واجب نہیں۔

مسئلہ ۹: طواف کے دوران حیض شروع ہوا تو فوراً طواف چھوڑ کر مسجد سے نکل جائے پاک ہونے کے بعد باقی ماندہ چکر پورا کرے۔ البتہ اگر چار چکر یا اس زیادہ باقی ہیں تو از سر نو پورے طواف کا اعادہ افضل ہے۔

مسئلہ ۱۰: پورا طواف مکمل کرنے یا اکثر چکر لگانے کے بعد حیض شروع ہوا تو اس کے لئے جائز ہے کہ اسی حالت میں سعی کرے اور طواف مکمل ہونے کی صورت

المسألة ۳ الى ۸: قال القاری رحمہ اللہ تعالیٰ: (الطواف) أي جنس الطواف حال كون الطائف (جنباً أو حائضاً أو نفساء) حرام أشد حرمة (المناسك: ۱۶۳) وقال أيضاً: (ولو طاف للعمرة كله أو أكثره أو أقله، ولو شوطاً أو حائضاً أو نفساء أو محدثاً، فعليه شاة) أي في جميع الصور المذكورة (ولا فرق فيه) أي في طواف العمرة (بين الكثير والقليل والجنب والمحدث، لأنه لا مدخل في طواف العمرة للبدنة) أي لعدم ورود الرواية (ولا للصدقة) والله أعلم، بما فيه من الدراية. (المناسك: ۳۵۲)

المسألة ۹: قال القاری رحمہ اللہ تعالیٰ: فصل في مستحباته (و استيناف الطواف لو قطعه) أي و لو بعذر، و الظاهر أنه مقيد بما قبل اتیان أكثره (مناسك القاری: ۱۶۰) وقال أيضاً: (ولو صاحب العذر الدائم) أي حقيقة أو حكماً (إذا طاف أربعة أشواط ثم خرج الوقت توطاً) أي قیاساً للطواف على الصلاة (و بني) أي عليه و أتى بالباقي من الواجب (و لا شيء عليه) أي بفعله ذلك لتركه الموالاة بعذر، و الظاهر أن الحكم ذلك في أقل من الأربعة إلا أن الاعادة حينئذ أفضل لما تقدم، و الله أعلم (مناسك القاری: ۱۶۷) المسألة ۱۰: قال العلامة السندی رحمہ اللہ تعالیٰ: الثاني أن يكون بعد طواف أو بعد أكثره فلو سعی قبل الطواف أو بعد أقله لم يصح و لو سعی بعد أربعة أشواط صح (مناسك القاری: ۱۷۳) وقال القاری رحمہ اللہ تعالیٰ: (و كذا لو ترك منه) أي من طواف العمرة (أقله و لو شوطاً فعليه الدم) و هذه تصريح بما علم تلويحاً (و ان أعاده) أي الأقل منه (سقط عنه الدم) (المناسك: ۳۵۳)

و قال أيضاً: (و كل طواف يجب في كله دم ففي أكثره دم لأنه أقيم الأكثر مقام الكل) (و في أقله صدقة) أي لخفة الجنابة (الا في طواف العمرة فان كثيره و قليله سواء) أي مستوى في وجوب الدم، كما تقدم، و الله أعلم، (المناسك: ۳۵۵)

میں حلال بھی ہو جائے۔ البتہ طواف کے کچھ چکر باقی ہوں تو سعی کے بعد حلال ہونا جائز نہیں، سعی کے بعد حیض کے ختم ہونے کا انتظار کرے جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کر کے باقی ماندہ چکروں کو پورا کرے، اس کے بعد بال کاٹ کر حلال ہو جائے۔ اگر انتظار نہ کیا اور حلال ہو گئی تو اس پر عمرہ کے طواف کے چکر چھوڑنے کی وجہ سے ایک بکرے کا دم اور گناہ سے توبہ دونوں واجب ہونگے۔

تنبیہ: طواف زیارت میں حیض کی وجہ سے بدنہ واجب ہوتا ہے اور طواف عمرہ میں بدنہ کا ساتواں حصہ یا بکر ادینا واجب ہے۔

﴿ مسائل طواف صدر ﴾

طواف زیارت کے بعد مکہ مکرمہ سے رخصتی کے وقت جو طواف کیا جاتا ہے، اسے طواف صدر اور طواف وداع کہتے ہیں۔ فی نفسہ یہ طواف غیر کی یعنی جو لوگ میقات سے باہر رہتے ہیں صرف ان پر واجب ہے۔

مسئلہ ۱: اگر طواف زیارت کے بعد کسی نے کوئی نفلی طواف پاکی کے دنوں میں کیا پھر حیض وغیرہ کسی عذر سے رخصتی کے وقت طواف کا موقع نہ مل سکا تو وہ نفلی طواف اس واجب طواف کا قائم مقام ہو جائے گا اور رخصت کے وقت طواف نہ کرنے سے اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲: اگر حیض ونفاس کے بغیر طواف صدر پورا یا اس کے اکثر چکر چھوڑ دیئے تو دم واجب ہے، اگر تین یا اس سے کم چکر چھوڑے تو ہر چکر کے بدلے سواد و کلو گندم کا

قال العلامة المنلا علی القاری رحمہ اللہ تعالیٰ: ”فصل فی طواف الصدر“ و یسمى طواف الوداع و طواف آخر عهد بالیت ، و هو واجب علی الحاج الآفاقی لا المکی (المناسک : ۲۲۹)
المسألة ۱: قال القاری رحمہ اللہ تعالیٰ : (و من فروعہ لو قدم) (و لو کان) ای طوافہ فی یوم النحر) ای و نوى نفلًا أو وداعًا أو أطلقه (وقع للزيارة أو بعد ما حل النفر) ای بعد ما طاف للزيارة کما فی نسخة (فهو للصدر و ان نواه للتطوع) و کذا اذا أطلقه ، (فالحاصل ان کل من علیہ طواف فرض أو واجب أو سنة اذا طاف) ای مطلقًا أو مقیدًا (وقع عما يستحقه) ای من الترتیب المعتبر الشرعی (دون غیرہ) ————— (مناسک القاری : ۱۴۶)

صدقہ واجب ہے۔ البتہ اگر اعادہ کر لیا تو دم اور صدقہ ساقط ہو جائے گا۔

مسئلہ ۳: اگر حیض یا نفاس کی وجہ سے طواف زیارت کے بعد کسی ایک طواف کا موقع نہ ملا تو بدون طواف و داء اس عورت کے لئے اپنے وطن جانا جائز ہے طواف و داء چھوڑنے سے اس پر دم وغیرہ کچھ بھی واجب نہیں۔ اگر طواف زیارت کے بعد طواف کا موقع ملا تھا پھر بھی طواف نہ کیا یہاں تک کہ حیض یا نفاس آیا تو ایک بکرے کا دم دینا پڑے گا۔

المسألة ۲: قال العلامة السندی رحمه الله تعالى: و من ترك طواف الصدر كله أو أكثره فعليه شاة و ما دام في مكة يؤمر بأن يطوفه و ان ترك ثلاثة أضواء منه فعليه لكل شوط صدقة. و قال القاری رحمه الله تعالى: ای فیطعم ثلاثة مساکین لكل مسکین نصف صاع من بر. و قال أيضا: ثم اذا أعاد الطواف سقط عنه الجزاء و لا یجب بالتأخیر شیء اتفاقا، کذا فی المشاهیر (مناسک القاری: ۳۵۰ - ۳۵۱) المسألة ۳: قال العلامة السندی رحمه الله تعالى: و لا یلزمها دم لترك الصدر و تأخیر طواف الزيارة عن وقته لعذر الحيض و النفاس (المناسک: ۱۱۵) و قال العلامة الحسین رحمه الله تعالى: و فی طواف الصدر بأن أخذ أهلها فی الرحیل و العذر مستمر بها و أما اذا وجدت وقتا بعدها و لم تطفها ثم غشيها الحيض أو النفاس فالدم متحتم علیها اهـ کذا فی الحجاب (ارشاد الساری علی هامش مناسک القاری: ۱۱۵)

﴿والپسی کی تاریخ تک حیض و نفاس سے پاک نہ ہوئی تو کیا کرے؟﴾

﴿الاستفتاء﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ حیض یا نفاس کی وجہ سے اپنے ملک پاکستان لوٹنے کی تاریخ تک طواف زیارت نہ کر سکی، ٹکٹ اور پرواز منسوخ کرانے کی ناقابلِ تحمل مشکلات سب کے سامنے ہیں۔

ایسی مجبوری کی صورت میں درج ذیل عبارت کی بناء پر حالتِ حیض یا نفاس میں طواف زیارت کرنے کی گنجائش نکلتی ہے یا نہیں؟ بہر حال موجودہ حالات اور دشواریوں کے پیش نظر اس مسئلہ کا کیا حکم ہے؟ اس عورت کو کیا کرنا چاہیے؟ اگر تفصیل سے جواب لکھا جائے تو نوازش ہوگی۔

قال العلامة الحسين بن محمد سعيد عبد الغنى المكي رحمه الله تعالى :
و قال فى اختلاف الأئمة : و اذا حاضت المرأة قبل طواف الافاضة لم تنفر
حتى تطوف و تطهر و لا يلزم الجمال حبس الجمل عليها بل ينفر مع الناس ،
و يركب غيرها مكانها عند الشافعى و أحمد ، و قال مالك : يلزمه حبس
الجمل أكثر مدة الحيض ، و زيادة ثلاثة أيام ، و عند أبى حنيفة أن الطواف لا
يشترط فيه الطهارة ، فتطوف و ترتحل مع الحجاج اه أفاده الحجاب (ارشاد
السارى على هامش مناسك القارى : ۳۵۰)

السائل : أحمد ممتاز

جامعة الخلفاء الراشدين

مدنی کالونی مدنی جامع مسجد گرئیس مارپور کراچی

﴿الجواب و منه الصدق و الصواب﴾

صورت مسئلہ میں دورانِ حج، طوافِ زیارت اداء کرنے سے پہلے اگر حیض

(ماہواری) آجائے اور عورت پاک ہونے کا انتظار درج ذیل مجبوریوں کی وجہ سے نہیں کر سکی،

۱..... ویزہ ختم ہو گیا، یا باوجود کوشش و سعی کے بڑھانا مشکل ہو۔

۲..... دوبارہ حج اداء کرنے کے لئے پیسہ نہ ہو۔

تو ایسی صورت میں بامر مجبوری حیض کی حالت میں طواف زیارت کر لیا جائے اور بطور جنایت، ایک بدنہ (گائے یا اونٹ) دم دے۔ اگر مکہ میں روپے نہیں ہیں تو واپس آ کر روپے بھیج دیے جائیں، وہاں عورت کی طرف سے کوئی بدنہ کا دم اداء کر دے تو حج اداء ہو جائے گا۔ فقط واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم

﴿ دورِ حاضری کی مشکلات اور معذورین کا حکم ﴾

جو نماز کے حق میں تو معذور نہ ہو اور ایک وضوء سے طواف کرنا ناممکن ہو اور اسی طواف کے لئے بار بار وضوء کرنے میں بھیڑ کی وجہ سے سخت مشقت ہوتی ہو تو اس کے لئے بدون تجدید وضوء کے فرض، واجب طواف کی گنجائش ہے البتہ نفل طواف سے احتراز کرے۔

دارالعلوم کراچی، پاکستان کے فتویٰ میں تحریر ہے : اگر لکن کے لئے واقعۃً حالتِ پاکی میں طواف کرنا ممکن نہ ہو اور شرعی قاعدہ کی رو سے وہ نماز کے حق میں معذور بھی نہ ہو تو درج ذیل وجوہ کی بنا پر ان معذورین کے واسطے اسی حالت میں فرض و واجب طواف کر لینے اور اس کی وجہ سے ان پر کوئی دم واجب نہ ہونے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے تاہم یہ حضرات نفلی طواف سے گریز کریں۔

﴿ عورت کے لئے حلق و امرِ موسیٰ کا حکم ﴾

جس عورت کے سر پر زیادہ بال ہیں ان پر واجب ہے کہ حج اور عمرہ کے احرام

سے نکلنے کے لئے پورے کے برابر، ایک چوتھائی سر کے بال کاٹے اس کے لئے حلق جائز نہیں البتہ اگر کسی نے یہ گناہ کر کے حلق کیا تو حلال ہو جائے گی۔ جس عورت کے سر پر پورے سے کم بال ہیں یا بال بالکل ہیں ہی نہیں اس کا حکم کیا ہے؟ چونکہ کتب فقہ میں اس کا حکم صراحۃً نہیں ملتا اس لئے اس میں اکابر و اصاغر کی رائے مختلف ہیں :

۱۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی رائے قینیچی پھرانا ہے۔ فرماتے ہیں :

قلت ولو اعتمرت المرأة اياماً وقصرت من شعرها كل يوم حتى بقيت شعرها قدر انملة فان حلفت رأسها وقعت في الحرمة او الكراهة و ان لم تحلق فلا تحل و لم ازا حكمه في ذلك في شيء من كتب المذهب الا ان يقال كما ان اجراء موسى على من ليس له شعر في الرأس يكفيه كذلك اجراء المقص لعلها تكفيها و الله اعلم.

۲۔ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی زید مجدہم کی رائے میں قینیچی پھرانا احوط ہے جبکہ بلا کسی عمل بھی حلال ہو جائے گی۔ فرماتے ہیں :

اصاب المجيب فيما اجاب و اجاد فيما افاد، جزاه الله تعالى خيراً . و ما ذكره عن الشيخ السهارنفوري رحمه الله تعالى من امرار المقص احوط و الله سبحانه اعلم.

لہذا اگر کسی عورت کے بال اتنے چھوٹے ہوں کہ ان کو ایک پورے کے بقدر نہیں کاٹا جاسکتا ہو یا اس کے سر پر بال اس قدر چھوٹے ہوں کہ ان پر قینیچی چلانا بھی ممکن نہ ہو جیسا کہ بعض بیماری سے سر کے بال ٹوٹتے رہتے ہیں حتیٰ کہ صرف ان کی جڑیں باقی رہ جاتی ہیں تو ایسی عورت قصر شرعی پر عدم قدرت کی وجہ سے اس وجوب کی ادائیگی سے معذور ہے اور چونکہ واجبات حج کے متعلق فقہاء کرام رحمہم اللہ کے

بیان کردہ ضوابط کی رو سے اگر عذر معتبر کی وجہ سے حج کا کوئی واجب ترک ہو جائے تو بغیر کسی جزاء کے وہ واجب ساقط ہو جاتا ہے اس لئے اس خاص عذر کی وجہ سے بالوں کا قصر کرنا اس سے ساقط ہو جائے گا اور وہ بغیر قصر کے حلال ہو جائیگی اس صورت میں اس پر کوئی دم بھی لازم نہیں ہوگا بلکہ رمی اور قربانی کرنے کے بعد خود بخود حلال ہو جائے گی، اس صورت میں بھی اسے حلق کا حکم نہیں دیا جائے گا کیونکہ حلق اس کے واسطے مطلقاً ممنوع ہے۔ تلاش بسیار کے بعد بھی کتب مذاہب میں کوئی ایسی عبارت نہیں ملی جس میں اس خاص صورت میں بھی اسے حلق کا حکم دیا گیا ہو، تاہم عام ضابطہ کا تقاضا یہی ہے کہ اس صورت میں اس سے قصر ساقط ہو۔

۳۔ بندہ احمد ممتاز کی رائے ہے کہ اس خاص صورت میں اس پر حلق اور امرار موسیٰ (استرا پھرانا) لازم ہے، اس کے بغیر حلال نہ ہوگی۔ بندہ کی رائے اگرچہ یہی ہے لیکن سائل کو صرف اکابر کی رائے نمبر ۱ اور نمبر ۲ بتائی جاتی ہے۔

